Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مورے پریم نچایا تھیا تھیا

از قلم

سلمان

کوٹھے کو تمام آرائشوں اور سجاوٹوں سے سجایا جا رہا تھا کوٹھے میں آج بہت دھوم تھی۔ مہینے میں ایک بار ہی بڑا مجرہ ہوتا تھا جس میں شہر کے تمام بڑے لوگ آتے اور کوٹھے کی طوائفوں کو اپنی خدمت کا شرف بخشتے ۔اس موقع پر خاص خاص دوشیزاؤں کا اہتمام کیا جاتا تاکہ اکابرینِ شہر کو مکمل طور پر خوش کیا جائے۔۔

یہ کوٹھ ملتان شہر کے جانے مانے کوٹھوں میں سے تھا یہاں کی طوائفوں کے بارے میں مشہور تھا کہ جو بھی ان کو ایک بار دیکھ لیتا کسی اور کوٹھے پر جانے کے بارے میں کبھی سوچتا ہی نہیں تھا

کوٹھے کے باہر ایک کار آ کر رکی اور کوٹھے کے باہر بیٹھے پہرے دار نے جھٹ سے کار کا دروازہ کھولا اور کار سے ایک خوبرو دوشیزہ باہر نکلی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشن چہرہ، گلابی رخسار، عنابی ہونٹ، نرم گال، تراشے ہوئے بھنوے، کانوں میں بالیاں جبکہ چہرے پر باریک جالی کا نقاب تھا جس سے عنابی ہونٹ تو دکھ رہے تھے مگر باقی چہرہ نہیں۔۔وہ دوشیزہ لہنگا نما لباس مُں ملبوس تھی۔کار سے نکلتے ہی وہ دوشیزہ صدر دروازے کو عبور کر کے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

یہ ایک حویلی تھی۔اس کے نقوش بتا رہے تھے کہ کافی پرانی ہے صدر دروازہ لکڑی کا تھا کافی بڑا تھا اس کے کھلتے ہی سیڑھیوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا تھا اور اوپر بالائی منزل پر ہی وہ جگہ تھی جہاں فحش بکتا تھا۔

وہ دوشیزہ اپنی چادر سمیٹتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔ناچ گانے کی آوازیں آرہی تھیں

"تت تھ تھیا تھیا"

دوشیزہ سیڑھیاں چڑھ کر بالائی منزل پر آگئی۔یہ سیڑھیاں بالائی منزل کے اندر نکلتی تھیں جہاں یہ ختم ہوتیں وہاں برآمدہ شروع ہو جاتا جو نہی اس نے برآمدے کی حدود میں قدم رکھا فرحانہ بائی نے اس دوشیزہ کو سلام کیا اور اس پر پھول پھینکے جیسے شاید پہلے سے ہی اسکے آنے کا انتظار کر رہی ہو

"حمانہ بیگم آگئیں"

پھول پھینکتے ہوئے فرحانہ بائی چلائی تو آنے والی دوشیزہ ہلکا سا مسکرا دی اس مسکراہٹ میں ایک تلاطم چھپا تھا طنز اور درد سے بھرا یہ تلاطم ہر انسان کو دکھتا نہیں ہے کیونکہ ہر نظر بینا نہیں ہوتی زیادہ تر نظر والے انسان بھی اندھے پائے گئے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وعلیکم السلام"

حمانہ بیگم نے چہرے سے نقاب اتارتے ہوئے کہا

اتنی دیر میں ایک کافی عمر کی خاتون بھی ادھر آگئی

"اچھا ہوا حمانہ بیگم آپ آگئیں جانے کب سے آپ کا انتظار کر رہے تھے ہم"

اس عمر رسیدہ عورت نے کہا اور حمانہ بیگم کو دیکھا جو نقاب اتار چکی تھیں

نقاب کے نیچے سے ایک خوبصورت چہرہ باہر نکلا مانو آفتاب ہو یا مہتاب اندھیرے میں ہو تو اجالا کر دے اور اجالے میں ہو تو سورج کو بھی اپنا گرویدہ بنا لے

"راستے میں تھوڑی ٹریفک تھی"

حمانہ بیگم نے نقاب اس عمر رسیدہ عورت کو پکڑایا اور آگے چلنے لگی تو فرحانہ اور عمر رسیدہ خاتون اس کے پیچھے چلنے لگیں

برآمدے میں کافی لڑکیاں تھیں ایک طرف کچھ لڑکیاں ناچ گانے کی مشق کر رہی تھیں ایک طرف کچھ لڑکیاں بیٹھی مہندی لگا رہی تھیں اور ان کے ساتھ لڑکیوں کی ایک ٹولیہ بیٹھی گپیں لڑا رہی تھی۔ دیوراوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں طاق تھی جن میں دیے جل رہے تھے کیونکہ کھڑکیوں پر پردے تھے اور اس وجہ سے برآمدے مُن دن کی روشنی کم آ رہی تھی۔ حمانہ بیگم نے ایک طاق سے دیہ اٹھایا

"سنا ہے آج بہت بڑا مجرہ ہو رہا ہے"

گپیں لڑاتی ہوئی لڑکیوں کی ٹولی کے پاس سے جونہی حمانہ بیگم گزری تو ہجوم میں سے ان کو آواز آئی

"اور دیکھنا حمانہ بیگم آج پھر ساری محفل لوٹ کر لے جائیں گی"

ایک اور آواز آئی تو حمانہ بیگم نے اپنے قدم تھوڑے سست کر دیے

حمانہ بیگم کا مقابلہ تو کوئی نہیں کر سکتا۔ جب سے آئیں ہیں کوٹھے کی شان و شوکت میں اس قدر اضافہ کر دیا"

" ہے کہ پہلے کسی بھی طوائف نے اتنی شہرت نہیں پائی یہاں تک کہ روحی بیگم نے بھی

حمانہ نے لڑکیوں کی ٹولی کی طرف دیکھا اور پھر مسکرا دی۔۔

ساتھ ہی حمانہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے مگر اپنی جذبات پر قابو پاتے ہوئے اس نے آنکھیں مینچیں اور انگلی سے آنسو صاف کیے

اور تمھیں پتا ہے کہ روحی بیگم حمانہ بیگم سے کتنا جلتی ہیں ہر بڑے مجرے پر تمام سیٹھ صرف اور صرف"

"حمانہ بیگم کی طلب کرتے ہیں روحی بیگم پر سے جیسے سب کا دل اتر گیا ہو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک اور آواز آئی تو حمانہ کا رنگ فق ہو گیا

"نہ جانے کیا نشہ ہے حمانہ بیگم میں جو ہر کوئی ان پر فدا ہوتا ہے اور پتا ہے کوٹھے میں اس دولت کا سبب

" صرف اور صرف حمانہ بیگم ہیں ان کے آنے سے پہلے کوٹھا چلتا ضرور تھا مگر اتنا نہیں

حمانہ کی دونوں آنکھیں اشکبار ہو گئیں تھیں دیہ زمی پر گرا کر وہ دوڑی۔اس کے پیچھے آتی فرحانہ اور عمر رسیدہ

شفقت بھی دوڑنے لگیں

"حمانہ بیگم"

شفقت بیگم چلائی

برآمدے سے گزر کر آگے راہداری آ گئی

راہداری میں سے گزر کر حمانہ بیگم پہلے کمرے میں گھس گئیں اور دروازہ بند کر دیا اور بیڈ پر اوندھے منہ

لیٹ کر دھاریں مار مار کر رونے لگی

"حمانہ بیگم دروازہ کھولیے"

عمر رسیدہ شفقت بیگم نے دروازے کو زور زور سے بجاتے ہوئے کہا اندر سے سسکیوں کی آوازیں آ رہی

تھیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"حمانہ بیگم خدارا دروازہ کھولیے اگر یہاں ملہا بیگم آ گئیں تو آپ کے لیے مضر ہو گا"

شفقت بیگم نے کہا تو روتی ہوئی حمانہ کے رنگ اڑ گئے آنکھوں میں بے تحاشا خوف آنے لگا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے دل کی ڈھڑکن تیز ہو گئ

وہ فورا بیڈ سے اٹھی اور اپنے آنسو صاف کیے اور کانپتے ہوئے قدموں سے دروازے کی طرف لپکی

دروازہ کھولنے تک آنسو تو ختم ہو چکے تھے مگر آنسو بہت ڈھیٹ ہوتے ہیں اپنے پیچھے اپنے نشان چھور جاتے ہیں

جونہی دروازہ کھلا چاند جیسا روشن چہرہ کاجل کی کالک سے جو آنسوؤں سے پورے چہرے پر پھیل چکی تھی سے سیاہ ہو گیا تھا

شفقت بیگم نے آگے بڑھ کر حمانہ کو تھاما اور فرحانہ سے کہا

"جاؤ ارفعی کو بلا کر لاؤ بیگم صاحبہ کو دوبارہ سے سنوارنا ہے سارا سنگھار خراب ہو گیا ہے"

شفقت نے حمانہ وک گلے سے لگایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس کر میری بچی رونے کا کوئی فائدہ نہیں ہمیں دیکھو جب جوان تھے تو سب مردوں کو پسند تھے اب کوئی" چھونا دور کی بات دیکھتا تک نہیں بس کوئی آسرا نہین اس لیے اسی کوٹھے پر اب زندگی کے آخری دن پورے " کر رہی ہوں تو ہمت کر میری بچی ایسے مت ٹوٹ۔۔ملہا بیگم کو پتا چلا تو

ہاں شفقت بیگم اسی لیے شفقت بیگم نہ جانے کیسے روز خود کو جوڑتے ہیں ہم اور نئے مجرے کے لیے تیار" کرتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں ہم سونے کی چڑیا ہیں ہر قدم پر پیسوں کی بارش ہوتی ہے شفقت بیگم ان پیسوں "کو دیکھ کر ہمیں کتنی کوفت ہوتی ہے صرف ہم جانتے ہیں مگر ہمیں یہ سب کرنا پڑتا ہے

حمانہ نے اپنے سر وک دونوں ہاتھوں سے تھام لیا تو شفقت نے اسے گلے سے پیچھے کیا

"ارفعی آنے والی ہے آپ کا سنگھار کرنے اس لیے حلیہ بہتر کرو"

شفقت بیگم نے کہا اور دروازے کی طرف منہ پھیرا

"ہمیں روحی بیگم کی طرف جانا ہے پتا نہیں ان کا سنگھار پورا ہوا ہے کہ نہیں"

شفقت بیگم نے کہا اور دروازے کی دہلیز سے باہر پاؤں رکھا

بیڈ پر بیٹھی حمانہ اداس آنکھوں سے ابھر جاتی شفقت کو دیکھ رہی تھی۔

✍ ✍ ✍ ✍ ✍

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مچھلی منڈی میں کچھ قصاب ڈھلتے سورج میں اپنی دکانوں کو بند کر رہے تھے باقی جو بچے تھے وہ بھی اپنا کام نمٹانے میں مصروف تھے مچھلی کے گوشت کی بو ہر طرف پھیل رہی تھی ایسے میں ایک کالی کار مچھلی منڈی سے ملحقہ سڑک پر رواں تھی کار اپنی روانی میں تھی ہوا کو چیرتی ہوئی یہ کار اب عیدگاہ چوک کی طرف جا رہی تھی۔۔ عیدگاہ چوک پر گاڑیوں کا رش دھواں اور شور ایک عجیب ماحول پیدا کر رہا تھا ایسے مُن مچھلی کی بو اور شام کی نارنجی روشنی منظر کو مزید مہکا رہی تھی۔

"شٹ سگنل کو بھی ابھی لگنا تھا"

کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر موجود نوجوان نے کہا تو ڈرائیور کے ساتھ والی نشست پر براجمان لڑکا جس نے منہ پیچھے کی طرف موڑ رکھا تھا آگے کی طرف بڑھایا

خوبصورت شفاف چہرہ 'نوجوان مگر معصومانہ صورت 'کٹی ہوئی مونچھیں زیادہ بڑی نہیں مگر اتنی بھی چھوٹی نہیں کہ محسوس نہ ہوں اور اتنی بڑی بھی نہیں ہے بری لگیں 'پتلون اور شرٹ میں ملبوس 'بال جکل کے جدید ڈھنگ سے سنوارے ہوئے جو کار کا شیشہ کھلا ہونے کیو جہس ے اب ہوا میں لہلہا رہے تھے

"تجھے اتنی جلدی کیوں ہو رہی ہے حبیب"

اس نے اپنا منہ آگے کرتے ہوئے کہا اور آنکھوں میں پر لگے کالے چشمے کو جھٹکا دیا

"ہاں یار حبیب تجھے اتنی جلدی کیوں ہے؟؟ جلدی صرف اور صرف اس اچل کو ہی ہو گی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پچھلی نشست پر بیٹھے دو لڑکوں میں سے ایک نے کہا

"اچل نے سپشل لڑکی کا انتظام کرایا ہے آج اپنے لیے"

دوسرے نے کہا تو ڈرائیورنگ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر براجمان اچل گاڑی کے سمانے والے شیشے مین خود کو دیکھ کر مسکرانے لگا

"انہوں نے الگ وقت دینے کا وعدہ کیا ہے اب اتنی بھاری رقم بھی تو دے رہا ہوں"

اچل نے مسکراتے ہوئے کہا

"اسی خوشی میں پارٹی ہو جائے اچل بھائی"

پیچھے بیٹھے ہوئے لڑکوں میں سے ایک نے کہا

اب سگنل گرین ہو چکا تھا اور حبیب نے کار چلادی تھی

"کیوں نہیں ابھی دیتا ہوں پارٹی حبیب اس فش شاپ پر روکنا"

اچل نے اپنی پتلون سے اپنا والٹ نکالا اور سامنے بنے کیبن میں رکھا ادھر حبیب گاڑی کو دوکان کی طرف موڑنے لگا

✍ □ ✍ □ ✍ □ ✍ □ ✍ □

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"حمانہ بیگم"

مجرہ کرکے ابھی حمانہ اپنے کمرے کی طرف ہی مڑی تھی کہ کچھ سکھ کا سانس لے سکے۔ ناچنا ایک طوائف کو بہت تھکا دیتا ہے کبھی اسے اس کی اوقات یاد دلا کر کبھی مردوں کو اپنی طرف مچلتا دیکھ کر اور کبھی ان سب حالات کو برداشت کرنے والی قوت کے ختم ہو جانے سے۔ کہ اسے شفقت بیگم کی آواز آئی اپنے لہنگے کو سمیٹتے ہوئے حمانہ نے منہ پیچھے شفقت کی طرف کیا جو شالارے میں ملبوس تھیں

"اچل شیرازی صاحب کمرے میں آپ کا انتظار فرما رہے ہیں"

شفقت بیگم نے کہا تو حمانہ بیگم کے چہرے کے رنگ اڑ گئے

" شفقت بیگم ہمارا من نہیں ہے"

خوف اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں حمانہ نے جواب دیا جس سے شفقت بیگم بھی خوفزدہ ہو گئیں

" انہوں نے کاص طور پر آپ کے لیے بات کی ہے ملہا بیگم سے اور آپ کو جانا ہی ہو گا"

"ہم نے کہا کہ ہم نے نہیں جانا"

حمانہ چلائی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ بیگم انہوں نے آپ کے لیے صرف آپ کے لیے ملہابی بی کو بھاری قیمت ادا کی ہے پہلی بار جب وہ"

"آئے تھے تو آپ کے ناچ پر مر مٹے تھے اس بار آپ کے ساتھ اکیلے میں وقت بیتانا چاہتے ہیں

شفقت بیگم نے حمانہ کے چہرے کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کیا

کتنی عجیب بات ہے شفقت بیگم میرے رقص کے گام میرے دل میں موجود پھپھولوں سے اٹھنے والی"

"ٹھیسوں سے وجود پاتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں میں بہت اچھا ناچتی ہوں

حمانہ نے شفقت بیگم کی طرف ایک طنزیہ مسکراہٹ دیتے ہوئے کہا

حمانہ بیگم لوگ صرف نقش و نگار دیکھ کر حظ اٹھاتے ہیں یہ نہیں دیکھتے کہ ان کو بنانے میں کتنی محنت"

لگی۔۔

اب جایئے پہلے بہت دیر ہو گئی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہا چل شیرازی صاحب ناراض ہو جائیں اور پھر ہم سب

"پر ملہا بیگم کی طرف سے قیامت ٹوٹ پڑے

شفقت بیگم نے حمانہ کو مہمان خانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"آپ روحی بیگم کو بھیج دیجیے ہمارے جگر میں بنے زخم ابھی بھرے کب ہیں؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارے حمانہ بیگم انہوں نے خصوصاً آپ کے لیے اتنی بھاری رقم دی ہے اور جن زخموں کی آپ بات کر رہی ہیں آپ کو اب تک ان بھلانے کی عادت ڈال لینی چاہیے تھی کیونکہ ہم طوائفوں کے دلوں میں زخم بھرا نہیں کرتے بلکہ وہ ناسور بنتے چلے جاتے ہیں۔ زخم تو ان پھول شہزادویں کے بھرا کرتے ہیں جن کو بعد میں کبھی زخم ملیں نا ہم طوائفیں ہر روز ایک نیا زخم جنم دیتی ہیں تو پچھلے کیسے بھریں گے اب خدارا چلی جایئے"

آنسوؤں والے چہرے کو چھپاتی ہوئی حمانہ مہمان خانے کی طرف چلنے لگی

✍ □ ✍ □ ✍ □ ✍ □ ✍ □

کمرہ روشنی سے پوری طرح بھرا ہوا تھا سامنے کی طرف دیوار کے ساتھ ایک بیڈ پڑا تھا اور اس کے پہلو میں ایک میز ٹیکی گئی تھی اس میز پر ایک جگ پانی سے بھرپور کچھ گلاس اور چند دوسری چیزیں پڑی تھیں بیڈ والی دیوار پر لڑکیوں کی کچھ فحاش تصویریں چسپاں تھیں کمرے میں بڑے بڑے گلوب لگے تھے بیڈ کے آگے کچھ کرسیاں تھیں وہ کرسی پر بیٹھا کمرے کا پوری طرح مشاہدہ کر رہا تھا اس کے سامنے میز پر جوس پڑا تھا جانے کب سے پڑا تھا ہو سکتا ہے اب تک وہ گرم بھی ہو چکا ہو وہ خیالوں میں گم تھا کہ دروازہ آہستہ سے کھلتا ہے اور وہ اپنی نظریں دروازے کی طرف گاڑھ دیتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک حسین و جمیل دوشیزہ اندر داخل ہوتی ہے بھاری بھرکم لہنگے میں ملبوس۔۔۔ چہرے پر نقاب تھا۔۔اسے دیکھتے ہی اچل شیرازی اس کی طرف بڑھتا ہے

"وہ مزہ حجاب میں کہاں جو ترے چہرے کے دیدار میں ہے"

اچل شیرازی نے اس دوشیزہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا جو پہلے سے ی سہمی ہوئی لگ رہی تھیں مگر اچل شیرازی نے اس طرف دھیان نہیں دیا وہ اس دوشیزہ کی طرف لپکا

جونہی اچل اسکی طرف آیا اور اپنے ہاتھ اس کے جسم کی طرف بڑھائے حمانہ بیگم نے اپنے کانپتے ہوئے ہاے ھوں اور پیروں کو پوری طرح اپنی گرفت میں لیا کہیں ایسا نہ وہ کہ اچل کو خوش نہ کر سکے اور اسے اس کی سزا ملے

"نقاب اتاریے"

اچل نے اسے اپنے بازؤں کی گرفت میں لے لیا تھا

ٹوٹے دل سے حمانہ نے نقاب اتارا تو اندر سے چاند سا چہرہ نکلا جسے دیکھتے ہی اچل شیرازی ساکت کھڑا اس پر ٹک گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچل شیرازی ساکت کھڑا نقاب کے نیچے سے نکلنے والی ان نیلی نگاہوں کو دیکھ رہا تھا جب کافی دیر تک اچل

شیرازی اسے دیکھتا رہا تو حمانہ کو خوف سا محسوس ہوا

" کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ مجھ سے خوش نہیں ہو پا رہا اور کہیں ملہا بیگم "

یہ خیال ذہن میں آتے ہیں حمانہ کی روح کانپ گئی

"مجھے لگتا ہے آپ میرے اس بھاری لباس کی وجہ سے ہچکچا رہے ہیں"

حمانہ نے درتے ڈہبرے منہ کھولا

"میں بدل کے آتی ہوں"

حمانہ کمرے کے آخر پر موجود بیت الخلاء کی طرف جانے لگی تو اچل شیرازی کے گھورنے کا سلسلہ ٹوٹا

" یہ کیا کر رہا تھا تو۔۔۔اس طرح کیوں دیکھ رہا تھا اسے۔۔۔"

حمانہ کے جانے کے بعد اچل شیرازی نے خود سے کہا

پھر اس کے دل میں ایک عجیب سا تلاطم اٹھنے لگا اس کے دل میں حمانہ کو دوبارہ دیکھنے کی جستجو پیدا ہونے لگی

بلاآختیار اس کی زبان سے نکلا

"تری سادگی کا حسن بھی لاجواب ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنی دیر میں حمانہ بیت الخلاء سے باہر نکلتی ہے اب اس نے نسبتا ہلکے کپڑے پہن لیے تھے لان کا ایک سوٹ

تھا پیلے رنگ کا جونہی اچل نے حمانہ وک دیکھا تو وہ دیکھتا ہی گیا

حمانہ اس کو یوں دیکھ کر سہم گئی

"کہیں ایسا تو نہیں ان میں کچھ کہنے کا حوصلہ نہیں ہے یا پہلی بار کسی طوائف کے ساتھ وقت گزار رہے ہیں"

حمانہ دل میں سوچتی ہے

"اگر ان کو خوش نہ کیا تو۔۔"

اس کی روح کپکپا گئی

"ان کو تھوڑے نخرے دکھانے پڑیں گے"

حمانہ نے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا اور اچل شیرازی کے پاس آئی اور اسکے چہرے کو تھام لیا

پھر پیچھے گئی اور پیچھے سے جا کر اس کے بدن کو تھام لیا

ایک دم اچل شیرازی خیالوں کی دنیا سے باہر آیا

"اچل کہاں کھو رہا ہے تو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"لڑکی ہے تو ہے زنجوائے کر

اچل نے اپنے چہرے پر مسکان سجائی اور اپنی پست کے قریب کھڑی حمانہ کو پکڑ لیا اور اسے اپنے سامنے بیڈ پر لٹا دیا

حمانہ سمجھ گئی تھی اب اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے

اب اس کے ساتھ ایک بار پھر وہی ہونے والا تھا جو اسکے دل میں اٹھنے والے پھپھولوں کو بڑھانے والا تھا

مگر اس نے خود کو سمجھایا اور بستر پر خود کو لٹا دیا

اچل اس پر جھپٹا جو نہی اچل نے اپنا چہرہ حمانہ کے چہرے کے قریب کیا تو اسے حمانہ کی آنکھوں میں چھپی بے بسی دکھنے لگی اسے وہ سب دکھنے لگا جو اس سے پہلے وہ نہیں سکا تھا حمانہ نے اپنے آپ کو اچل کے حوالے کر دیا تھا خود کو اچل کو سونپ دیا تھا اس طرح جب بلی کبوتر کو کھانے لگتی ہے تو کبوتر آنکھیں بند کر لیتا ہے کیونکہ وہ بے بس ہوتا ہے اسے پتا ہوتا ہے کہ اب وہ کچھ نہیں کر سکتا اس لیے بے بس ہو کر آنکھیں میٹ لیتا ہے بالکل ایسے جیسے قربانی کیے جانے والے بکرے کے گلے پر چھری چلائی جاتی ہے تو وہ خود کو اپنے مالک وک سونپ دیتا ہے حمانہ نے بھی خود کو سونپ دیا تھا مگر اچل اس بے بسی وک دیکھ پایا وہ فوراً اٹھا اور کمرے کا دروازہ کھول کر اباہر کو بھاگا۔۔آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں سے حمانہ اسے جاتا دیکھ رہی تھی ان آنکھوں میں اٹھتی موجیں ان میں موجود طوفان کا پتا دیتی تھیں جس میں حیرت کا ساغر تھا جس میں شاید

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوشی کی لہریں بھی تھیں۔حمانہ کے ہونٹ ہلے جیسے اس نے کوئی دعا کی ہو پھر چہرے پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی یہ آنسو شاید خوشی کے تھے کھڑکی سے آنے والی ہوا بھی اس کے آنسوؤں میں موجود بادو باراں کو سن رہی تھی۔۔۔۔۔

✍ ✍ ✍ ✍ ✍۔

"ارے اچل تو بتا نہین رہا ہوا کیا ہے جب سے آیا ہے کچھ بول نہیں رہا"

حبیب جو کہ ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا تھا گاڑی ڈرائیو کرتے اچل سے کہتا ہے

"لگتا ہے پیسے ضائع گئے ہیں سارے"

پچھلی نشست پر براجمان لڑکوں میں سے ایک نے کہا

"تبھی تو نہ لٹکا ہے"

مگر اچل نے کوئی جواب نہ دیا خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا

اب کی بار حسیب اور راقی دونوں بھی خاموش ہو گئے وہ اچل کی اس خاموشی وک جاننا چاہ رہے تھے مگر اچل کے ہونٹ ہل ہی نہیں رہے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچل اب ان کو کیسے بتاتا کہ وہ اس طوائف کو اپنا دل دے چکا ہے جس طوائف کے جسم سے حظ اٹھانے گیا تھا اپنا سب کچھ اسی کو سونپ آیا ہے

گاڑی کے شیشے سے سیاہ فلک پر موجود چاند اگر احساسات رکھتا تو قدرت کے اس کرشمے پر مسکرا دیتا اس مسکراہٹ میں طنز بھی ہوتا اور خوشی بھی۔۔۔

✍ ✍ ✍ ✍ ✍

اچل جب سے کوٹھے سے ہو کر آیا تھا اس نے چپ سادھ لی تھی ہر وقت خاموش رہتا کسی سے زیادہ بات چیت نہ کرتا بس خاموش رہتا اس کے والد برہان شیرازی اس کی اس حالت سے بہت پریشان تھے مگر اچل کی اداسی ذہن کی تھی محبت کا علاج کسی کے اپس کب ہوا کرتا ہے

اچل چمن زار عسکری پارک میں پتھر کے بنے ستون پر بیٹھا تھا اور فلک کو گھور رہا تھا

کس قدر بے بس تھیں اس کی آنکھیں مانو اس نے خود کو مجھے سونپ دیا ہو۔۔۔"

آخر اس بے بسی کی وجہ کیا ہو گی؟؟

اور اس کا وہ چاند سا چہرہ اس قدر غمگیں کیوں تھا؟؟

"کیوں اس معصوم چہرے پر مایوسی ڈیرے ڈالے ہوئی تھی؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچل اپنے ہاتھ کو منہ تک لے کر جاتا ہے اور دانتوں کے درمیان رکھتا ہے

کیا مجھے اس سے ملنا نہیں چاہیے اور مل کر دریافت نہٰن کرنا چاہیے میرے سوالوں کے جواب سوائے اسکے "کوئی نہٰن دے سکتا اسی بہانے اسے یہ بھی بتادوں گا کہ جب سے ملا ہوں اس کے چہرے کو بار بار دیکھنے کا خواہش مند ہوں"

ایک مسکان اچل کے چہرے پر آئی مگر پھر ہوا کا ایک جھونکا آیا اور اچل سے ٹکرایا اور اپنے ساتھ اچل کی مسکراہٹ لیتا چلتا بنا۔۔۔

✍ ✍ ✍ ✍ ✍

فضاؤں کی لمس کی رت بدل گئی ہے

خزاؤں میں لیے میرے بہار سجی ہے

عجب رنگینیوں میں دکھنے لگا ہے جہاں

جب سے مجھے تیری صورت دکھی ہے

محبت نے تری بنادیا سب نیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

✍□✍□✍□✍□✍□

کافی سے نکلنے والا دھواں مگ سے نکلتا اور فضا میں بکھر جاتا ٹیبل پر پڑی اس کافی سے انجان اچل اپنے سمانے بیٹھی حمانہ کو تک رہا تھا

دونوں میں کچھ گفتگو جاری تھی

اچل آنکھیں پھاڑے حمانہ کو تک رہا تھا وہ اس کی آنکھوں لبوں اور چہرے کے بدلنے کے ہر ایک ڈگ کو دیکھتا۔۔۔

ان دونوں کی گفتگو وارد گرد کافی کارنر میں موجود ہوائیں بھی سن رہی تھیں۔۔

✍□✍□✍□✍□✍□

باب دوم پہلا حصہ

گلی میں گپ اندھیرا تھا۔ ہر طرف تاریکی کے سائے منڈلا رہے تھے۔ وہ جو دن میں کام کو نکلے تھے اب اپنی اپنی خوابگاہوں میں چین کی بانسری بجا رہے تھے مکمل سکوت کا عالم تھا اس گلی میں جب ہر طرف اندھیرا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھاایسے میں ایک چھوٹے سے پرانے گھر کے باہر آگ جل رہی تھی۔آگ کی لپیٹیں اندھیرے کی اجارا داری کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے فضا میں پھیل رہی تھیں ایسے میں جلتی ہوئی مشعل ہاتھ میں لیے ایک لڑکی ایک گھر سے باہر نکلی اور گلی میں دوڑنے لگی۔مکمل طور پر ڈھکی ہوئی وہ لڑکی مشعل کی روشنی میں ڈوڑ رہی تھی۔مشعل کی روشنی ارد گرد بکھرتی اور اسے ارد گرد سے آشنا کرتی

قدو قامت سے وہ لڑکی قد عام سے منسلک تھی،کوئی اٹھارہ سال کی دکھتی تھی۔خود کو سیاہ برقعے سے ڈھانپے وہ دوڑ رہی تھی چہرے پر بھی نقاب۔۔

اس کے پیر زمین پر انتہائی پھرتی سے بجتے اور پھر یک دم فلک کی طرف جھٹکا کھاتے اگلی بار پھر سے پاؤں زمین کو بجتے اور پھر فلک کو جھٹکا کھاتے۔ایسے میں جب وہ دوڑتی تو مشعل کی روشنی کی سطح میں بھی اتار چڑھاؤ آتا جونہی لڑکی اوپر اٹھتی مشعل بھی اوپر کو جاتی اور لڑکی کے زمین کو جانے کے ساتھ مشعل بھی۔

اگر کوئی دور سے دیکھتا تو اسے مشعل سے نکلنے والی روشنی کے بہاؤ میں ایک اتار چڑھاؤ دکھتا

دور کہیں درخت کے پتوں کو کھنکاتی ہوئی باد لیلٰی اس بوسیدہ پرانے مکان کے آگے جلتی آگ تک آپہنچی۔۔ زمین پر دوڑتی لڑکی اب اس آگ تک آگئی تھی آگے بڑھنے کا رستہ بند تھا کیونکہ گلی میں چوڑائی کی اور آتش بچھی تھی۔۔

لڑکی کے چہرے پر پریشانی کے بادل چھانے لگے اس کا ذہن بہت تیزی سے سوچنے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آتش ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے مگر آگ کی تپش سے نڈر ہو کر مثل آب اس کا مقابلہ کرنے والا ہی منزل کو پاتا ہے۔آگ کے اس ڈھیر کو عبور کرنے کے طریقے سوچتی ہوئی اس کی آنکھوں میں آگ کی لپیٹیں واضح تھیں

جب ہر آخری ترکیب نے بھی ساتھ چھوڑ دیا تو عزم اعلیٰ سے بھرے اس چہرے نے اپنی پوری قوت سے اپنے پیر زمین پر جھٹکے اور وہ فلک کو چیرتی ہوئی آگ پر سے کودتی ہوئی ڈھیر کے اس پار آ گئی۔

چہرہ پسینے سے شرابور تھا اس نے پیچھے موجود جلتے آگ کے ڈھیر کو دیکھا پھر مسکرائی اور پھر لمبی سانس لی اور دوبارہ سے آگے بڑھنے کے لیے دل میں امید سجانے لگی نہ جانے ابھی آگ کے کتنے مزید سمندر اسے عبور کرنے تھے بوسیدہ گھروں کے بیچ میں وہ دوبارہ سے دوڑنے لگی

میں قسمت دی ماری ہوئی

میں حالات تو عاری ہوئی

میرا نصیب تھا خوبرو

میری زندگی تھی سنواری ہوئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر زیست نے مجھے ہر غم دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

✍ ✍ ✍ ✍ ✍

ڈالیوں اور سبزے کو لہلہاتی، شگوفوں کو پھڑ پھڑاتی ، کلیوں کے بیچ چہچہاتی، ان کلیوں کی مہک کو سارے عالم میں پھیلاتی اور اس مہک سے عالم کو مہکاتی بادِ سحر اپنی چونچالی میں رواں تھی اور فطرت کا حسن تھا اس سے عیاں۔

شمال مشرق سے چلنے والی یہ ہوا غنچوں کے مرکز میں جاتی اور ان کو کھلا دیتی

" بوا کتنا خوبصورت پیلا پھول ہے"

بادِ سحر جو نہی اس ننھی بچی کے ہاتھ میں موجود اس زرد پھول کے اندر سے باہر کی اور آئی وہ کھلا تو اس کی بے انتہا خوبصورتی سے مسرور ہو کر فطرت جذبات سے وہ بچی بولی جو کہ پھول پر جھکی ہوئی تھی اس کے رات جیسے سیاہ بال آگے کی طرف بکھرے تھے جس کی وجہ سے اس کا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا وہ ان زرد پھولوں کی کیاریاں کے آگے کھڑی تھی جن میں سے ایک کو اس نے اپنے چاندی جیسے سفید ہاتھ کی انگلیوں میں سمویا ہوا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے کچھ فاصلے پر زمین پر ایک اڈھیر عمر عورت بیٹھی چھوٹی کیاری سے موتیے کے پھول توڑنے میں مصروف تھی۔ حلیے سے وہ عورت گاؤں کی بالی لگتی تھی۔

یہ جگہ پھولوں کا باغ لگتا تھا کیونکہ جہاں وہ لڑکی کھڑی تھی وہاں سے لے کر آگے حد نظر تک پھول ہی دکھتے تھے چھوٹی چھوٹی کیاریاں تھیں جن میں مختلف اقسام کے پھول تھے

" زرد پھول تری اماں کو بھی بہت پسند تھا"

موتیے کی پھولوں کو زمین پر گھاس پر بچھے کپڑے میں ڈال کر وہ اس کپڑے کی گٹھڑی باندھنے لگتی ہے

اماں جنت میں بیٹھی ایسے پھولوں کو دیکھ رہی ہو گی اور ان کی بیٹی دنیا میں"

"بوا ایک بات تو بتائیں

گٹھڑی باندھتی ہوئی عورت کے الفاظ سن کر پھول ہاتھ میں پکڑے کھڑی لڑکی نے اپنے سر کو جھٹکا دیا تو اس کے بال اس کے منہ سے ہٹے اور بادِ سحر سے ملنے لگے اب اس کا چہرہ واضح تھا

چھوٹی سی آنکھیں، چھوٹی ناک، گھنے بھنویں، کانوں میں بالیاں پہنے وہ کوئی بارہ برس کی لگتی تھی

" اماں کتنی خود غرض ہیں خود تو اللہ میاں کے پاس جنت میں چلی گئیں اور اپنی حمانہ کو یہاں اکیلا چھوڑ دیا"

حمانہ نے زرد پھول کو اپنے چہرے پر ہلکا سا پھیرا اس کی خوبصورت روشن آنکھوں میں اب مایوسی چھا گئی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ایسے نہیں بولتے میری جان آ ادھر آ کر بوا کے گلے لگ جا'

اس اڈھیڑ عمر عورت نے اپنی بانہوں کو پھیلایا آنکھوں میں بھری ممتا اور چہرے پر موجود مہر نے ننھی حمانہ کو اپنی بوا کی طرف دوڑنے پر مجبور کر دیا

تیزی سے دوڑتے ہوئی حمانہ پھولوں کے بیٹ سے بھاگتی ہوئی اپنے بالوں کو ہوا سے لہلہاتی ہوئی اپنی بوا کے گلے سے لپٹ گئی بوا اسے تھپکی دینے لگی

"تری ماں خود غرض نہیں تھی میری بچی نہیں تھی"

بوا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے جو کہ سورج کی روشنی سے چمک رہے تھے

"پھر وہ مجھے چھوڑ کر کیوں چلی گئی"

حمانہ نے بوا کی آنکھوں میں سوالیہ نظروں سے دیکھا

" میری بیٹی انسان پیدا ہی مرنے کے لیے ہوا ہے

بوا نے حمانہ کا ماتھا چوما

" مجھے سمجھ "

ابھی حمانہ کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ بوا بولی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھے پتا ہے تمہیں سمجھ نہیں آئی اچھا جاؤ اور جا کر کھیلو جب تم بڑی ہو جاؤ گی تو تمہیں سب سمجھ آ جائے گا"

بوا نے حمانہ کی آنکھوں سے آنسو اپنی انگلی کی پوروں سے صاف کیے تو شبنم نما آنکھیں ایک نئی چمک کے ساتھ پھولوں کی طرف دوڑنے لگیں

بوا اسے کن آکھیوں سے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی

حمانہ مایوس آنکھوں کے ساتھ جا رہی تھی مگر جونہی اس کی نظر ان زرد ھولوں پر پڑی تو چہرے پر روانی آگئی

وہ ان پھولوں کی طرف بھاگنے لگی پھر اس نے ایک شاخ سے ایک پھول توڑا پھول کو ہاتھ میں پکڑا اور اسے اپنے نتھنوں کے قریب لے کر گئی پھر اس پھولل کی ساری مہک کو اپنے جسم میں اتارنے لگی

اس ننھے لمبی سانس کھینچی اور جھومنے لگی

بادِ سحر کے جھونکے اس کی طرف لپک لپک کر آتے اور اس کی گلابی فراک کو اچھالنے لگے اور اسکے سیاہ رات جیسے بالوں کو لہلانے لگی۔۔

فلک پر موجود شاہِ خاور بھی اپنی روشنیوں کے سمندر اسکی طرف اچھالنے لگا

پھولوں نے بھی اپنے مرکز سے مہک نکال نکال کر اس حسین پری پر وارنی شروع کر دی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فطرت کی گود میں کھیلتی تھی میں

بادِ صبا کے آنچل میں رہتی تھی میں

ہوا کے دوش میں میرا دیس تھا

پھولوں کی آغوش میں جھولتی تھی میں

بادِ صرصر نے جسے اجاڑ دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

بوا اب فرش پر موجود اس گٹھری اور اٹھا رہی تھی

" اری حمانہ "

بوا کی آواز سے پھول کی پنکھڑی جیسا گلابی لباس اوڑھے ہوئے حمانہ کی نیلی آنکھیں ایک دم سے رک گئی

مٹکتی ہوئیں آنکھوں نے مڑ کر بوا کی طرف دیکھا

"جا اری چڑیا یہ ملہا بیگم کو پھولوں کی گٹھڑی تو دے آ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بوانے کہا تواس خوبصورت چہرے کو خوشی دوبالی ہو گئی

گویا دنیا کا خزینہ اعظم مل گیا ہو

"کیا سچ مین بوا؟"

وہ بھاگتی ہوئی بوا کی طرف گئی

اری وہ دینو ہے نا ترا باپ وہ شہر گیا ہے مجھے پتا ہے وہ تجھے ادھر نہیں جانے دیتا مگر آفت یہ آن پڑی کہ ملہا "بیگم نے خصوصی پیغام بھیجا ہے پھولوں کا تو اب ترے سوا اور یہاں کوئی ہے بھی نہیں

"کوئی بات نہن بوا۔۔"

حمانہ نے بوا کی گال پر چوما تو بوا اس کے واری جانے لگی

"چل اب تو جلدی آیو اور راستے میں کسی دوسری جگہ مت جایو۔۔سیدھا گھر آئیو""

بوانے گٹھری حمانہ کے سر پر لادی اور حمانہ گلابی پھولوں کے درمیان بنی راہداری پر مٹی پر ننگے پاؤں چلنے لگی

یہ خوبصورت نرم وملائم ریشم جیسے پیر جب مٹی پر پڑتے تو دھرتی کی آخری حد بھی حمانہ کو دعائیں دیتی کہ واہ کس قدر نرمی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دھوپ اپنے شباب پر تھی مگر موسمِ بہار میں اس کی شدت نسبتاً کم ہوتی ہے مگر بوجھ سر پر اٹھانے کے باعث ننھی حمانہ کے چہرے پر پسینے کی بوندیں بننے لگی جب ان مُن سے سورج کی کرنیں گزرتی تو یوں لگتا جیسے چاند کو موتیوں نے ڈھانپ لیا ہو۔۔

حمانہ اب گنگناتی ہے اور اسی گن کی تھاپ پر پیر چلاتی ہوئی رواں تھی

✍ ✍ ✍ ✍ ✍

مشعل تھامے ہوئے اس بھیانک رات میں سڑک پر چلتی ہوئی لڑکی کے پیر بہت پھرتی سے چل رہے تھے۔ہوا کے دوش پر عبایہ کے نیچے والی جھالڑ اور سر پر موجود اسکارف ہل رہا تھا کبھی کبھی تیز ہوا سے چہرے اک نقاب بھی ہلنے لگتا مگر وہ ہر بار زور سے اس کو دوبارہ باندھ دیتی۔۔

یہ ایک سنسان سڑک تھی دور دور تک کوئی نہ تھا۔۔ارد گرد کھیت تھے کچھ فاصلے پر سڑک پر کوئی درخت بھی دکھائی دیتا تھا ایک طرف اسے ایک حویلی دکھائی دی۔ حویلی کے باہر کچھ آدمی کھڑے تھے جو آپس مین باتیں کرنے میں مصروف تھے جب وہ ان کے پاس سے گزری تو ان کی باتیں اسے واضح سنائی دے رہی تھیں

"جتنا سرور اس کوٹھے سے ملتا ہے اتنا کسی اور طوائف سے کہاں؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک آدمی نے دوسرے سے کہا

"اس طوائف کا ناچ دیکھ کر دل باہر کو آجاتا ہے"

ایک دوسرے آدمی نے کہا

اس نے حقارت بھری نگاہ اس حویلی پر ڈالی اور آگے بڑھنے لگی

زوردار آواز نے اس کی سوچوں کے سمندر میں بھونچال برپا کیا سر پھاڑ دینے والی اس آواز نے اسے پیچھے دیکھنے پر مجبور کیا۔ حد نظر تک روشنی ہی تھی جب اس نے غور کیا تو اسے احساس ہوا یہ ایک ٹریکٹر تھا جو اس کی طرف آرہا تھا اور ٹریکٹر پر موجود شخص کب سے ہارن دے کر اسے آگے سے ہٹ جانے کو کہہ رہا ہے

اس نے اپنے وجود کو مضبوط کیا ٹریکٹر اس کے بالکل پاس تھا

اس نے خود کو جھٹکا اور بچاؤ کے لیے حویلی کی طرف اچھلی

اس کا سر جا کر حویلی کے پاس لگے درخت سے ٹکرایا

"آہ"

وہ چلائی

مگر اتنی ہی دیر میں اسے احساس ہوا کہ اس کا سر کسی نرم چیز پر ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک جانا پہچانا احساس تھا جو اس کے سر کو چھو رہا تھا

"بلو"

اس کی زبان سے بنا سوچے سمجھے نکلا

اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا جو کہ ایک سفید شلوار قمیض میں ملبوس لڑکے کی گود میں تھا

جو اس کو گھور رہا تھا

شبنم جیسی گول آنکھیں جیسے سر درد بھول گئیں اور اس لڑکے کو تکنے لگیں

سفید چاند جیسا چہرہ، کٹی ہوئی مونچھیں، زیادہ بڑھی نہں مگر ہلکی سی

اگر آپ اس کی شکل دیکھنا چاہتے ہیں تو نیچے لنک پر کلک کریے گا آپ کو پتا چل جائے گا لڑکے کی ایمجنری (شکل جو میں سوچی تھی)

دودھ جیسی سفید آنکھیں جن کے درمیان میں سبز دیدے، سر پر گھنے بال۔

"جانم تمہیں میں نے روکا تھا مگر"

اپنی آنکھوں کو تکتی لڑکی کو دیکھ کر لڑکا دبی آواز میں بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میں اپنا گھر ہمیشہ کے لیے چھوڑ آئی ہوں "

لڑکی نے اپنا ہاتھ بڑھا کر لڑکے کے کندھے پر رکھا

زمین پر پڑے لڑکی کے وجود پر وہ لڑکا جھکا ہوا اسے تک رہا تھا

"جانم میں تمہیں منع کیا تھا"

بلو نے لڑکی کے قریب ہوتے ہوئے کہا

" نہیں بلو اب تم سے دور رہنا مجھ سے برداشت نہیں ہوتا"

لڑکی نے اپنا ہاتھ بلو کی کمر پر رکھا

بلو نے اپنا چہرہ اس لڑکی کے مزید قریب کیا اور زور سے اسے جھٹکا دیا

لڑکی نے بھی خود کو زمین سے اٹھانے میں بلو کا ساتھ دیا

دونوں نے مل کے اسے زمین پر سے اٹھایا

ایسے میں تیز ہوا کا ایک جھونکا آتا ہے اور لڑکی کے چہرے سے نقاب اڑ جاتا ہے اور فضا کی تاریکیوں کو گھلنے لگتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھیتوں کے پار درختوں کے پیچھے بنی حویلی کے صدر دروازے کے باہر کافی ہجوم تھا۔۔لوگوں کی ایک بڑی قطار جن میں اکثریت مرد حضرات کی تھی اور زیادہ تر وہی کسان تھے جو قریب کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔بیچ میں ایک بگی تھی جس پر نقاب پوش ایک خاتون بیٹھی تھی۔ بگھی کے کچھ فاصلے پر ایک آدمی ڈھول گلے میں باندھے بجا رہا تھا۔۔

"تھ تھ تھیا"

ایک بوڑھا آدمی بگھی کے گھوڑوں کی لگام پکڑے ہوئے چلا رہا تھا

ایک دم سے ڈھول کی تھاپ بڑھنے لگی

ڈھول کی تھاپ سے ایک عجیب پرکشش فضا سرگرم تھی۔

گنگناتی ہوئی ننھی حمانہ سر پر پھولوں کی گھٹھری اٹھائے اب وہاں پر آچکی تھی وہ دور سے اس سارے منظر کا نظارہ کر رہی تھی اس کی نظریں بگھی پر بیٹھی اس خاتون پر تھیں جس کا چہرہ نقاب سے ڈھکا ہوا تھا اور وہ اب بگھی سے نیچے اترنے والی تھی جو نہی اس نے بگھی کے بیرون کی طرف قدم بڑھایا سامنے حویلی کا صدر دروازہ کھولا گیا جس سے اندر کا نظارہ صاف دکھائی دے رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت سے دوشیزائیں ہاتھوں میں پھولوں سے لدی پلیٹیں تھامے کھڑی تھیں جونہی بگھی سے اس خاتون نے پیر نیچے کیا پھولوں کا ایک جھرمٹ اس کے پیروں سے ٹکرایا اور جب پیر نیچے زمین پر گیا تو نیچے رکھنے کے لیے پھولوں سے لدا راستہ تھا جو حویلی کے اندر کی طرف جاتا تھا لوگوں کا ہجوم اس راستے سے پرے تھا

حمانہ آنکھیں پھاڑے اس خاتون کو اندر جاتا دیکھ رہی تھی

"کیا ڈھنگ ہے"

حمانہ نے حیرت انگیز نگاہوں سے اس منظر کو دیکھتے ہوئے کہا

اس کے بعد بگھی سے ایک لڑکا کوئی بارہ یا تیری برس کا ہوگا نیچے اترنے لگا

لباس اس قدر مہنگا تھا کہ حمانہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

وہ حیرت انگیز نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

خاتون صدر دروازے وک عبور کر کے اندر جا چکی تھی اور لوگوں کا ہجوم بھی منتشر ہو رہا تھا

وہ لڑکا صدر دروازے کے باہر کھڑا تھا کہ اس نے اپنا منہ موڑا گویا بادلوں سے چاند باہر آ گیا ہو۔۔

اس لڑکے نے دور درخت کے پیچھے کھڑی حمانہ کو دیکھا جو اسے تک رہی تھی وہ حمانہ کی طرف دوڑنے لگا مگر حمانہ کی نظریں اس کے کپڑوں پر لگی تھیں اسے تب احساس ہوا جب وہ لڑکا اس کے سامنے کھڑا ہاتھ ہلا رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم میرے ساتھ کھیلو گی"

آنکھوں میں ایک چمک لیے اس لڑکے نے حمانہ سے کہا اس چمک میں ایک امید تھی حمانہ نے اسے دیکھا پھر نفی میں سر ہلا کر آگے اس حویلی کی طرف چلنے لگی تو اس لڑکے کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے ان آنسوؤں میں اسے ملنے والی مایوسی واضح تھی

"یہاں کوئی بھی میرے ساتھ نہیں کھیلتا سب کہتے ہیں کہ میں ایک ناچنے والی کا بیٹا ہوں"

روتے ہوئے اس نے کہا اور حمانہ کے پیچھے کی طرف جانے لگا

" رکو"

اس نے حمانہ کو آواز دی جو کہ حویلی کی طرف جا رہی تھی

"وہ میرا گھر ہے۔۔"

جونہی لڑکے نے کہا تو حمانہ کی آنکھوں میں ایک چمک آگئی

"ووووہ جو عورت تھی وہ تمہاری اماں تھیں"

حمانہ نے ڈرتے ہوئے کہا

"وہ جو پھولوں پر چلتی ہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں وہ پھولوں پر چلتی ہیں لیکن یہ مجھے نہیں پتا کہ کیوں؟میں اماں سے پوچھا مگر وہ مجھے نہیں بتاتیں"

اس لڑکے نے حمانہ کے سر پر گٹھری کی طرف دیکھا

"کتنی خوش نصیب ہیں جو پھولوں پر چلتی ہیں"

حمانہ بڑبڑائی

اس لڑکے نے گٹھری کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

"یہ کیا ہے"

"یہ پھول ہیں میں اندر لے کے جانا ہے"

" آؤ میرے ساتھ"

لڑکے نے حمانہ کا ہاتھ پکڑا اور وہ دونوں حویلی کے اندر کی طرف جانے لگے۔

✍ ✍ ✍ ✍ ✍

"کتنی میٹھی باتیں کرتی ہو آپ"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملہا بیگم نے مہندی بھرے ہاتھوں سے حمانہ کی گال کھینچتے ہوئے کہا

ملہا بیگم ایک پلنگ پر بیٹھی تھی اور پاس ہی حمانہ بیٹھی تھی۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں ایک طرف آئینہ تھا اور دوسری طرف دیوار کے ساتھ یہ پلنگ تھا۔ کمرے میں اس کے علاوہ ایک طرف الماری میں دیہ جل رہا تھا جو کمرے میں روشنی کر رہا تھا۔۔

"باجی میں آپ کو کیا کہوں؟"

دیے کی روشنی حمانہ کی آنکھوں میں پڑ رہی تھی

"تم مجھے کچھ بھی کہہ لو پیاری بچی"

ملہا بیگم نے حمانہ کی پیشانی کو بوسہ لیا

اتنے میں کمرے کے دروازے سے جو کہ کھلا ہوتا ہے ایک لڑکی اندر آتی ہے

"ملہا بیگم آپ کا پاؤں دھونے والا پھولوں والا پانی تیار ہو گیا ہے لے آئیں"

لے آیئے۔۔ تھوڑا اسکون محسوس ہو گا ہمیں ورنہ صبح سے ناچ ناچ کر پاؤں پھول گئے ہیں ہمارے۔۔"

"ان سے کہا بھی تھا کہ ہم تقریب میں نہیں آئیں گے مگر مظفر جی تو اصرار کیے جا رہے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملہا بیگم نے اپنے کان کے پاس سے جھمکا اتارا، سونے کا جھمکا دیکھ کر حمانہ ی آنکھیں مارے حیرت کے کھلی کی کھلی رہ گئیں

"میں آپ کو ملہا کہہ لوں"

معصوم سی حمانہ نے ملہا کی طرف دیکھا

"آپ ہمٰن کچھ بھی کہہ لیں"

ملہا نے پھر سے حمانہ کا بوسہ لیا

کتنی پیاری بچی ہے اللہ کرے اس کی ان کو بصورت آنکھوں کو کسی کی نظر نہ لگے کبھی ہم بھی ظلم سے "

بھری اس دنیا سے یونہی انجان تھے مگر آج ہم خود ہی خود کو اس ظلم کے قریب لے کر جاتے ہیں۔ باہر سے

"خوبصورت دکھنے والی ہم طوائفیں اندر سے مکمل طور پر کھوکھلی ہوتی ہیں

ایک آنسو ملہا بیگم کی آنکھ سے نکلا اور چہرے اک سارا سنگھار خراب کرتا ہوا تھوڑی تک آ گیا جسے حمانہ انتہائی غور سے تک رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاؤں کی پائیل ایک عجیب سر مچا رہی تھی اور وہ اس کے سر میں مٹک کر چلتی اس بڑے کمرے میں داخل ہوئی جہاں ملہا بیگم مالش کروانے میں مصروف تھیں۔ایک بائی بیٹھی پھولوں لدے پانی سے ملہا بیگم کا مساج کر رہی تھی اور ننھی حمانہ ملہا بیگم کے عقب میں موجود پلنگ پر بیٹھی ملہا بیگم کو دیکھ رہی تھی۔۔پائل کی آواز کمرے کی طرف تیز ہو گئی اور وہ اندر آ گئی آتے ہی اس نے ملہا بیگم کو سلام کیا

"سلام بیگم۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔کہیے تنو بیگم کاہے آئیں ہیں آپ؟؟"

ملہا بیگم نے آنے والی ملازمہ سے پوچھا ننھی حمانہ تنو کی نتھنی کو تک رہی تھی۔۔۔اور تصور کی حسین وادیوں میں کھوئی تھی اور اپنے بچپنے میں سوچ رہی تھی کہ یہ نتھنی پہنے وہ کیسی لگ رہی ہو گی؟۔۔

بچے تھوڑے نادان ہوتے ہیں انجام کی پرواہ کیے بنا ہر ایک خوبرو چیز کو پانے کے بارے میں سوچنے لگتے ہیں اور حمانہ بھی خود کو تنو کے حلیے میں سوچنے لگی

" استاد دیمک آپ سے ملنا چاہتے ہیں"

تنو نے اطلاع دی

" ان کو آنے کی اجازت ہے اور سنگھارن ہمیں ڈوپٹہ سے آراستہ کر دیجیے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملہابیگم نے اس سے کہا جو اس کے پیروں کا مساج کرنے میں مگن تھی تو کب سے باہر نکل گئی تھی۔۔

نارنجی چوغے میں ملبوس ایک زنانہ صفت مرد جس کے بال بڑھے ہوئے تھے اور کندھوں سے ذرا نیچے تک تھے کانوں میں بالیاں ، ناک میں نتھنی ، آنکھیں سرمے سے بھرپور، چہرے پر کلین شیو مگر حلیہ اس بات کی واضح دلیل تھا کہ عرصے سے اس نے شیو نہیں کرائی تھی جس کی وجہ سے نومولود بال چہرے کو بدھا بنا رہے تھے اور اس کی زنانہ وضع قطع کو بگاڑ رہے تھے ہاتھوں میں چوڑیاں اور پیروں میں بندھے گھنگھرو بجنے لگتے جب وہ زمین پر اپنے پیر آگے بڑھاتا اور ملہا بیگم کے سامنے جا کر کھڑا ہوا

ملہابیگم اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئی

" سلام استاد جی"

ملہابیگم نے ڈوپٹہ سر پر ڈھکتے ہوئے کہا مگر استاد دیمک ننھی حمانہ کو دیکھ رہا تھا

"بہت خوبصورت ہے یہ بچی،"

خالص زنانہ آواز استاد دیمک کے حلق سے آئی تو حیرت سے ملہا بیگم استاد دیمک کو تکنے لگی

" ملہاجی یہ لڑکی بہت نام کمائے گی ہمارے کوٹھے کا اور بہت اچھی طوائف بنے گی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن اگلے ہی لمحے زوردار تماچہ استاد دیمک کے منہ پر جا لگا۔استاد دیمک سکتے میں آگیا اور خوف اور حیرت کی ملی جلی کیفیت سے ملہا بیگم کو دیکھنے لگا جو اپنا کانپتا ہوا ہاتھ جس سے استاد دیمک کو تھپر مارا تھا پیچھے کر رہی تھی

کسی بھی عورت کو طوائف کہنا اس کے لیے گالی ہوتا ہے اس کی توہین ہوتا ہے وہ ایک ننھی منی معصوم بچی"

" ہے جو یہاں ہمیں پھولوں کا ہدیہ دینے آئی اور آپ اسے گالی دے رہے ہو

حمانہ اس سارے منظر کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی

حمانہ آپ جائیے یہاں سے آپ کی بوا آپ کی راہ تک رہی ہوں گی ان کو ہمارا اسلام کہیے گا"

" کنیزان کو چھوڑ آیئے

ملہا بیگم نے حقارت آمیز نگاہوں سے استاد دیمک کو دیکھا اور حمانہ کی گال کو چوما اور اسے باہر جانے کو کہا استاد دیمک خوف غصے حیرت اور شرم سے سر جھکائے کھڑے تھے

حمانہ ان میں سے کسی بھی بات کو نہ سمجھ سکی اور سوالوں کا ایک بھاڑ لے کر کمرے سے باہر نکل گئی

جو آپ کو تحفہ دیتا ہے اسے آپ بد دعا دیتے ہیں کیا؟؟آپ جیسے مرد کیا جانیں رنگین طوائف کی زندگی"

کس قدر بے رنگ ہوتی ہے کوئی بھی عورت جب پہلی بار گھنگرو پہن لیتی ہے تب سے وہ عورت کی فہرست

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے ختم ہو جاتی ہے خود کو عورت کہلانے کے وہ سارے حق کھو دیتی ہے اور ایک پاکیزہ معصوم بچی کو طوائف کہنا جسے کسی بھی قسم کی تشنگی کا احساس نہ ہوا سے طوائف کہنا گالی ہی نہیں بلکہ گالی تو اس کے لیے بہت چھوٹا لفظ ہے "

ملہا بیگم کا سانس پھولنے لگا تھا اور پاس کھڑی خادمہ جو پہلے ان کا مساج کر رہی تھی ملہا کی بگڑتی حالت دیکھ اسے آسرا دینے لگی اور اسے پلنگ پر بٹھا دیا

اپنی اس قدر بے عزتی دیکھ کر استاد دیمک کے ذہن میں غصے کے پھپھولے اٹھنے لگے مگر چونکہ وہ بھی ملہا بیگم کے پیسوں پر پلتا تھا وہاں سے جانے میں ہی اس نے عافیت سمجھی

🖋👤🕵👦👩

حمانہ جب حویلی کے بیرونی دروازے پر پہنچی تو وہاں اس کی ملاقات اسی لڑکے سے ہو گئی جس کی وجہ سے وہ حویلی آئی تھی وہ لڑکا اسے حویلی کے اندر چھوڑ کر باہر باغیچے میں آ گیا تھا اور ابھی بھی صدر دروازے کے پاس باغیچے میں بیٹھا تھا حمانہ کو جاتا دیکھ کر وہ اس کی طرف آیا

"تت تم جا رہی ہو"

مایوس نگاہوں سے اس نے حمانہ سے پوچھا تو حمانہ جس نے ایک خادمہ کی انگلی تھام رکھی تھی مسکراتے ہوئے بولی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ہاں "

مگر جب اس نے اس لڑکے کی مایوسی بھری آنکھوں کو دیکھا اس کی آنکھیں بھی رنجیدہ ہو گئیں۔۔۔

احساسات اور جذبات پر صرف بڑوں کا ہی حق نہیں ہے بچے بھی اس میں برابر کے شریک ہوا کرتے ہیں اور یہی وہ وجہ تھی کہ حمانہ اس لڑکے کے چہرے کو پڑھ رہی تھی

"تم کیوں جا رہی ہو؟؟"

" مجھے اپنے گھر جانا ہے میرے ابا شہر سے آنے کو ہیں"

معصوم حمانہ نے اپنی میٹھی آواز سے کہا

" تم نا جاؤ میرے ساتھ یہاں کوئی بھی نہیں کھیلتا تم میرے سے کھیل کو"

اپنے لہجے میں بے انتہا آس بھر کر اس نے کہا تو حمانہ اس کے رویے سے اندر تک لرز گئی

خادمہ جس نے حمانہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اس نے اس لڑکے کو پیچھے کی طرف دھکیلا

" انس صاحب زادے جی ان کو جانے دیں آپ کو ملہا بیگم بلا رہی ہیں اندر"

اس خادمہ نے انس جو جھڑکا تو انس کا چہرہ مزید روہانسا ہو گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مم میں پھر سے آؤں گی "

مایوس نگاہوں سے حمانہ نے کہا مگر خادمہ اسے کھینچ کے آگے لے گئی تھی اور انس پیچھے کھڑا آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھ رہا تھا

مجھے ہر پل دیکھ رہا ہے میرا خدا

اور جانتا ہے وہ میری وفا

میں نے مانگا تجھے میری ہر اک دعا

پھر کیوں ہو رہا ہے تو مجھ سے جدا

بچھڑنا ہی تھا تو پھر کیوں ملا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

👰👦🤵👤✍️

اسے زمین پر گرتے دھ ربلو آگے بڑھا اور اپنی گود کو اس کے گرتے ہوئے سر کے عین نیچے رکھ دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلو نے اپنا چہرہ اس لڑکی کے مزید قریب کیا اور زور سے اسے جھٹکا دیا

لڑکی نے بھی خود کو زمین سے اٹھانے میں بلو کا ساتھ دیا

دونوں نے مل کے اسے زمین پر سے اٹھایا

میں واروں تجھ پہ جان اپنی

میں نثار دوں تجھ پہ شان اپنی

تجھے دیکھوں تو خود کو میں بھولوں

تجھ میں تلاشوں میں پہچان اپنی

ایسا رنگ ترا مجھ کو چڑھیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایسے میں تیز ہوا کا ایک جھونکا آتا ہے اور لڑکی کے چہرے سے نقاب اڑ جاتا ہے اور فضا کی تاریکیوں کو گھلنے لگتا ہے

نقاب ہٹا تو بیچ سیاہ نقاب سے چمکتا روشن چہرہ برآمد ہوا گویا بادلوں کے پیچھے سے چھپا سورج باہر نکل آیا ہو اور رات کے اس اندھیرے میں روشنی پھیلانے لگا ہو بلو نے اس روشن خوبصورت چہرے کو دیکھا تو اس کو تکتا ہی رہ گیا یہی حال اس لڑکی کا تھا وہ بھی بلو کو تکے جا رہی تھی

خوبرو خوبرو ترے رخسار ہیں

ہونٹ بھی ترے مثل گلاب ہیں

ہوش میں نہ رہوں میں جس پل

جاناں وہ لمحہ آپ کا دیدار ہے

تری آنکھوں کے سمندر میں خود کو کھویا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میری نظر نہ لگ جائے "

بلو نے اس خوبرو دوشیزہ سے کہا تو سفید ملائی مائل چہرے پر مسکراہٹ آگئی

" ہائے تمہارا تبسم "

اسے مسکراتا دیکھ کر بلو بھی مسکرایا

آؤ جانم میرا ہاتھ تھامو اور اس اندھیری رات کے اندھیرے میں کھو جائیں اور اپنی منزل کو کھوجیں تاکہ "

" جب دن طلوع ہو ہم ایک نئی زندگی کا آغاز کر سکیں

بلو نے اس لڑکی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو مسکراتے ہوئے اس نے بھی اپنا سفید ہاتھ بلو کی کلائی میں دے دیا

اور بلو نے مضبوطی سے اسے تھام لیا

پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر آگے اندھیرے کی طرف اور پھر اندھیرے میں

چلنے لگے اور رفتہ رفتہ وہ اندھیرے میں کھونے لگے

حویلی سے واپس آکر رحمانہ گھر کے آنگن میں موجود برگد کے درخت کے سائے میں جھولا جھول رہی تھی۔

سہ پہر کا وقت تھا۔ موسم بہار کی سہ پہر بھی دلفریب ہوتی ہے جس طرح بہار کی سحر کا کوئی ثانی نہیں ہوتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بالکل اسی طرح موسم بہار کی سہ پہر بھی اپنی مثال آپ ہے۔موسم بہار کی سہ پہر کی رنگینیاں کائنات کی ہر ایک چیز کو خود میں جذب کر لیتی ہیں مگر یہ رنگینیاں کچے مٹی کے مکان کے باہر برگد کے درخت کے نیچے جھولا جھولتی حمانہ کو خود میں ضم نہیں کر پا رہی تھیں

وہ ان سب سے کہیں دور اپنی ہی سوچوں میں کھوئی تھی۔

فطرت کی گود میں کھیلتی تھی میں

بادصبا کے آنچل میں رہتی تھی میں

ہوا کے دوش میں میرا دیس تھا

پھولوں کی آغوش میں جھولتی تھی میں

بادصرصر نے جسے اجاڑ دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ملہا بیگم کی عظیم شان و شوکت کا سوچ رہی تھی پھر وہ ملہا بیگم کی استاد دیمک کے ساتھ ہوئی گفتگو یاد کرنے لگتی پھر نہ جانے کہاں سے انس اسے کے ساحل فکر میں غوطے کھانے لگتا اور انس کی نم آنکھیں اس کے وجود کو لرزانے لگتیں پھر ایک عجیب خیال اس کے ذہن میں آیا

" مم مجھے انس پاس جانا ہے"

ننھی حمانہ نے خود سے کہا

" ابا نے اس جگہ جانے سے منع کیا ہے"

حمانہ کے چہرے پر خوف کے بادل چھا گئے

اس کے دل میں ایک عجیب غل مچنے لگا سر پھٹنے لگا سر سن ہونے لگا

ننھی بچی کیا جانے کہ پھولوں پر چلنے والی وہ عورت ہر رات کانٹوں پر گزارتی ہے مگر ننھی حمانہ کبھی تخیل میں ملہا جیسے بننے جو سوچتی کبھی انس کی پر نم آنکھیں اس کے دل میں اٹھتے تلاطم کو مزید ہوا دیتی۔۔ آ

باد بہاراں اس کے چہرے پر سے اسے کھجلاتی گزرتی مگر اس پر اس سب کا کوئی اثر نہ ہوتا

فطرت کی گود میں کھیلتی تھی میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بادصبا کے آنچل میں رہتی تھی میں

ہوا کے دوش میں میرا دیس تھا

پھولوں کی آغوش میں جھولتی تھی میں

باد صر صر نے جسے اجاڑ دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

👰👦🕵👤🖊

اگلے روز حمانہ اپنے ابا کو دوپہر کا کھانا کھیت پر دے کر واپسی کے راستے پر گامزن تھی۔وہ لہلہاتے کھیتوں کے درمیان بنی راہداری پر چل رہی تھی وہاں اس کی نظر دور بگی پر اپنی ماں ملہا بیگم کے ساتھ بیٹھے انس پر پڑی

"! ہائے دیا"

حمانہ کی زبان سے نکلا

انس نے بھی حمانہ کو دیکھ لیا تھا

" اماں ہمیں فضلے کا اخراج کرنا ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس نے اپنی ماں سے کہا تو نقاب سے ڈھانپے چہرے میں ملہا بیگم نے کہا

" ادھر کھیتوں سے فارغ ہو آیئے"

ملہا بیگم نے قریب فصلوں کی طرف اشارہ کیا مگر انس نے صرف بہانہ بنایا تھا وہ چھپتا ہوا حمانہ کے پیچھے کی طرف گیا جو بگی پر موجود ملہا بیگم کو دیکھ رہی تھی جو نہی انس نے جا کر حمانہ کو چھوا وہ ایک دم سے چیخ اٹھی تو انس نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا لیکن اگلے ہی لمحے حمانہ کا پیر خوف اور حیرت سے پھسل گیا اور حمانہ کو سنبھال نہ پاتے ہوئے انس بھی اس آڑ میں آگیا اور دونوں گول گول گھومتے ہوئے راہداری سے نیچے سبزے تک پہنچ گئے کبھی حمانہ انس کے اوپر ہوتی اور کبھی انس۔ بارہ سالہ حمانہ اور تیرہ سالہ انس کو سبزے پر یوں لوٹتے بہت مزہ آرہا تھا وہ ہنس رہے تھے مسکرا رہے تھے

اگلے روز حمانہ اپنے ابا کو دوپہر کا کھانا کھیت پر دے کر واپسی کے راستے پر گامزن تھی۔ وہ لہلہاتے کھیتوں کے درمیان بنی راہداری پر چل رہی تھی وہاں اس کی نظر دور بگی پر اپنی ماں ملہا بیگم کے ساتھ بیٹھے انس پر پڑی

"! ہائے دیا"

حمانہ کی زبان سے نکلا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس نے بھی حمانہ جو دیکھ لیا تھا

" اماں ہمیں فضلے کا اخراج کرنا ہے"

انس نے اپنی ماں سے کہا تو نقاب سے ڈھانپے چہرے میں ملہا بیگم نے کہا

" ادھر کھیتوں سے فارغ ہو آیئے"

ملہا بیگم نے قریب فصلوں کی طرف اشارہ کیا مگر انس نے صرف بہانہ بنایا تھا وہ چھپتا ہوا حمانہ کے پیچھے کی طرف گیا جو بگی پر موجود ملہا بیگم کو دیکھ رہی تھی جونہی انس نے جا کر حمانہ کو چھوا وہ ایک دم سے چیخ اٹھی تو انس نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا لیکن اگلے ہی لمحے حمانہ کا پیر خوف اور حیرت سے پھسل گیا اور حمانہ کو سنبھال نہ پاتے ہوئے انس بھی اس آڑ میں آگیا اور دونوں گول گول گومتے ہوئے راہداری سے نیچے سبزے تک پہنچ گئے کبھی حمانہ انس کے اوپر ہوتی اور کبھی انس۔ بارہ سالہ حمانہ اور تیرہ سالہ انس کو سبزے پر یوں لوٹتے بہت مزہ آرہا تھا وہ ہنس رہے تھے مسکرا رہے تھے

اور باد بہاراں ان کی ساری مسکان سمیٹ رہی تھی مسکراہٹ کی وہ تمام کرچیاں جو ہر لمحے ختم ہو جاتی باد بہاراں ان کو زائل ہونے سے بچاتی اور اپنی آستین میں پرو لیتی اپنے پلو سے باندھ لیتی

____

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھم جاتا ہے وقت رک جاتی ہے گھڑی

جس گھڑی تو میرے روبرو ہو کھڑی

میرا انگ انگ پھر ہے جھومتا

رقص کرتی ہے پھر میری زندگی

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

"انس انس بیٹا کہاں ہیں آپ؟"

دور سے ملیحہ بیگم کی آواز سن کر انس خوفزدہ ہو گیا

وہ زمین پر لیٹا تھا اور اور حمانہ اس کے ساتھ وہ دونوں فلک کو تک رہے تھے

"آپ نے کل کہا تھا دوبارہ آئیں گی"

انس نے حمانہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" آپ نے اپنا وعدہ توڑ دیا"

انس نے اٹھتے ہوئے کہا

" آپ بھی ہماری اماں جیسی نکلی وہ بھی سارے وعدے توڑ دیتی ہیں"

نم آنکھوں سے انس نے حمانہ کو دیکھا ننھی حمانہ انس کی باتوں کو سمجھ نہ سکی مگر اس کے آنسوؤں کو دیکھ ضرور سکی تھی

" آپ نے ہمیں رلایا ہے ہمیں رلایا ہے"

روتے ہوئے انس دور بھاگنے لگا اور حمانہ حیرت سے اسے جاتا دیکھنے لگی

____

مجھے تھی آس بڑی کہ وعدہ تو نبھائے گا

دل کو دے گا سکوں مجھے نہ ستائے گا

ہر پل، ہر لمحہ ہر دم، ہر گھڑی

میں رہوں گا تجھ میں تو مجھ میں بیتائے گا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تیرے ساتھ کی چاہ نے مجھے آلیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

آنس کی آنکھوں سے برسنے والے باراں نے حمانہ کے دل کے ساغر میں طوفان برپا کر دیے

"آپ بھی ہماری اماں جیسی نکلی وہ بھی سارے وعدے توڑ دیتی ہیں"

انس کا جملہ اس طوفان کی موجوں کو اوج تک لے جانا لگا اور سبز گھاس پر لیٹی حمانہ آسمان پر سورج کو دیکھنے لگی جو غروب ہونے کے لیے اپنے مقام خروج کی جانب رواں تھا اس وقت نیلے اور جامنی آسمان پر سورج نارنجی گولے جیسا تھا۔ ہر روز دنیا کا چکر کاٹتے ہوئے سورج آخر کار شام میں تپ تپ کر سرخ ہو جاتا ہے زمین پر برپا حالات اس کے خون کو گرماتے ہیں یہاں تک کہ غروب آفتاب کی گھڑی وہ کوئلے جیسا سرخ ہو جاتا ہے مگر پھر نہ جانے کہاں کھو جاتا ہے شاید دنیا کے کسی کونے میں کسی ندی کے پاس بیٹھا ان سارے حالات پر افسوس کرتا ہو گا یا پھر کبھی کبھار اپنی آنکھوں سے اشک بھی بہاتا ہو گا تا کہ اپنے دل میں مچلتے خون کی سرخی کو کم کر دے اور پھر اگلے روز ایک نئی امید کے ساتھ کہ ہو سکتا ہے کہ حالات بہتر ہو جائیں پھر سے پہلی طرح شفاف دودھیا سورج فلک پر آ جاتا ہے مگر دن بیتتے ساتھ اس کا دودھیا رنگ پھر سے سرخ ہونے لگتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس رات حمانہ بھی نہیں سوئی تھی گھر کے آنگن میں بوا، دادا اور اس کے ابا کھٹر کھٹر کرتے پنکھے کی ہوا لیتے ہوئے اپنی اپنی چارپائیوں پر خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے اس پل ننھی حمانہ بھی گھر کے ایک کونے میں بیٹھی انس کے اشکوں پر غور و فکر کر رہی تھی

اگلے دن حمانہ جب بوا کے ساتھ اپنے باغ کی طرف جا رہی تھی تو اس کی قمیض ایک پودے کی ڈالی میں اٹک گئی بوا دوسری عورتوں کے ساتھ آگے چل رہی تھیں اور قریب کھیت میں سے ٹریکٹر کی آواز کے بے ہنگم شور کے باعث حمانہ کے بوا کو چلانے کی آواز بوا نہیں سن پا رہی تھی

حمانہ نے خود کو چھڑانے کی بہت کوشش کی مگر سب بے سود رہا بوا اب اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی اور درخت کی ڈالی کے ساتھ لٹکی اکیلی حمانہ مگر تھوڑی دیر بعد اس نے اپنی کمر پر کسی کا ہاتھ محسوس کیا اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے دو ہری آنکھیں دکھیں۔اس ہری آنکھوں والے وجود نے حمانہ کی کمر کو ڈالی سے الگ کیا اور حمانہ ڈالی کی گرفت سے نیچے زمین پر آ گئی اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو اس نے انس کو دیکھا جو درخت پر چڑھا ہوا تھا انس نے درخت سے چھلانگ لگائی اور نیچے حمانہ کے پاس آ گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اب جایئے یہاں سے"

انس نے اداس لہجے میں کہااور دوسری طرف چلنے لگا حمانہ کا دل اس کی اداس نگاہوں سے پسیج گیا

" انس رر کو "

حمانہ نے اسے پکارا تو جیسے انس کی جان میں جان آگئی تھی مسکراتے ہوئے نم آنکھوں سے اس نے حمانہ کو دیکھا

" میرے باغ آجاؤ وہاں کھیلتے ہیں"

" سچی"

" ہاں سچی"

حمانہ نے کہا تو انس نے گلے سے لگالیا

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب روزانہ ہی ایسا ہونے لگا ہر روز انس اور حمانہ حمانہ کے باغ میں کھیلنے لگے تھے بوا جانتی تھی کہ انس ایک طوائف ملہا بیگم کا بیٹا ہے جن کے ہاں وہ اپنے باغ کے پھول بھیجتے ہیں مگر حمانہ کے ابا کو اس بات کا نہیں پتا تھا پہلے ایک آدھ ہفتہ انہوں نے اس معاملے پر اس قدر دھیان نہیں دیا یہی سمجھ کر ٹال دیا کہ گاؤں کا کوئی بچہ ہے اور حمانہ کی اس سے دوستی ہو گئی ہو گی مگر ساتھ ساتھ ان کو تعجب بھی تھا کہ اس طرح سب سے الگ تھلگ رہنے والی حمانہ جو ہر وقت پھولوں کے پاس رہا کرتی تھی تھی اور کسی سے دوستی نہیں کرتی تھی کس طرح کسی سے دوستی کر لی لیکن ساتھ ساتھ وہ خوش بھی ہوتے تھے کہ شکر رب سوہنے کا کہ حمانہ بھی لوگوں سے گھلنے ملنے لگی ورنہ وہ سارا دن پھولوں کے پاس رہتی اٹھکیلیاں کرتی اور اپنی اماں اور کائنات کے بارے میں عجیب و غریب سوالات پوچھتی مگر جب سے حمانہ کی انس سے دوستی ہوئی تھی اس کے سوالات پہلے سے کم ہو گئے تھے اب وہ دن میں زیادہ تر وقت انس کے ساتھ کھیلتی رہتی

وہ دونوں کبھی آنکھ مچولی کھیلتے دکھائیں دیتے تو کبھی ایک دوسرے کو پکڑنے کے لیے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے دکھتے۔ کبھی پھول توڑتے دکھتے تو کبھی چہلیں کرتے دکھائی دیتے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

ابھی بھی وہ دونوں سورج مکھی کے پودے کی سبز ڈالیوں کے پاس بیٹھے چہلیں کرنے میں مصروف تھے اور حمانہ کے ابا قریب رات کی رانی کے پھولوں کو چننے میں مصروف تھے

بعض اوقات حمانہ کے ابا نظر بچا کر ان دونوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتے اور حمانہ کے چہرے کی رونق اور سکون دیکھ کر خوش ہوتے

" خواجہ جی"

کسی کی آواز پیچھے سے سنائی دی تو حمانہ کے ابا نے پیچھے مڑ کر دیکھا ساڑھی میں ملبوس چہرہ سنگھار سے بھرپور پیروں میں پائیل دیکھ کر خواجہ جی سمجھ گئے کہ یہ طوائف ہے

" جی آپ کو ملہا جی نے بھیجا ہے"

خواجہ دین محمد نے اس طوائف کا سر تا پا معائنہ کرتے ہوئے کہا

" جی ہم رات کی رانی کے پھول لینے آئے ہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس طوائف نے تفصیل بتائی

حمانہ کے ابا سے بات کرتے ہوئے وہ طوائف ادھر ادھر بھی دیکھ رہی تھی

" ٹھہریے میں گٹھڑی باندھ دوں"

خواجہ جی جھکے اوور گٹھڑی باندھنے لگے جبکہ اس طوائف کی نظر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حمانہ اور انس پر پڑی

" یہ تو ملہا بیگم کے صاحبزادے ہیں"

وہ طوائف بڑبڑائی اور حمانہ اور انس کی طرف گئی خواجہ جی نے بھی طوائف کی بات سنی تو عجیب سی ہلچل دل میں لیے اس کے پیچھے گئے

" انس صاحب زادے جی"

وہ طوائف انس کے قریب پہنچ کر چلائی تو حمانہ کے بال کھینچتا ہوا ننھا انس ڈر گیا اور اپنا چہرہ آگے کی طرف کیا تو اس طوائف کو دیکھ کر سہم گیا

" آپ کو اس وقت اپنے آرام گاہ میں ہونا چاہیے تھا"

طوائف نے قدرے حیرانگی سے کہا

مگر آپ یہاں کیسے ؟؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملہابیگم کہہ رہی تھیں کہ آپ اپنی آرام گاہ میں ہیں اور آپ یہاں ہیں۔۔۔

" ملہاجی کو بنا بتائے چوری چھپے

اس طوائف نے انس کا کان پکڑ لیا تو حمانہ کا چہرے کا رنگ پھیکا پڑنے لگا

"آہ"

انس چلایا تو حمانہ نے آنکھیں میٹ لیں

" چلیے یہاں سے"

طوائف نے انس کو گھسیٹا تو انس نے نم نگاہوں سے حمانہ کو دیکھا اور حمانہ نے بھی انس کو حمانہ نے انس کو کھینچنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا مگر طوائف نے اسے اس قدر زور سے کھینچا تھا کہ انس کا ہاتھ حمانہ کے ہاتھ سے پھسلتا ہوا چلا گیا اور حمانہ سوائے آنسو بہائے انس کو خود سے دور جاتا دیکھنے کے سوا کچھ نہ کر سکی اور انس بھی یہی کر رہا تھا خواجہ جی کاٹ کھانے والی نگاہوں سے انس کو جاتا اور حمانہ کو دیکھ رہے تھے طوائف نے گٹھڑی اٹھائی اور باغ کی حدود سے انس کو کھینچتی ہوئی باہر نکل گئی اور حمانہ ہاتھ ملتی رہ گئی اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے بال کھینچ رہا ہے اس نے دیکھا یہ اس کے ابا تھے جو اسے کھینچ رہے تھے

"حمانہ منع کیا تھا آپ کو ملہا بیگم اور ان کے بیٹے کے پاس رہنے کو۔۔۔"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر حمانہ نے کوئی جواب نہ دیا

"آج کے بعد آپ ملہا بیگم کے بیٹے سے کچھی نہج ملو گی سمجھیں۔۔۔ "

خواجہ جی نے کہا اور زمین پر پڑی درانتی اٹھا کر کیاری کی صفائی کرنے لگے جبکہ حمانہ اشک بہاتی اسی طرف دیکھ رہی تھی جہاں وہ طوائف انس کو کھینچ کر لے گئی تھی

مجھے ہر پل دیکھ رہا ہے میرا خدا

اور جانتا ہے وہ میری وفا

میں نے مانگا تجھے میری ہر اک دعا

پھر کیوں ہو رہا ہے تو مجھ سے جدا

بچھڑنا ہی تھا تو پھر کیوں ملا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وقت گزرتا گیا اور زندگی آگے بڑھنے لگی تھی وقت کا یہ دھارا کبھی نہیں رکتا وقت جھرنے کی طرح ہوتا ہے کہ جب کوئی اس کے بہاؤ میں آجائے تو وہ اس جھرنے کی روانی اور بہاؤ کے ساتھ بہتا ہی چلا جاتا ہے چاہے لاکھ کوشش کرلے خود کو اس سے چھڑانے کی یا واپس پلٹ جانے کی یا پھر خود کو ایک جگہ ساکت رکھنے مگر سب بے کار رہتا ہے

بارہ سالہ حمانہ اب بڑی ہو گئی تھی اب وہ سولہ سال کی ہو گئی تھی پہلے سے بھی زیادہ خوبرو اور حسین دکھنے لگی تھی اور نارنجی رنگ کی فراک اسے مزید نکھار رہی تھی نارنجی فراک پہنے سورج کی بلائیں لیتی ہاتھ میں روٹی کا ڈبہ پکڑے سر پر چنگیری رکھے وہ چہکتی ہوئی کھیتوں کے درمیان بنی پگڈنڈی پر چل رہی تھی وہ اپنے ابا کو کھانے دینے جا رہی تھی کہ اسے احساس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے ہے اس نے مڑ کے دیکھا تو خالی پگڈنڈی اس کو منہ چڑا رہی تھی اپنا وہم سمجھ کر وہ پھر چلنے لگی تپتی دوپہر میں وہ مزید تیز قدم اٹھانے لگی مگر اگلے ہی لمحے اسے احساس ہوا کہ کسی نے اسے جکڑ رکھا تھا تین نقاب پوش تھے یہ

" چچ چھوڑو مجھے "

حمانہ چلائی مگر کسی نے اس کی بات نہ سنی اور وہ نقاب پوش اسے کھینچتے ہوئے لے کھیتوں کی طرف لے جانے لگے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے یہ آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر ٹپ ٹپ کافی کے مگ میں گر رہے تھے اور لا متناہی آنسوؤں کے دھارے نے نہ صرف اس کے سامنے کافی کارنر میں بیٹھے اچل شیرازی کے دل میں تلاطم پیدا کر دیے بلکہ اس کافی کے مگ میں بھی آنسوؤں سے بھر جانے کی وجہ سے کافی باہر کو ابلنے لگی تھی۔۔۔جب برتن بھر جائے تو پھر برتن میں

موجود پانی باہر آجاتا ہے ایسے ہی جب دل زخموں سے چور ہو جائے پھر آنکھیں ابلنے لگتیں ہیں

میں قسمت دی ماری ہوئی

میں حالات تو عاری ہوئی

میرا نصیب تھا خوبرو

میری زندگی تھی سنواری ہوئی

پھر زیست نے مجھے ہر غم دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

حمانہ کی چیخ و پکار سے بے نیاز وہ نقاب پوش حمانہ کی فراک کی طرف ہاتھ بڑھا رہے تھے لیکن جو نہی ان میں سے ایک کا ہاتھ حمانہ کے جسم کو لگا اس کے منہ سے آہ کی آواز آئی کسی نے اس کی آنکھ میں لیموں کا رس چھڑک دیا تھا باقی دونوں نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ سترہ سال کا ایک خوبرو نوجوان لڑکا تھا شیروانی میں ملبوس تھا اور ان تینوں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"انس"

حمانہ نے جب اس کی طرف دیکھا تو بڑبڑائی

تھم جاتا ہے وقت رک جاتی ہے گھڑی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جس گھڑی تو میرے روبرو ہو کھڑی

میرا انگ انگ پھر ہے جھومتا

رقص کرتی ہے پھر میری زندگی

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

" حمانہ ادھر آیئے میرے پاس آیئے"

انس نے حمانہ کو پکارا مگر باقی دو نقاب پوشوں نے اسے جھکڑ لیا تو انس نے اپنی شیروانی کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا اور جب باہر نکالا تو دونوں ہاتھ میں ایک زنجیر تھی اور وہ اپنے ہاتھ گول گول گھماتا ہوا ان آدمیوں میں سے ایک کی کمر کے پاس لایا اور زور سے زنجیر ماری

" آہ"

وہ چلایا مگر دوسرے نے انس کو پیچھے سے پکڑنا چاہا مگر انس نے حمانہ کا ہاتھ زور سے جھکڑ لیا اور دونوں پھرتی سے بھاگنے لگے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب تک لیموں سے متاثرہ شخص بھی بحال ہو گیا تھا اور وہ تینوں حمانہ اور انس کے پیچھے بھاگنے لگے مگر انس حمانہ کو اس قدر تیزی سے بھگا رہا تھا کہ وہ یک دم ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے

میں واروں تجھ پہ جان اپنی

میں نثار دوں تجھ پہ شان اپنی

تجھے دیکھوں تو خود کو میں بھولوں

تجھ میں تلاشوں میں پہچان اپنی

ایسا رنگ ترا مجھ کو چڑھیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

کوئی انسان چاہے جتنا بھی سست رفتار کیوں نہ ہو جب جان پر بنتی ہے تو اس طرح تیز بھاگتا ہے جیسے کوئی اونٹ صحرا میں اور اس وقت اگر اس کی کسی دوڑ کے کھلاڑی سے دوڑ کرالی جائے تو امید ہے جیت بھی جائے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیونکہ اپنی زندگی پر سمجھوتہ کرنا انسان کی فطرت کے خلاف ہے وہ ہر ممکن کوشش کر کے اپنے آپ کو بچا ضرور لیتا ہے

اور صرف انسان ہی نہیں تمام جانور بھی کبھی ہرن کو دیکھا ہے جب شیر یا چیتا اس کے پیچھے اس کا شکار کرنے کو دوڑ رہا ہو تو اس وقت وہ ہرن جنگل کا سب سے تیز رفتار جانور بن جاتا ہے

کھیتوں میں کھینچے جانے کی وجہ سے حمانہ کے ہاتھ کسی چیز سے رگڑ کھا کر زخمی ہو گئے تھے۔۔انس نے اپنی شیروانی کے آگے سے تھوڑا سا حصہ پھاڑا اور حمانہ کی پٹی کرنے لگا مگر حمانہ بالکل ساکت بیٹھی انس کو دیکھ رہی تھی وہ دونوں ندی کے کنارے بیٹھے تھے

____

تھم جاتا ہے وقت رک جاتی ہے گھڑی

جس گھڑی تو میرے روبرو ہو کھڑی

میرا انگ انگ پھر ہے جھومتا

رقص کرتی ہے پھر میری زندگی

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

اور وہ ان بدنعاشوں سے کافی دور آ گئے تھے۔ حمانہ بالکل ساکت تھی کچھ نہیں بول رہی تھی صرف انس کو تکے جا رہی تھی

"آپ بھی ہماری اماں جیسی نکلی وہ بھی سارے وعدے توڑ دیتی ہیں"

"آپ نے ہمیں رلایا ہے ہمیں رلایا ہے"

انس کے الفاظ گھڑی کے گھڑیال کی طرح اس کے کانوں پر برس رہے تھے انس خاموش حمانہ کی پٹی کرنے میں مصروف تھا مگر ماضی اپنی تلخ زبان بول رہا تھا جس کو حمانہ کا ذہن برداشت نہیں کر پا رہا تھا

"آج کے بعد آپ ملہا بیگم کے بیٹے سے کبھی نہ ملو گی"

پھر اپنے ابا کی بات کانوں میں گونجی مگر اسی پل وہ منظر آنکھوں میں گھومنے لگا جب وہ اوباش لڑکے حمانہ کو اٹھا رہے تھے تو کس قدر جواں مردی سے انس نے اسے بچایا

حمانہ کے چہرے کے تیور بدلتے جا رہے تھے جسے پٹی کرتا ہوا انس بخوبی دیکھ رہا تھا

"درد کم ہوا کیا؟؟؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس نے گرہ باندھتے ہوئے کہا

" ہاں درد کم ہو گیا"

حمانہ نے بوجھل انداز سے کہا

" لہجہ بتاتا ہے کہ شاید درد ابھی بھی باقی ہے"

انس نے حمانہ کا لہجہ بھانپتے ہوئے کہا

" ہاں مگر یہ درد اس خراش کا درد نہیں ہے یہ درد کوئی اور ہے"

فطرت کی گود میں کھیلتی تھی میں

بادِ صبا کے آنچل میں رہتی تھی میں

ہوا کے دوش میں میرا دیس تھا

پھولوں کی آغوش میں جھولتی تھی میں

بادِ صرصر نے جسے اجاڑ دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

ـــــــــــــــــ

حمانہ نے ذہن میں سوچا اور انس کی طرف بناوٹی انداز سے مسکرائی

نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں"

" مجھے بچانے کے لیے شکریہ

حمانہ نے اٹھتے ہوئے کہا

"دوستوں کو شکریہ نہیں کہا جاتا وہ دوست کی کیا جس کی جانثاری شکریے کہ محتاج ہو"

انس نے اداس لہجے سے کہا

" مجھے لگتا ہے چار سال پہلے کے واقعے کی وجہ سے آپ ناراض ہی"

انس نے حمانہ سے پوچھا

" نہیں میں ناراض نہیں ہوں وہ دوست ہی کیا جو اپنے دوست سے ناراض ہو جائے"

" اس کا مطلب آپ آج بھی مجھے اپنا دوست سمجھتی ہیں حمانہ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے سمجھنے یانہ سمجھنے سے کیاہو گامیرے اباجھے آپ سے کبھی ملنے نہیں دیں گے اور ویسے بھی اب ہم"

" عمر بلوغت کو پہنچنے کو ہیں اس لیے ہمارایوں ملنا معیوب تصور ہو گا

میں جانتاہوں حمانہ جی مگر آج تک سوائے آپ کے کسی نے مجھ سے دوستی نہیں کی میری اماں یوں تو مجھے"

دنیاکی ہر آسائش فراہم کرتی ہیں مگر مجال ہے انہوں نے مجھے کبھی گلے سے لگایاہو پیار کیا ہو وہ مجھے دیکھنا بھی

" گوارا نہیں کرتی اور یہ دنیا کے لوگ مجھ سے نظریں چراتے ہیں

میرے اباکو لے لیجیے ان کو بھی تو میرا اُپ سے ملنا پسند نہیں انس چلے جایئے میں نہیں چاہتی چار سال پہلے"

کی طرح آپ کی عزت نفس پھر سے مجروح ہو

" لیکن ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں انس

"جی پوچھیے"

انس نے کہاجبکہ آنسو اس کی نگاہوں سے نکل رہے تھے وہ دونوں ندی کے کنارے کھڑے تھے اور سورج

کی کرنیں ان دونوں کے سامنے ندی کے پانی میں پڑتی اور اس سے منعکس ہو کر ان دونوں کے چہرے پر

بکھرتی گویا ایک ماں کی طرح ان کو دلاسہ دے رہی ہو

ایسا کیوں ہے؟! ایسا کیوں ہے کہ میرے ابا اور سب لوگ یہاں تک کہ آپ کی اماں بھی آپ سے نفرت"

"کرتی ہیں ایسا کیوں ہے کہ میرے ابا کو میرا آپ سے اور اُپ کی اماں سے ملنا ناپسند ہے؟؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ نے گہری سانس لی

حمانہ اس کا جواب میں اُپ کو نہیں دے پاؤں گا لیکن وقت آنے پر آپ کو ان سب باتوں کا جواب مل جائے گا مجھے بھی ان باتوں کا جواب معلوم نہ تھا مگر وقت کے آندھیاؤں کی زد میں آیا بحری جہاز اگر واپس سلامت بچ بھی جائے اس میں خلا ضرور پڑ جاتے ہیں مجھے بھی جب اس حقیقت کا احساس ہوا میرا دل بھی ٹوٹ کر بکھر نے گیا صرف اتنا ضرور کہوں گا کہ میری غلطی یہ ہے کہ میں ایک طوائف کا بیٹا ہوں اور اس " دنیا کی ساری غلاظت طوائف کے بدن میں ہوتی ہے اور میں بھی اسی غلاظت کا ایک پھل ہوں

انس ندی کے رواں پانی کی طرف دیکھ کر روانی سے بول رہا تھا مگر حمانہ آنکھ پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی

انس کی کچھ باتوں کی اسے سمجھ لگ رہی تھی مگر کچھ وہ صمم بکم ہو کر سن رہی تھی

اپنی بات ختم کر کے انس حمانہ سے دور دوڑنے لگا

دوڑتے ہوئے وہ یہ کہہ رہا تھا

ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں گے حمانہ ہمیشہ اُپ کے ساتھ ۔۔۔ آپ نہیں ہوں گے لیکن پھر آپ کے " ساتھ ہوں گے جب بھی آپ کو مشکل درپیش ہو گی ہم حاضر ہوں گے "

انس کہتا ہوا بنا پیچھے دیکھے دور رہا تھا سو رحمانہ حیرت کا بت بنے اسے جاتا دیکھ رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اے خدا مجھے اتنا بتا

کیوں کیا مجھے اس سے جدا

ہم نے تو عمر بھر ساتھ کا

ایک دوجے سے تھا وعدہ کیا

خواہش ٹوٹی ہر اک میری

دل میں میرے کہرام مچا

مضطرب تھا بہت میں وقت جدائی

آنکھوں میں اشک اور دل تھا تڑپا

پھر سے ملیں گے اگلے جنم

ہم کو خدا نے گر پیدا کیا

....

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زندگی جتنی سادہ اور پر سکون دکھائی دیتی ہے یہ اتنی سادہ نہیں ہوتی۔ یہ زندگی تو انواع واقسام کی پیچیدگیوں کا گڑھ ہے اس کی سادگی جو دکھائی دیتی ہے وہ بھی اس کی پیچیدگیوں میں سے ایک ہے انہی پیچیدگیوں سے لڑنے اور ان میں موجود رازوں کی گرا کھولنے میں انسان کو عمر لگ جاتی ہے مگر یہ کم بخت زندگی اسے خود میں دھنساتی چلی جاتی ہے جوں جوں عمر اور وقت گزرتا ہے انساں زندگی کی پیچیدہ دلدل میں دھنستہ چلا جاتا ہے ہر روز حمانہ بھی انہی پیچیدگیوں میں دھنسنے لگی تھی خود کو ان سے باہر نکالنے کی ہر کوشش ناکام ہو جاتی

فطرت کی گود میں کھیلتی تھی میں

بادصبا کے آنچل میں رہتی تھی میں

ہوا کے دوش میں میرا دیس تھا

پھولوں کی آغوش میں جھولتی تھی میں

باد صرصر نے جسے اجاڑ دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس کی باتیں اسے پریشان کرنے لگی تھی ہر وقت پھولوں کے ساتھ کھیلنے والی اور فطرت سے اٹھکیلیاں کرنے والی حمانہ بہت خاموش رہتی تھی

ابھی وہ گھر کے آنگن میں پینگ پر جھولا جھول رہی تھی ٹپ ٹپ ساون کی بارش فلک سے زمین پر گرتی اور پھر زمین اسے پی جاتی سورج کی گرمی سے زمین پیاسی ہو جاتی ہے اسی لیے ساون کا سارا پانی پی جاتی ہے پینگ پر بیٹھے بارش کے قطروں کو زمین پر گرتے اور ان کو غائب ہوتا حمانہ کی توجہ کھینچ رہا تھا

انسان کا دل بھی اس زمین کی طرح پیاسا ہوتا ہے حالات کی تشنگی اسے پیاسا بنا دیتی ہے جب اس کی آرزوئیں اپنے منطق تک نہیں پہنچ پاتی تو اس کا دل اس آہ سے تپ جاتا ہے مگر پھر جیسے زمین بارش کے قطرے پی جاتی ہے دل بھی ان ساری خواہشوں کو پی جاتا ہے

جب خواہشات پوری نہیں ہو پاتی تو دل اپنی پیاس بجھانے کے لیے ان خواہشات کو ہی پی جاتا ہے

سائیں سائیں کرتی ہوا بارش کے قطروں کو اکٹھا کر کے لاتی اور حمانہ کے منہ پھر زور دار دباؤ سے دے مارتی اوپر فلک سے بارش گرنے اور ساتھ ساتھ ہوا کے ساتھ سے بارش کے اس پر نچھاور ہونے سے حمانہ کافی بھیگ گئی تھی وہ چپ چاپ پینگ سے اٹھی اور آنگن سے اندر اپنے کچے مکان کو جانے لگی

👰🧒🤵👤✍️

" موئے مائے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گائے موئے موئے کر رہی تھی اور حمانہ اسے چارہ ڈال رہی تھی۔شام کی سرخی سارے فلک کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے تھی

اور اس گلابی سرخی میں حمانہ کا چہرہ اور بھی اداس لگ رہا تھا

میری غلطی یہ ہے کہ میں ایک طوائف کا بیٹا ہوں اور اس دنیا کی ساری غلاظت طوائف کے بدن میں ہوتی ہے اور میں بھی اسی غلاظت کا ایک پھل ہوں "

ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں گے حمانہ ہمیشہ اُپ کے ساتھ۔۔۔آپ نہیں ہوں گے لیکن پھر آپ کے ساتھ ہوں گے جب بھی آپ کو مشکل در پیش ہو گی ہم حاضر ہوں گے "

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اے خدا مجھے اتنا بتا

کیوں کیا مجھے اس سے جدا

ہم نے تو عمر بھر ساتھ کا

ایک دوجے سے تھا وعدہ کیا

خواہش ٹوٹی ہر اک میری

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دل میں میرے کہرام مچا

مضطرب تھا بہت میں وقت جدائی

آنکھوں میں اشک اور دل تھا تڑپا

پھر سے ملیں گے اگلے جنم

ہم کو خدا نے گر پیدا کیا

گائے کو چارہ ڈالتے ہوئے اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات تھے دو دن ہو چکے تھے اس واقعے کو مگر اس کا اثر اس کے ذہن سے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

"آپ بھی ہماری اماں جیسی نکلی وہ بھی سارے وعدے توڑ دیتی ہے"

ماضی پھر سے حمانہ کے ذہن پر دستک دینے لگا تھا

اس وقت بھی میں نے انس کو تکلیف دی اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے دیکھے تھے اور آج بھی اسے مجھ سے ایک اچھی دوست کہ توقع تھی جس کو میں پورا نہیں کر سکی نہیں نہی میں وقت کی اس تشنگی کے آگے گھٹنے نہیں ٹیک سکتی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چارے والا برتن زمین پر رکھا اور درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

" میں انس کے لیے ایک اچھی دوست بن سکتی ہوں"

حمانہ نے خود سے سوال کیا اور اپنے آپ سے اس کا جواب تلاش کرنے لگی

" ہاں میں اسے ایک دوست کا سہارا دے سکتی ہوں میں دوستی کروں گی انس سے میں کروں گی"

حمانہ اٹھ کھڑی ہوئی

" اس نے اپنی جان پر کھیل کر مجھے بچایا میں اس سے دوستی ضرور کروں گی"

پھر حمانہ ڈوبتے سورج کو دیکھنے لگی جو اسے کل ایک اچھی اور نئی صبح کی امید دے رہا تھا اس وقت حمانہ کے چہرہ پر بے انتہا سکون تھا

....

لاکھ جتن کر لے زمانہ ہمیں جدا کرنے کو

مگر دل سے بندھا دھاگا کچا کہاں ہوتا ہے

میلوں دور رہ کر بھی قریب ہیں ایسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جسم جیسے روح سے بندھا ہوتا ہے

تیرے عشق کے حصار میں میں خود کو پرو دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

🖋👤👲👦👧

"تھپ تھپ"

روٹیوں کو ہاتھوں پر تھپتھپاتے ہوئے بوا ان کو سامنے پڑی بھٹی پر ڈال رہی تھی اور پھر ان کو الٹاتی۔۔ بھٹی سے دھواں اندھا دھند نکل کر فضا میں پھیل رہا تھا۔۔ جب لکڑی جلی نہیں ہوتی تو وہ کبھی بھی روشنی اور حرارت کے لیے استعمال نہیں ہو سکتی مگر جب اسے جلایا جاتا ہے تو اس میں سے دھواں نکلتا ہے اور وہ جل کر حرارت دیتی ہے تنقیدا یہ کہا جا سکتا ہے کہ دھواں ہی وہ شیطانی قوت تھی یا منفی رویہ تھا جو لکڑی کو جلنے سے روک رہا تھا جو نہی دھواں نکلا لکڑی حرارت اور روشنی کے حصول کے لیے استعمال کی جانے لگی حمانہ چارپائی پر بیٹھی بوا کو روٹیاں پکاتے دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی

وہ بھی مکمل فکر مند تھی کیونکہ آج اسے کچھ ادھورے کام نمٹانے تھے اس کے اندر کا خوف یعنی دھواں نکل چکا تھا اب کسی بھی قسم کی منفی قوت اسے چمکنے سے نہیں روک سکتی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بوا کنیز باجی کے ہاں سے مرچیں لے کے آتی ہوں چپاتی کھا کے"

" میں تیری روٹی پر مکھن لگا دوں پھر لسی کے ساتھ کھائی"

بوا نے ایک روٹی اتاری اور دوسری چڑھانے لگی

"ٹھیک ہے بوا میں چنگیری لائی"

حمانہ چنگیری لانے کے لیے اندر جانے لگی

کنیز باجی کے ہاں جانے کے بہانے حمانہ ملہا بیگم کے حویلی کی طرف چلنے لگی آج اس کا ارادہ تھا انس سے ملنے کا آج اسے انس سے ملنا تھا آج اسے ایک ادھورا کام نمٹانا تھا

حویلی کے باہر ہی اسے انس مل گیا جو باہر گھاس میں لیٹا تھا اور فلک کو تک رہا تھا حمانہ دور سے ہی اسے پکارتی ہوئی اس کی طرف دوڑی انس جو کہ گھاس پر لیٹا تھا اس نے دور سے ہی حمانہ کی آہٹ پہچان لی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دور سے آتی حمانہ جو دیکھنے لگا حمانہ دوڑتی ہوئی انس کے پاس آئی جس کی آنکھوں میں حیرت کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے تھے

"حح حمانہ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیرت انگیزی سے وہ بڑبڑایا

فضاؤں کی لمس کی رت بدل گئی ہے

خزاؤں میں لیے میرے بہار سجی ہے

عجب رنگینیوں میں دکھنے لگا ہے جہاں

جب سے مجھے تیری صورت دکھی ہے

محبت نے تری بنا دیا سب نیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

انس مجھے معاف کردیں آپ مجھے معاف کردیں اس ساری دنیا میں دوستی کے لیے آپ کو صرف ایک "
شخص ملا میں اور میں بھی آپ کی دوستی قبول کرنے سے انکار کردیا نہیں انس میں اتنی ظالم نہیں ہوسکتی آج
" میں آپ سے کہتی ہوں کیا آپ مجھ سے دوستی کروگے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس اس اچانک بدلے رویے پر بہت حیران ہو رہا تھا اس کے چہرے کے تیور اس کے ذہن میں موجود پر اسراریت کا پتا دیتے تھے

"بالکل حمانہ"

انس نے اپنا ہاتھ فضا میں بڑھایا تو حمانہ نے اپنا اپنا ہاتھ بڑھا کر جھٹ سے انس کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھنے لے لے

اور پھر آگے بڑھ کر سولہ سالہ حمانہ نے انس کو گلے سے لگا لیا حمانہ کے گلے لگ کر انس کو بہت سکون ملا اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی ساری دنیا اسے پہلے سے رنگین اور خوبصورت محسوس ہو رہی تھی۔

____

تھم جاتا ہے وقت رک جاتی ہے گھڑی

جس گھڑی تو میرے روبرو ہو کھڑی

میرا انگ انگ پھر ہے جھومتا

رقص کرتی ہے پھر میری زندگی

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

~~~~~~~~~~~~~

👰🤵👲👤✍

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

"قبول ہے"

مولوی صاحب نے چادر کے نیچے چھپے چہرے سے پوچھا تو

مدھم سے آواز آئی

تو اس چادر اوڑھی دوشیزہ کے پاس بیٹھی شیروانی میں ملبوس لڑکے کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکان آگئی

"نوجوان کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

مولوی صاحب نے پوچھا تو اس نوجوان نے چہرے پر انتہائی اور جوش اور جذبہ بھر کر کہا

" قبول ہے"

پھر مولوی صاحب نے نکاح والا رجسٹر باری باری دونوں کو دیا اور وہ دونوں دستخط کرنے لگے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel
~~~~~~~~~~~~~

ایسا رنگ ترا مجھ کو چڑھیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

اور پھر مولوی صاحب نے اپنے دستخط کیے اور پاس کھڑے تین آدمیوں سے گواہ کے طور پر ستخط کروانے لگے

پھر مولوی صاحب اٹھ کر چلے گئے اور گواہ لوگ بھی چلے گئے وہاں اس کمرے میں صرف دلہن اور دلہارہ گئے تھے

سب کے جانے کے بعد نوجوان نے چادر کے نیچے چھپی دلہن کو دیکھا

"مجھے تو دیکھائے کہ میری دلہن کیسی ہے؟؟"

"گھونگھٹ اٹھایئے اور دیکھ لیجیے بلو کہ آپ کی دلہن کیسی ہے؟"

"اٹھالوں کیا گھونگھٹ؟؟"

" اٹھالیجیے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو بلو گھونگھٹ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھانے لگا

🎤👤🕵👦👰

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

"قبول ہے"

مولوی صاحب نے چادر کے نیچے چھپے چہرے سے پوچھا تو

مدھم سے آواز آئی

تو اس چادر اوڑھی دوشیزہ کے پاس بیٹھی شیر وانی میں ملبوس لڑکے کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکان آگئی

"نوجوان کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

مولوی صاحب نے پوچھا تو اس نوجوان نے چہرے پر انتہائی اور جوش اور جذبہ بھر کر کہا

" قبول ہے"

پھر مولوی صاحب نے نکاح والا رجسٹر باری باری دونوں کو دیا اور وہ دونوں دستخط کرنے لگے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایسا رنگ ترا مجھ کو چڑھیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

اور پھر مولوی صاحب نے اپنے دستخط کیے اور پاس کھڑے تین آدمیوں سے گواہ کے طور پر سنخط کروانے لگے

پھر مولوی صاحب اٹھ کر چلے گئے اور گواہ لوگ بھی چلے گئے وہاں اس کمرے میں صرف دلہن اور دلہا رہ گئے تھے

سب کے جانے کے بعد نوجوان نے چادر کے نیچے چھپی دلہن کو دیکھا

"مجھے تو دیکھائے کہ میری دلہن کیسی ہے؟؟"

"گھونگھٹ اٹھائیے اور دیکھ لیجیے بلو کہ آپ کی دلہن کیسی ہے؟"

"اٹھالوں کیا گھونگھٹ؟؟"

" اٹھا لیجیے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو بلو گھونگھٹ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھانے لگا

عین اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی پری کی طرف بڑھتے بلو کے ہاتھ رک گئے

" میں دروازہ کھول کر آتا ہوں"

بلو دروازہ کھولنے چلا گیا

جب کافی دیر تک بلو واپس نہ آیا تو پری کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا

👰👲🕵👤✍

کنیز باجی کے ہاں جانے کے بہانے حمانہ ملہا بیگم کے حویلی کی طرف چلنے لگی آج اس کا ارادہ تھا انس سے ملنے کا آج اسے انس سے ملنا تھا آج اسے ایک ادھورا کام نمٹانا تھا

حویلی کے باہر ہی اسے انس مل گیا جو باہر گھاس میں لیٹا تھا اور فلک کو تک رہا تھا حمانہ دور سے ہی اسے پکارتی ہوئی اس کی طرف دوڑی انس جو کہ گھاس پر لیٹا تھا اس نے دور سے ہی حمانہ کی آہٹ پہچان لی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دور سے آتی حمانہ جو دیکھنے لگا حمانہ دوڑتی ہوئی انس کے پاس آئی جس کی آنکھوں میں حیرت کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"حرحمانہ "

حیرت انگیز ی سے وہ بڑبڑایا

Page | 92

فضاؤں کی لمس کی رت بدل گئی ہے

خزاؤں میں لیے میرے بہار سجی ہے

عجب رنگینیوں میں دکھنے لگا ہے جہاں

جب سے مجھے تیری صورت دکھی ہے

محبت نے تری بنادیا سب نیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

انس مجھے معاف کردیں آپ مجھے معاف کردیں اس ساری دنیامیں دوستی کے لیے آپ کو صرف ایک "

شخص ملا میں اور میں بھی آپ کی دوستی قبول کرنے سے انکار کردیا نہیں انس میں اتنی ظالم نہیں ہوسکتی آج

" میں آپ سے کہتی ہوں کیا آپ مجھ سے دوستی کروگے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس اس اچانک بدلے رویے پر بہت حیران ہو رہا تھا اس کے چہرے کے تیور اس کے ذہن میں موجود

پراسراریت کا پتا دیتے تھے

"بالکل حمانہ"

انس نے اپنا ہاتھ فضا میں بڑھایا تو حمانہ نے اپنا اپنا ہاتھ بڑھا کر جھٹ سے انس کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ دونوں ایک

دوسرے کی آنکھوں میں دیکھنے لے ے

اور پھر آگے بڑھ کر سولہ سالہ حمانہ نے انس کو گلے سے لگا لیا حمانہ کے گلے لگ کر انس کو بہت سکون ملا اس

نے ارد گرد نگاہ دوڑائی ساری دنیا اسے پہلے سے رنگین اور خوبصورت محسوس ہو رہی تھی۔

تھم جاتا ہے وقت رک جاتی ہے گھڑی

جس گھڑی تو میرے روبرو ہو کھڑی

میرا انگ انگ پھر ہے جھومتا

رقص کرتی ہے پھر میری زندگی

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

ہر طرف اسے ہمنوائی کا ایک عجیب سا سایہ دکھائی دے رہا تھا اس نے آسمان کو دیکھا نیلا آسمان سترنگی جھلک خود میں پروئے ہوئے تھا اور جو بادل تھے وہ کشتیاں تھیں جو سترنگی پیار کے سمندر میں تیر رہی تھیں اور انس ان کو تکے جا رہا تھا

پھر وہ اپنی نگاہوں کو فلک کے سترنگی پردے کی سطح سے نیچے لایا ہر طرف ہرا سبزہ لہلا کر اسے کامیابی کی بدائیاں دے رہا تھا

اور باد ترش بھی آج بہاراں بن گئی تھی اور فضا کی رنگینیوں سے ٹپک ٹپک کر ان دونوں کا طواف کر رہی تھی فلک سے نور برس رہا تھا ستارے خوشی کے شادیانے بجا بجا کر مسرت کا اظہار کر رہے تھے اور شاہ خاور بھی انس کو سلام کر رہا تھا

اور انس آج خود کو اس ساری کائنات کا سب سے خوش نصیب انسان سمجھ رہا تھا کیونکہ آج اس کے لیے ایک نئے رشتے یعنی دوستی کا آغاز ہوا تھا اور یہ دوستی اس قدر خوبصورت رشتہ ہے کہ شاید ہی اس جیسا کوئی رشتہ ہو اس رشتے کا آغاز محض اتفاقیہ ہوتا ہے مگر پھر یہی آغاز ہمیں خود میں ڈبونے لگتا ہے اور ہم بھی کسی مچھلی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے اس ساغر میں ڈوبنے لگتے ہیں آغاز بہت ہی رنگین ہوتا ہے اپنے دوست کی ہر ادا پر رشک کیا جاتا ہے اور پھر وہ وقت بھی آتا ہے جب یہ دوستی کا رشتہ محبت میں سمونے لگتا ہے تو اس خوبصورت رشتے کا حسن مزید دوبالا ہو جاتا ہے جب ہر وقت کسی کا ساتھ آپ کے ساتھ ہو تو پوری کائنات بھول جاتی اور ہر جانب ایک چہرہ خاص ہمیں دکھائی دیتا ہے ایسا لگتا ہے کہ یہ زمین سورج چاند ستارے اور کائنات کا ہر ذرہ ہمیں ہمارا محبوب دکھتا ہے پھر یہ رنگ و بو یہ گل اور سبزے ستارے اور کہکشاں ہمارے لیے اپنی رنگینی کھو دیتے ہیں اور ہمارا ذہن ان سب کو ایک نیا آہنگ دیتا ہے اور اس کائنات کا نظریہ ہمارے لیے بالکل بدل سا جاتا ہے وہ حسین یادیں جو ہم اپنے محبوب کے ساتھ بیتاتے ہیں اس کی غیر موجودگی میں بھی ہمیں ان کا احساس ہوتا ہے

وہ لمحہ جب آپ اپنے محبوب کی بانہوں میں ہوتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے یہ ساری دنیا یہ سبزہ یہ ہریالی لہلہاتی فصلیں خوبرو مکان نیلا آسمان چہکتے پرندے چمکتے تارے اور ان سے بھی اوپر موجود طارق اور ثاقب اور سمندر کی گہرائیوں میں مچھلیاں اور سبز طحالب سب ہمیں ساتھ دیکھ خوش ہو رہے ہیں

اور اس لمحے آپ کا دل اچھل رہا ہوتا ہے جیسے کہ وہ ایک کشتی ہو جو سمندر کی آزاد اور نہ ختم ہونے والی سطح پر تیر رہی ہو اچھل رہی ہو یا ایک پرندہ کو کہ اس کائنات کی لا محدود اور بے کنار افضاؤں میں چہچہا رہا ہو جھوم رہا ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس اور حمانہ کی زندگی میں بھی ایسا ہی فصل بہاراں آگیا تھا دوستی کا وہ رشتہ جس کا آغاز محض اتفاقیہ تھا مگر اب وہ محبت اور پریم کے اٹوٹ بندھن میں بدل گیا تھا

ایک نہ ختم ہونے والے رشتے کا آغاز ہو چکا تھا جس کی تسبیح ہر صبح شام اور رات انس اور حمانہ پڑھتے دکھائی دیتے تھے ایک ایسا بے وجود رشتہ جس نے دو وجودوں کو ملا دیا تھا کہ الگ ہو کر بھی محسوس ہوتا کہ وہ ساتھ ہیں شاید یہ ایک نہ دکھنے والی دوڑ تھی جو ایک کے دل سے نکل کر دوسرے کے دل سے بندھی تھی یہ قوت یہ دوڑ محبت کی خوبصورت دوڑ تھی جس نے ان دونوں کے دلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا

\-------------

روح کو اک ساتھ سہانا مل گیا

سانسوں کو جینے کا اشارہ مل گیا

دل کو جیسے مل گئی دھڑکن

دھڑکنوں کو دھڑکنے کا شرارہ مل گیا

تو ملا جیسے خدا کا سہارا مل گیا

\------------

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ ہر روز کسی نہ کسی بہانے سے انس کو ملنے جاتی اور کبھی کبھار انس حمانہ کو آلیتا مگر پھر اس خوبصورت محبت کی دنیا کو ٹوٹنا پڑا اس نومولود پریم کے جزیرے کو سمندر بوس ہونا پڑا اس معطر اور مقدس رشتے کو اپنی ساری خوشبو کھودینی پڑی اور یہ رشتہ بے بو ہو کر تاریکیوں کی دلدل میں پھنس گیا

🖊👤👤👦👰

ہر طرف خوبصورت کلیاں رقص کررہی تھی باد بہاراں دھوم مچادی تھی اور جو گل تھے نا وہ بھی جھوم جھوم کر اس دلفریب منظر سے لطف اٹھا رہے تھے کوئلیں کو کو کے نغمے بلند کر کر کے اس فضا کو گیتوں سے مزین کررہی تھیں اور بلبل بھی اپنا سریلا راگ الاپ کر اپنے ہونے کا احساس دلا رہی تھی

بگلے فضاؤں میں اڑ رہے تھے تو سارس پانی کی سطح پر جشن منا رہے تھے اور ایسے میں پیار کرنے والے وہ دونوں ہنس بھی حمانہ کے باغ میں ان پھولوں کے درمیان بیٹھے تھے

وہ دونوں آپس میں چہلیں کرنے میں مصروف تھے

کبھی انس حمانہ کی ناک کھینچتا تو کبھی حمانہ انس کے کان کھینچتی تو کبھی وہ اٹھ کر جھومنے لگتے حمانہ کے ابا شہر گئے تھے اور اسی وجہ سے وہ دونوں آزادی سے باغ میں بیٹھے تھے اور محو گفتگو تھے

" انس ایک بات مجھے بہت کاٹ کھائے جا رہی ہے "

حمانہ نے نسبتاً پریشان چہرے سے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" کیا بات"

" انس مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ وہ بات تم سے کس طرح کہوں"

" ارے پگلی مجھ سے کیوں ڈر رہی ہو؟؟"

"مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کیسے کہوں؟؟"

" جو بھی منہ میں آتا ہے بول دو"

تو سنو۔۔۔انس مجھے تم سے پریم ہو گیا ہے"

حمانہ نے کہا تو انس کھلے منہ سے حمانہ کو دیکھ رہا تھا حمانہ کے دل پر سے جیسے ایک بوجھ اتر گیا ہو اور انس کو "

یوں لگا جیسے یہ کائنات پہلے سے بھی رنگین ہو گئی ہوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روح کو اک ساتھ سہانا مل گیا

سانسوں کو جینے کا اشارہ مل گیا

دل کو جیسے مل گئی دھڑکن

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دھڑکنوں کو دھڑکنے کا شرارہ مل گیا

تو ملا جیسے خدا کا سہارا مل گیا

مگر عین اسی لمحے ایک زوردار تماچہ حمانہ کے چہرے پر لگا آواز کی گونج اس قدر تیز تھی کہ گاتے پرندے جھومتے پھول اور کلیاں سب سہم گئے یہ حمانہ کے ابا تھے جنھوں نے حمانہ اور انس جو باغ میں بیٹھا دیکھا تو ادھر جو آگئے حمانہ نے مڑ کر دیکھا تو اپنے ابا کو دیکھ کر سہم گئی "

" جانتی بھی ہے تو کیا کر رہی ہے ایک طوائف کے بیٹے سے پریم کی پینگیں لڑا رہی ہے تو اب تو

" اااابا"

" چپ روکا تھا تجھے اس لڑکے سے ملنے سے مگر تو تو اس سے پریم کر بیٹھی ہے اور تو نکل جا یہاں سے"

" حمانہ کے ابا نے انس کو نکلنے کو کہا

مگر چاچا

انس نے بولنا چاہا تو حمانہ کے ابا نے اسے دھکا دیا "

" انس سیدھا زمیں پر جا لگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" انس

" حمانہ چلائی ایک اور تھپر حمانہ کے چہرے پر لگا

اپنے باپ کی عزت کی پرواہ نہیں تجھے اب بھی اپنی اس مجنوں کے پیچھے پڑی ہے

حمانہ کے ابا نے اسے زور سے گھسیٹا اور کھینچتا ہوا لے گیا جبکہ نم آنکھوں سے انس اسے دیکھتا رہ گیا حمانہ اپنا " ہاتھ بڑھاتی رہی مگر انس کیسے تھامتا اور اس کا ہاتھ جو انس کا ہاتھ تھا ملنے کا خواہشمند تھا وہ نامراد فضاؤں سے لوٹ آیا اور چیختی چلاتی حمانہ انس کی نظروں سے اوجھل ہونے لگی

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج محبت کی ہار ہوئی تھی آج محبت کو شکست ہو گئی تھی محبت کا وہ پرندہ جوان دونوں کے دلوں میں پھل پھول چکا تھا آج جب اڑنے لگا تو اس کے پر کاٹ دیے گئے تھے مگر ابھی صرف اس کے پر کٹے تھے لیکن اس بھی اسے قید بھی ہونا تھا کیونکہ طیری بی بی نے یہ سارا منظر دیکھ لیا تھا اور جو بھی خبر طیری کے ہتھے چڑھ جاتی وہ پورے گاؤں کیا پوری دنیا کو ہی پتا چل جاتی۔۔۔

حمانہ کے ابا اسے گھسیٹتے ہوئے ابھی اپنے کچے مکان کی دہلیز پر بھی نہیں پہنچے تھے مگر یہ خبر پورے گاؤں میں پھیل چکی تھی

کہ دینو کی لونڈیا طوائف کے بیٹے کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی پکڑی گئی ہے حمانہ کا ہاتھ تھامے جو نہی دینو نے اپنے کچے مٹی کے مکان کے دہلیز پر قدم رکھا اندر سے چیختی چلاتی بوا باہر کو آئی اور آکر دینو کے ہاتھ سے حمانہ کو چھینا اور اس کا ماتھا چومنے لگی

"دینو ویر یہ جھوٹ ہے نا حمانہ بول نا میری بچی یہ جھوٹ ہے نا یہ جو لوگ کہہ رہے ہیں جھوٹ ہے نا"

اپنی بہن پروین کی بات سنتے ہی دینو کو دھچکا سا لگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"دینو یہ جھوٹ ہے میری حمانہ ایسی نہیں ہے میری حمانہ ذ"

پروین حمانہ کا ماتھا چوم رہی تھی

حمانہ کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا بولے

" نہیں بوا نہیں یہ سچ ہے"

حمانہ کی بات سنتے ہی اس کی دادی اندر سے بھاگتی ہوئی آئی

کیا یہ سچ ہے تو طوائف کے بیٹے کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی پکڑی گئی" دادی نے اس کے بال جھکڑے "

"میں پیاری کرتی ہوں اس سے"

" دیکھ کتنی ڈھٹائی سے منہ پھاڑ کے کہہ رہی ہے یہ"

دادی نے غصے سے کہا مگر دینو ساکت اس سارے منظر کو دیکھ رہا تھا

" حمانہ نہیں میری چڑیا نہیں میری چڑیا کہہ نا لوگ جھوٹ بول رہے ہیں"

" بوا نے حمانہ کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا

" نہیں بوا میں سب کہہ رہی ہوں میں اس سے پریم کرتی ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اری موہی جانتی نہیں ہے تو کیا اپنی دو تولے کی زبان کو سنبھال کر رکھ جانتی نہیں تو کہ لوگ کیا کریں گے "

تیرا پھر جا اپنی زبان سے پھر جا ورنہ لوگ تجھے سنگ سار کر دیں گے کہا تو نہیں جانتی کہ یہ ہمارے گاؤں میں

" اس کی سزا کیا ہے

دادی نے غصے سے کہا

دادی نے کہا تو حمانہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے مگر عین اسی لمحے اسے وہ لمحے یاد آنے لگے جو اس نے انس کے ساتھ بیتائے

تھے نہیں دادی نہیں لوگوں کے ڈر سے میں اپنے پریم سے پھر جاؤں۔۔۔جب کوئی آپ میں سما جاتا ہے نا "

"تو اس سے پریم کرنا آپ کا دھرم بن جاتا ہے میں اپنے مذہب سے کبھی ہٹنے نہیں والی ،

حمانہ نے روتے ہوئے کہا

عین اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی

کوئی بہت زور سے کنڈی بجا رہا تھا کنڈی کے زوردار آواز نے ان سب کے دل دہلا کر رکھ دیے

"بات کو پی لو اور تو لونڈیا جو بھی آئے اس کے سامنے بات کو جھوٹ ثابت کر دی،"

دادی نے پہلے سب کو تلقین کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اگر تو نے سچ بول دیا تو تیرے ساتھ ہماری عزت بھی اچھلے گی تیرا کچھ نہیں جانا"

دادی نے حمانہ کو جھٹکا اسی دوران روتی ہوئی بوا دروازہ کھولنے جاچکی تھی جب وہ واپس آئی تو ان کے ساتھ مظہر اور مینو تھے یہ دونوں دینو کے بھائی تھے

مظہر دینو سے چھوٹا تھا مگر مینو اس سے بڑا آتے ساتھ ہی مینو نے سامنے برآمدے میں دادی کے پاس کھڑی حمانہ کو کسی جنگلی درندے کی طرح جا کر جپٹ لیا

" لیر ولیر کر دی ہماری عزت لیر ولیر"

مینو نے گردن سے پکڑ کر حمانہ کو جھنجھوڑا جو اس اچانک وار کے لیے تیار نہ تھی اس کے چہرے کا رنگ گلابی پڑ گیا دینو ابھی تک بت بنا کھڑا تھا

" اری لونڈیا پھر جا"

دادی نے گردن کی دوسری طرف سے اسے جھنجھوڑا تو حمانہ کپکپانے لگی اتنے بوا بھی آگئی

" حالت دیکھو سب اس کی"

بوا نے روتے ہوئے کہا اور مینو کو جھٹکا دے کر پیچھے کیا اور حمانہ کو گلے سے لگا کر اندر کی طرف لے گئی اور حمانہ اپنے ابا چچا تایا اور دادی کے اس بدلے رویے پر حیران ہو رہی تھی اور سوچ رہی تھی اس نے ایسا کیا کر دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے ہاتھ پیر بالکل ٹھنڈے پڑ گئے تھے سر بھٹی کی طرح گرم آنکھیں کوئلے کی طرح سرخ اور چہرہ گہرا گلابی

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کاتب تقدیر بعض اوقات ہماری تقدیر میں ایسے واقعات بھی لکھ دیتا ہے جو ہمیں اس قدر تکلیف دیتے ہیں کہ بیان کرنا ناممکن ہوتا ہے

حمانہ بیگم نے اپنی انگلیوں سے اپنے آنسو صاف کیے

"مگر جب ہم آگے چلتے ہیں تو پتا چلتا ہے جینے کے لیے وہ غم ابھی کم تھے کیونکہ کاتب تقدیر نے ہمارے لیے اس سے بھی ابتر حالات بچھا کر رکھے ہوتے ہیں اور پھر یہی حالات ہمیں پچھلی بری یادوں کو مٹانے میں مدد دیتی ہیں "

حمانہ بیگم نے آنکھیں سچل شیرازی کی طرف موڑیں جو ٹشو سے اپنی آنکھیں صاف کر رہا تھا

"میری اس کہانی کو آپ بہت غور سے سن رہے ہو اور میری حالت ناساز پر افسوس بھی فرما رہے ہو لیکن اس درد کو کبھی شمار نہیں کر سکتے جس میں میں ہوں کیونکہ میں نے اس درد کو نہ صرف محسوس کیا ہے بلکہ جھیلا ہے جس کہانی پر آپ کی آنکھیں اشکبار ہوئی ہیں وہ مجھ پر گزری ہے لیکن قیامت یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتی کہانی ابھی باقی ہے صاحب جی"

حمانہ نے اچل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

اسکے بعد حمانہ بیگم اچل شیرازی سے آگے کا قصہ بیان کرنے لگی جوں جوں وہ بولتی کافی کارنر کی فضا مزید سوگوار ہوتی جاتی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس رات خواجہ دین محمد اپنی بیٹی حمانہ سے مخاطب تھے وہ دونوں گھر کے آنگن میں کھڑے تھے گپ اندھیرا تھا آسمان پر پورا چودھویں کا چاند حمانہ کے چہرے کو مرکز بنائے کھڑا تھا اور نیچے حمانہ سر جھکائے اپنے ابا کے سامنے کھڑی تھی

"بیٹا تم مجھے پہلے ہی بتا کیوں نہیں دیا؟"

دینو نے روتے ہوئے کہا

بیٹی اگر تو مجھے پہلے بتا دیتی تو آج یہ نوبت نہ آتی جانتی ہے نا آج یہ آسمان اور زمین ہم پر کتنے تنگ ہو گئے ہیں "

تیرے چچا اور تائے اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ تو یہ تسلیم کر لے کہ وہ سب جھوٹ ہے اور تیری دادی وہ بھی اسی بات پر ہامی بھرے ہوئے ہے اور لوگ، لوگ چاہتے ہیں کہ ہم یہ گاؤں چھوڑ دیں جانتی ہو مجھے ایک دن کی مہلت دی ہے کہتے ہیں کہ اگر ایک دن تک میں نے اپنی آوارہ بیٹی کے ساتھ یہ گاؤں نہ چھوڑا تو ہم پر پتھر برسائے جائیں گے"

دین محمد کی ہچکی بندھ گئی اور حمانہ آنکھیں پھاڑے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی، "ابا میں نے اتنی بڑی غلطی تو نہیں کی کہ مجھے اس قدر سزا دی ابا میں نے تو صرف پیار کیا تھا ابا میں صرف پیار کیا تھا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ کی آواز میں اتار چڑھاؤ تھا حلق سے آواز نکالنا اس کے لیے مشکل ہوتا چلا جا رہا تھا

" ابا میں نے صرف پریم کیا تھا"

اسے لگا کہ اس کا بھاری وجود اس کے زور سے باہر ہو رہا ہے اور آواز حلق سے نکلنا دوخار ہو رہی ہے دینو اپنے سامنے کھڑی اپنی بیٹی کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھیں اور چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور وہ چیخ رہی تھی اب حمانہ کو لگا کہ اپنے بھاری وجود کو سہہ نہ پائے گی اس نے پوری کوشش کی مگر اب اس سے خود کو سنبھالا نہ گیا تھا آخری بار لرزتے ہوئے اس نے کہا

"میں صرف پریم ہی کیا تھا ابا صرف پریم"

اور دھک سے زمین پر گر گئی

ـــــــــــــــــــ

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت نے تو مجھے مجرم بنادیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

اس رات کے بعد ہم نے اپنے ابا کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہم نہیں جانتے تھے ہمارا قصور کیا ہے انس سے ہم محبت کرتے تھے ہم اتنے بھولے تھے ان باریکیوں کو نہیں جانتے تھے مگر یہی باتیں ہمیں لے ڈوبیں

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنادیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

ابا کی وفات کے بعد جب بڑے ہسپتال سے مجھے واپس گاؤں لایا گیا تو گاؤں والے نے ہمارے پورے خاندان کو داخل ہونے سے منع کر دیا تو ہم تایا اور چاچا دادی اور بوا کے ساتھ شہر چلے گئے اور وہاں کرائے کے مکان میں رہنے لگے

چچا اور تایا نے اپنے کھیت بیچ کر کاروبار شروع کر دیا اور ایک حویلی خرید لی تو ہم کرائے مکان سے حویلی آ گئے مگر بڑے تایا اور چاچا مجھے بہت دکھ دیتے دادی بھی ساری دن ہمیں کوستی رہتیں

فطرت کی گود میں کھیلتی تھی میں

بادِ صبا کے آنچل میں رہتی تھی میں

ہوا کے دوش میں میرا دیس تھا

پھولوں کی آغوش میں جھولتی تھی میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باد صر صر نے جسے اجاڑ دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

ایک بوا ہی تھیں جو ہم سے محبت کرتی تھیں اور ہمیں دلاسہ دیتی تھیں انس کے بغیر ہمیں چین نہ آتا تھا ہر

" وقت انس جو ہی سوچتے رہتے تھے ہم

حمانہ بیگم کہیں کھو گئی تھی اس کے چہرے کے آنسو تھم گئے تھے پانی سے بھرے برتن سے آخر کب تک پانی باہر امڈتا ہے آخر کو وہ خالی ہو ہی جاتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے جب کسی چیز کی عادت بن جائے تو اس کا ہونا نہ ہونا ایک برابر ہوتا ہے جیسے حمانہ بیگم کے آنسو تھے تھے جو اس بات کی دلیل تھے کہ اسے آنسوؤں کے ساتھ رہنے کی عادت ہو گئی ہو

اچل شیرازی حمانہ کے چہرے کو تک رہا تھا اور اس رنگین طوائف کے رنگین چہرے کے نیچے چھپے زخموں سے بھرے چہرے پر حیرت کا شکار تھا یہ افسوس بھی ہو سکتا ہے یا پھر محبت کا اثر تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہر روز ہم انس سے ملنے کی دعائیں کرتے صبح شام اندھیرا ہو یا سویرا ہمارے دل پر ایک ہی نام ہوتا انس۔انس کے ساتھ بیتاتے پل بھلاتے نہیں بھولتے تھے ہم اپنی زندگی میں ہوتے ہوئے بھی انس کے ساتھ ہوتے تھے یوں لگتا تھا جیسے وہ ہمارے ساتھ ہے ہمارا ہاتھ پکڑے ہوئے اور ہم بھی مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھامے ہوئے ہیں

....

لاکھ جتن کرلے زمانہ ہمیں جدا کرنے کو

مگر دل سے بندھا دھاگا کچا کہاں ہوتا ہے

میلوں دور رہ کر بھی قریب ہیں ایسے

جسم جیسے روح سے بندھا ہوتا ہے

تیرے عشق کے حصار میں میں خود کو پرو دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہر آنے والی صبح یہ سوچتے کہ شاید آج انس سے ملاقات ہو گی

پریم ہمارے خلیوں کے اندر تک سرایت کر گیا تھا ہماری رگوں میں دوڑنے لگا تھا ہماری نسوں میں چلنے لگا تھا ہمارا انگ انگ انس کرتا نہیں تھکتا تھا ہمارے جسم کا ہر عضو اسے تلاش کرتا تھا آنکھیں اس کے تعاقب میں فضا کو تکتی کان اس کی صدا کو ٹٹولتے اور ہاتھ اس کے لمس کے احساس کو محسوس کرنے کی کوشش کرتے پیر اس کے چلنے کا انتظار کرتے تھے جگر جسے چلنا بند ہو گیا تھا دل رک سا گیا تھا

ایسے بس گیا تھا کچھ عشق ہم میں

کہ بیان کر دے ہمارا حال ہمارے کہنے سے پہلے

ایسے کرتی ہے عکاسی صورت حال دل کی

سمجھ جائے دیکھنے والا دیکھنے سے پہلے

حمانہ بیگم نے شعر پڑھا تو اچل شیرازی اسے دیکھنے لگا

"ارے اچل عشق کی آگ میں کودنے سے پہلے ایک بار اور سوچ لے پاگل دیکھ اس کی حالت کو اور عبرت حاصل کر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مگر ضمیر نے ملامت کی

"نہیں نادان مت گبھرا تو مت گبھرا جب راہ پر قدم رکھ دیا ہے تو اسے پائے بنا واپس نہ مڑی"

ضمیر کی بات اسے اچھی لگی تو وہ حمانہ بیگم کو تکنے لگا

آپ نہیں جانتے کہ عشق کتنا بھاری پڑتا ہے ایک انسان پر جب عشق ہوتا ہے نا تو پہلے وہ انسان کو رنگینیاں" دکھاتا ہے پھر جب انسان عشقکے بھنور میں پھنس جاتا ہے تو واپسی ممکن نہیں ہوتی سارے راستوں کو قفل لگ جاتے ہیں کوئی لاکھ کوشش کر لے مگر واپس مڑنا بے سود ہو جاتا ہے کیونکہ جو یاد محبوب ہوتی ہے نا وہ آپ کو اندر تک اپنے بس میں کر چکی ہوتی ہے اپنے محبوب سے ملنے کی چاہ ایک نشے کی طرح ہوتی ہے نشے کو پانے کے لیے انسان اپنا ہر حربہ استعمال کرتا ہے کچھ ایسے ہی محبوب کی چاہ اور اس کی دید کو پانی کے لیے عاشق بھی ہر تدبیر ہر طریقہ استعمال کرتا ہے

ڈھلتی شام ہو یا ابھرتا ہوا نئے دن کا سورج اسے

اس کے محبوب سے ملنے کی ایک نئی امید دیتا ہے شام کہتی ہے کل کے دن پر بھروسا رکھو ضرور کچھ بہتری ہو گی اور اجلا نیا دن کا سورج کہتا ہے بھروسا رکھو آج ضرور کچھ نہ کچھ اچھا ہو گا لیکن وہ امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں اور شام کو ایک نئی امید کو جنم دیتے ہوئے رات گزارنی پڑتی ہے اور صبح ایک نئی امید سجانی پڑتی ہے امیدوں کے ٹوٹنے سے محبوب کی چاہ بھی بڑھتی چلی جاتی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سارادن اس کرشمے کے انتظار میں ہوتا ہے کہ کب ایسا ہو کہ وہ آپ کے سامنے ہو

لیکن پھر میری تمام دعائیں رنگ لائیں میری تمام آرزوئیں پوری ہو گئی میرے تمام خواب حقیقت میں بدل گئے میری چاہتوں کے نباہ کا وقت آ گیا جب ایک دن میری انس سے ملاقات ہوئی اس دن میں بوا کے ساتھ بازار گئی تھی واپسی پر دوپہر ہو گئی تو کچھ کھانے کے لیے ہوٹل چلی گئیں بہت بڑا ہوٹل تھا شہر کا قریب کوئی چھوٹی دکان نہ دکھی تھی شاید خدا مجھے انس سے ملنا چاہتا تھا یہ حقیقت ہے جب خدا کسی انسان کو کسی سے ملانا چاہتا ہے تو دنیا کی ساری چیزیں ان کو ملانے میں لگ جاتی ہیں لیکن جب خدا دو لوگوں کو الگ کرنا چاہتا ہے تو دنیا کی ساری چیزیں ان کے خلاف سازش میں لگ جاتی ہیں۔۔۔

اس دن جب ہمیں بیرہ کھانے کو دینے آیا تو اس بیرے کو دیکھ کر میری آنکھیں ٹھٹک کر رہ گئیں مانو جیسے صحرا میں پیاسے کو کوئی پانی کا چشمہ مل گیا ہو مسافر کو منزل مل گئی ہو، پھول کو خوشبو مل گئی ہو سورج کو روشنی مل گئی ہو، بلبل کو گل مل گیا ہو وہاں اس ہوٹل میں میں اس ساری دنیا سے انجان ہو کر انس کو تکے جا رہی تھی اور وہ مجھے یہاں تک کہ میز پر کھانے کا سامان رکھتے ہوئے اس نے سب کچھ گرا دیا تھا اور بوا اس پر برس رہی تھیں مگر وہ اس سب سے انجان مجھے تک رہا تھا اور میں بھی اس کے چہرے کے ساغر میں ڈوبتی چلی جا رہی تھی

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روح کو اک ساتھ سہانا مل گیا

سانسوں کو جینے کا اشارہ مل گیا

دل کو جیسے مل گئی دھڑکن

دھڑکنوں کو دھڑکنے کا شرارہ مل گیا

تو ملا جیسے خدا کا سہارا مل گیا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

بوا نے پہلے انس کو چھوٹا ہوتے ہی دیکھا تھا اس لیے وہ اسے پہچان نہ پائیں مگر میرا اسے یوں جا بجا تکنا اور اس کا بھی مجھے دیدے پھاڑ پھاڑ دیکھنا بوا کو تپا گیا اور وہ انس پر برس پڑیں اور انس کو مجھ سے دور جانے کو کہا وہ مجھ سے دور جا رہا تھا لیکن مجھے دیکھ رہا تھا اس کا دل میرے پاس تھا شاید چاہے بدن دور جا رہا تھا

لیکن یہ سچ ہے محبت کرنے والوں کی روحیں تو اللہ نے ہی باندھی ہوتی ہیں الگ نہیں ہو سکتیں دنیا کی رکاوٹیں ان کو کبھی جدا نہیں کر سکتیں لوٹ کر پھر سے وہ مل جاتے ہیں

....

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لاکھ جتن کر لے زمانہ ہمیں جدا کرنے کو

مگر دل سے بندھا دھاگا کچا کہاں ہوتا ہے

میلوں دور رہ کر بھی قریب ہیں ایسے

جسم جیسے روح سے بندھا ہوتا ہے

تیرے عشق کے حصار میں میں خود کو پرو یا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

____

ایسا ہی ہوا اس دن بوا نے مجھے کچھ نہ کہا

لیکن کچھ ہفتے بعد میں پھر سے انس سے جا ملی اس سے دوری مجھ سے برداشت نہ ہو سکی تھی منزل میرے بہت قریں ب آگئی تھی جب میں نے اسے کھو یا میں کنارے تک پہنچنے کو تھی جب تیز تلاطم نے مجھے دور اچھال دیا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری تھی باد مخالف نے ہمیں مزید مضبوط بنادیا تھااور پھراس دن جب گھر میں بالکل تنہا تھی تو میں اسی ہوٹل جا پہنچی

👰🧒👮👤✍

سر پر شال اوڑھے اوراس شال سے اپنے بدن کواور چہرے کو چھپائے وہ لڑکی دبے دبے قدم اٹھائے ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی بار بار پیچھے مڑکر دیکھتی تھی جیسے اسے کسی کاڈر ہو کہ کوئی اس کا پیچھے ہو ڈرتی سنبھلتی وہ

استقبالیہ دستے تک جاپہنچی اور کچھ دریافت کرنے لگی پھر وہ پیچھے مڑی تواس کی نظر چائے کی ٹرے تھامے چائے ایک میز پر موجود لوگوں کو پیش کرتے انس پر پڑی

👰🧒👮👤✍

حمانہ اورانس دونوں ہوٹل کے خاندانی خانے میں بیٹھے تھے وہ دونوں میز کے گرد موجود کرسیوں پر بیٹھے تھے ایک طرف انس اور دوسری طرف حمانہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دونوں کافی دیر سے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد حمانہ نے اس خاموشی کو توڑا

"آپ یہاں ؟؟"

"پہلے آپ بتائیے کہ آپ یہاں کیسے ؟"

" انس مت پوچھیے مجھ سے کچھ بھی"

"ایسا کیا ہوا؟؟"

" انس میں نے محبت کی بہت بڑی قیمت چکائی ہے بہت بڑی"

حمانہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو انس نے میز پر سے ٹشو پکڑا اور اسے صاف کیا

" مت روئیے حمانہ مجھے بات بتائیے"

" انس"

حمانہ اس کا نام لیتے رونے لگی

" حمانہ آپ تو نازوں پلی چڑیا تھیں نا آپ کیوں رو رہی ہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" انس یہ چڑیا مرجھا گئی ہے"

" نہیں حمانہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا خدارا مجھے بتائیے"

" انس میری محبت نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا میرا ابا"

حمانہ رونے لگی تھی

اور انس کو ساری بات بتائی

انس نے حمانہ کو گلے سے لگا لیا

اس کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے یہ آنسو تھے امیدوں کے ٹوٹ جانے کے

آج میری بھی ساری امیدیں ٹوٹ گئیں ہیں حمانہ میں یہاں شہر آ گیا تھا وہاں سے جب سارے گاؤں"""
نے طوائف کا بیٹا کہہ کر آپ کا مذاق اڑایا تھا حمانہ میں شہر آ گیا تھا اپنی اماں کو چھوڑ کر تا کہ کوئی کام کروں اور دینو چاچا کو بتاؤں کہ طوائف کا یہ بیٹا حلال کمائی کرتا ہے میں آپ کا ہاتھ مانگنا چاہتا تھا حمانہ دینو چاچا سے حمانہ

" میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں جیسے آپ مجھ سے کرتی ہیں

انس نے حمانہ کو گلے سے لگایا ہوا تھا

" لیکن آپ فکر مت کریں حمانہ میں آج آپ سے وعدہ کرتا ہوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس نے اپنے اور حمانہ کے آنسو صاف کیے

میں دینو چاچا کی اس چڑیا کو اس قید سے نکالوں گا میں اس چڑیا کو اپنے پنکھ پھیلانے کے لیے تازہ فضا دوں گا"

میں اس چڑیا کو پھر سے اڑان بھرتا دیکھوں گا حمانہ

حمانہ آپ فکر مت کریے اب کوئی بھی ہاتھ آپ پر نہیں اٹھے گا اب کوئی آپ کو قفس میں قید نہیں کرے گا

اب آپ کا انس آگیا ہے اب میں آپ کو اس ساری دنیا سے دور لے جاؤں گا

حمانہ میں بھی آپ کے بنا مکمل نہیں ہوں جب سے ہم پہلی بار ملے تھے تب سے میری زندگی کا مقصد آپ سے دوستی ہو گیا تھا مگر پھر یہ دوستی عادت میں بدلتی گئی اور پھر نہ جانے کب پریم ہو گیا تھا مگر حمانہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں اب سے اس پریم کی پاسداری کروں گا میں حمانہ اب آپ کو کچھ نہیں ہو گا آپ کو پہلے جیسے کھلی ہوا میں اڑتی چڑیا بناؤں گا

"

میں واروں تجھ پہ جان اپنی

میں نثار دوں تجھ پہ شان اپنی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تجھے دیکھوں تو خود کو میں بھولوں

تجھ میں تلاشوں میں پہچان اپنی

ایسا رنگ ترا مجھ کو چڑھیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

"انس میں جانتی ہوں آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں مگر انس یہ سب اتنا آسان نہیں ہے میں گھر سے چھپ کے یہاں آئی ہوں اگر میں گھر واپس نہ پہنچی تو وہ مجھے ڈھونڈنے لگیں گے اور ایک اور بات بتاؤں وہ آپ کو بھی ڈھونڈتے رہتے ہیں آپ کی حویلی میں بھی کئی بار ڈھونڈنے گئے لیکن ہر بار نادار۔۔۔

" انس سب اتنا آسان نہیں ہے انس

حمانہ نے انس کی سبز آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ مجھے بلو کہتی ہیں نا آپ اور جانتی ہیں نا بلو بلاؤ کو کہا جاتا ہے اپنوں کی خاطر بلا کسی بھی قسم کی تشنگی سے" گریز نہیں کرتا کوئی دوسرا جانور اس کے اپنوں کو میلی نظر سے بھی دیکھے نا تو بلاؤ اس کی آنکھیں نکال دیتا ہے " آپ کا یہ بلو بھی ایسا ہی کرے گا

انس نے ایک نئی امید لے کر حمانہ کو دیکھا تو حمانہ نے اسے گلے سے لگا لیا

مجھے آپ پر اور آپ کے پریم پر مکمل بھروسہ ہے مگر میں بھی آپ سے محبت کرتی ہوں آپ کو تکلیف" نہیں دینا چاہتی میں اس قدر خود غرض نہی ہوں کہ اپنی خوشی کے لیے آپ کو تکلیفوں کی زنجیروں میں جھکڑ " دوں

نہی حمانہ ایسا مت کہیں جب دو لوگ پریم کی دوڑ سے بندھ جاتے ہیں نا تب سے وہ دو نہیں ایک ہو جاتے" ہیں کیونکہ جن بھی دو چیزوں کو باندھ دیا جاتا ہے وہ ایک ہو جاتی ہیں حمانہ میں جو بھی کروں گا وہ آپ کے " لیے نہیں بلکہ ہمارے لیے کروں گا

حمانہ نے خوف سے بھرپور نگاہوں سے انس کو دیکھا

اور اس سے دور بھاگ گئی

" رک جایئے حمانہ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس نے اسے دور جاتا دیکھا تو دور سے چلایا اور اس کے پیچھے بھاگنے لگا مگر حمانہ بھاگتی ہوئی ہوٹل سے باہر جا چکی تھی اور جب تک انس باہر پہنچا حمانہ ایک رکشے میں بیٹھ چکی تھی اور رکشہ چل چکا تھا اور انس ہوٹل کے دروازے پر کھڑا رکشے کو جاتا دیکھ رہا تھا

مجھے ہر پل دیکھ رہا ہے میرا خدا

اور جانتا ہے وہ میری وفا

میں نے مانگا تجھے میری ہر اک دعا

پھر کیوں ہو رہا ہے تو مجھ سے جدا

بچھڑنا ہی تھا تو پھر کیوں ملا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

____

👰🤵🕵👤🖊

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس دن گھر واپس آکر میں بہت روئی تھی بہت انس میرے پاس تھا مگر میں اس سے دور چلی گئی میں اسے پا سکتی تھی مگر میں نے اسے کھو دیا تھا

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنی منزل کو پالیتے ہیں مگر پھر وہ خود ہی اتنے مجبور ہو جاتے ہیں کہ اپنی ساری محنت پر خود ہی پانی پھیرنا پڑتا ہے"

حمانہ ایک لمحے کے لیے رکی تو اچل شیرازی اس کی طرف دیکھنے لگا

" کیا اس کے بعد آپ نے انس کو چھوڑ دیا"

نہیں کاش چھوڑ دیتی مگر تقدیر اتنی حسین نہ تھی محبت کرنے والوں کو اس کا انجام ضرور ملتا ہے کسی کو ذرا پہلے اور کسی کو بعد میں"

عشق لال ہوتا ہے اور اپنے حصار میں آنے والوں کو بھی لال کر دیتا ہے

انس نے میرا پیچھا کیا اور چچا کی حویلی تک آ گیا

میں نے اسے جانے کو کہا تو چلا تو گیا لیکن کہہ کر گیا واپس آئے گا اور مجھے یہاں سے لے جائے گا پھر وہ چلا گیا

ایک ہفتے بعد آیا تھا جب چچا کام پر چلے گئے تھے تو میں نے چھت سے نیچے جھانکا وہ نیچے کھڑا تھا میرا انتظار کر رہا تھا میں بوا اور دادی سے بچتی نیچے گئی اور اسے جانے کو کہا مگر اس نے مجھے ایک خبر دی اس نے مجھے بتایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہ وہ مجھے لے کر دوسرے شہر چلا جائے گا بس کل صبح وہ مجھے لے جائے گا اور پھر ہم دوسرے شہر جا کر ہم اپنی نئی دنیا بسائیں گے اس نے بتایا کہ اپنی حلال کی کمائی سے اس نے اتنے پیسے کما لیے ہیں کہ وہ ایک گھر خرید چکا ہے اور بس ٹرین کی ٹکٹ باقی ہے اس نے مجھے وعدہ کیا کہ کل وہ مجھے یہاں سے لے جائے گا اس نے بتایا کہ آج رات وہ اپنی اماں سے ملنے جائے گا نہ جانے بعد میں ملنا ہو کہ نہ ہو

مجھے حوصلہ دے کر وہ چلا گیا مگر اس کے جانے کے بعد مجھے خوف آنے لگا لیکن پھر میں نے اس خوف پر قابو پا لیا کہ ہم تو دوسرے شہر چلے جائیں گے چچا کو کچھ خبر نہ ہونے پائے گی

لیکن اس دن مجھے بہت عجیب و غریب خبر کا سامنا کرنا پڑا کہ چچا کل سارا دن گھر رہے گے اور یوں صبح گھر سے نکلنے تمام امکانات آگ میں جھونک گئے لیکن میں پیچھے نہیں ہٹنے والی تھی آگ کے کنویں کے دہانے پر تھی اس میں کودنا باقی تھی اور اس رات میں نے گھر سے بھاگ جانے کا منصوبہ بنا لیا تھا اپنی بوا سے ملنے کے لیے میں آخری بار ان کے کمرے میں گئی۔

" بوا سونے سے پہلے قرآن پاک پڑھ رہی تھی

حمانہ کی ہچکی بندھ گئے تو آنچل نے بیرے کو بلایا اور پانی منگوا کر حمانہ کو پلایا حمانہ پانی پی کر اپنا حال دل آنچل کے روبرو کرنے لگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ کی بوا کمرے میں قرآن پڑھ رہی تھی کہ اٹھارہ سالہ حمانہ کمرے میں آئی اور بوا کے پاس بیٹھ گئی

کمرے میں موم بتی جل رہی تھی

زندگی بھی موم بتی کی طرح ہوتی ہے تشنگیوں کی آگ اسے جلائے رکھتی ہیں اور وہ اسی آگ سے پگھلتی رہتی ہے یہاں تک کہ آخر کار مکمل پگھل کر ختم ہو جاتی ہے

بوا نے قرآن مجید ختم کیا تو خود کو پھونکا اور ساتھ بیٹھی حمانہ کو بھی

" اللہ تری ہمیشہ حفاظت کرے میری بچی"

بوا نے کہا تو حمانہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

" آپ کی بھی بوا"

حمانہ نے دل میں کہا

بوا نے حمانہ کے ماتھے کو چوما

" جا بیٹا اب جا کر سو جا بہت تھک گئی ہو گی"

" ہاں بوا بہت تھک گئی ہوں اسی لیے اب جا رہی ہوں آپ کو بہت یاد کروں گی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ نے دل میں کہااور بوا کے گلے لگ گئی تو بوا سمجھ نہ سکی بس اسے تھپکی دینے لگی پھر حمانہ اٹھی اور کمرے سے نکل گئی جاتے ہوئے وہ مڑ مڑ کر اپنی بوا کو دیکھ رہی تھی

سب سو گئے تو حمانہ نے مشعل پکڑی عبایہ پہنا اور حویلی سے نکل گئی حویلی سے نکلتے ہوئے ماضی اس کا سینہ چیر رہا تھا اس کے قدم ڈگمگا رہے تھے اس کا پورا شریر پسینے میں شرابور تھا مگر اس نے ان سب پر قابو پایا اور گلی میں سے گزرنے لگی وہ ملہا بیگم کی حویلی جا رہی تھی کیونکہ انس آج رات اپنی اماں سے ملنے گیا تھا اور وہ بھی ادھر جا رہی تھی

صبح ہوئی تو حمانہ کا کوئی نام و نشان نہ تھا سارا گھر میں اسے ڈھونڈا گیا مگر وہ نہ ملی تو شہر کے بڑے بڑے چوراہوں پر پولیس کو بھیجا گیا مگر کہیں نہ ملی حمانہ کے چچا اور تایا تپے ہوئے تھے جبکہ اس کی بوا جائے نماز سے جا لگی تھی اور اللہ سے حمانہ کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی جبکہ حمانہ انس کے ساتھ ٹرین پر بیٹھی اپنی نئی دنیا بسانے جا رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خانیوال اسٹیشن پر ٹرین رکی تو ٹرین کی بینڈ سے حمانہ اور انس کی آنکھ کھلی سوتے میں حمانہ کا سر انس کی گود میں چلا گیا تھا جاگی

تو ایک دم سے ہڑ بڑا گئی اور یک دم انس کی آنکھوں کو تکنے لگی اور انس بھی حمانہ کو تکے جا رہا تھا

تھم جاتا ہے وقت رک جاتی ہے گھڑی

جس گھڑی تو میرے روبرو ہو کھڑی

میرا انگ انگ پھر ہے جھومتا

رقص کرتی ہے پھر میری زندگی

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میری چڑیا کو ہم نکاح کر رہے ہیں اور وہ بھی آج"

انس نے کہا تو حمانہ نے حیرت انگیز نگاہوں سے انس کو دیکھا اس حیرت میں محبت اور خوشی بھی شامل تھی

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

روح کو اک ساتھ سہانا مل گیا

سانسوں کو جینے کا اشارہ مل گیا

دل کو جیسے مل گئی دھڑکن

دھڑکنوں کو دھڑکنے کا شرارہ مل گیا

تو ملا جیسے خدا کا سہارا مل گیا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

پھر وہ اپنا سامان اٹھائے ٹرین سے باہر آ گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسٹیشن پر بہت ہجوم تھا وہ دونوں ہاتھ تھامے اس ہجوم کو چیرتے ہوئے باہر سڑک پر آگئے ریلوے اسٹیشن کے مسافر خانے کے باہر ہی میں سڑک تھی وہ سڑک اتنی بڑی نہیں تھی اور ادھر سے ایک طرف بازار شروع ہو جاتا تھا

" ہمارا گھر آگیا"

انس نے بازار میں ایک گلی میں حمانہ کو اشارا کر کے جانے کو کہا

وہ دونوں گلی میں چلے گئے یہ گلی تنگ سی تھی اور اس کے شروع میں ہی ایک چھوٹا سا مکان تھا جس کا دروازہ لوہے کا تھا مکان کی حالت بتا رہی تھی کہ عرصے سے کہ بند ہے باہر تالا لگا تھا انس نے ساتھ والے گھر کا دروازہ کھٹکتایا تو ایک نوجوان باہر آیا اور انس سے گلے ملا اور حمانہ کو سلام کیا اور انس کو ایک چابی دی

" آپ ان کو لے کر اندر جایئے میں مولوی صاحب کو لے کر آتا ہوں""

انس نے تالا کھولا اور وہ دونوں اندر چلے گئے یہ برآمدہ تھا مگر اندھیرا تھا انس نے دیوار پر بٹن دبا کر بتی جلائی تو حمانہ کو دیکھنے لگا دیواروں پر کلی کی گئی تھی اور جالے لگے تھے جو اس بات کی نشاندھی تھے کہ یہ گھر عرصے سے بند ہے

انس نے حمانہ کو بیگ میں موجود کپڑے پہننے کو کہا اور خود بھی کپڑے بدلنے بیت الخلا چلا گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر میں وہ لڑکا مولوی صاحب کو لے کر آیا تو ان دونوں کا نکاح ہو گیا نکاح کے بعد انس حمانہ کے

قریب آیا اور گھونگھٹ اٹھانے لگا

\-------------

روح کو اک ساتھ سہانا مل گیا

سانسوں کو جینے کا اشارہ مل گیا

دل کو جیسے مل گئی دھڑکن

دھڑکنوں کو دھڑکنے کا شرارہ مل گیا

تو ملا جیسے خدا کا سہارا مل گیا

\-------------

گھونگھٹ اٹھایا تو نیچے دلہن بنی حمانہ تھی جو انس کو دیکھ کر شرما رہی تھی

انس نے حمانہ کو ہاتھ تھاما پہلے تو حمانہ کو بہت شرم آئی مگر وہ اپنا آپ انس کو سونپ چکی تھی پھر اس نے اپنے

آپ کو انس کی رضا پر چھوڑ دیا

انس اس کے قریب ہو گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس سے اتنی قربت کا احساس اس کے دل کو لبھا گیا تھا اور وہ اسی احساس کے سر میں گھلتی چلی جا رہی تھی

ہم نوائیوں کا ایک دلفریب سلسلہ تھا جس میں دو دل تھے جو جڑ رہے تھے دو وجود تھے جو مل رہے تھے دو روحیں تھیں جو گھل رہی تھیں

ان دونوں کے لیے وقت تھم گیا تھا جب وہ دونوں ایک دوسرے کو اتنی قریب سے دیکھ رہے تھے

" آپ بہت خوب صورت ہیں حمانہ "

انس نے حمانہ کی پیشانی کا بوسہ لیا

تو حمانہ کے چہرے پر ایک دلفریب مسکان آگئی

" خدا نے آپ کی بھی بہت حسن عطا کیا ہے"

حمانہ نے شرماتے ہوئے کہا

" اس دن کا میں برسوں سے انتظار کیا تھا"

انس نے اپنا ہاتھ حمانہ کے چہرے پر پھیرتے ہوئے کہا

" اور میں نے اس دن کے لیے بہت قربانیاں دیں ہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ نے بھی انس کا ہاتھ پکڑ کر چوما

اور پھر آنسوؤں کا ایک فوارا حمانہ کی آنکھوں سے نکلنے لگا

" حمانہ کیوں رو رہی ہیں آپ"

انس پیچھے ہٹا

آپ کی محبت کو میں نے اپنا دھرم بنالیا تھا اور اس محبت کا کلمہ پڑھ کر میں نے خود سے عہد کیا تھا اپنی محبت کو" ضرور حاصل کروں گی اور اج مجھے میری محبت کا قبلہ مل گیا ہے اتنی قربانیوں کے بعد آج میں اس قبلے کا طواف کروں گی انس

" یہ آنسو خوشی کے ہیں غمی کے نہیں

حمانہ نے کہا تو انس نے اسے گلے سے لگا لیا

حمانہ میں بھی آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو کبھی بھی خود سے الگ نہیں کروگا کبھی بھی نہیں۔ جس" "محبت کے دھرم کا کلمہ آپ نے پڑھا ہے میں اس کی رکھوالی کروں گا آپ کا ہاتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا

انس نے حمانہ کے آنسو صاف کیے

" آؤ حمانہ مل کر اس قبلے کا طواف کریں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انس نے حمانہ کا ہاتھ تھاما تو حمانہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی

عین اس وقت دروازے پر دستک ہوئی

انس دروازہ کھولنے کے لیے چلا گیا

کافی دیر تک انس نہ آیا تو حمانہ کا دل گھبرانے لگا

اسی وقت اسے کسی کے تیز تیز قدم اٹھانے کی آواز آئی یہ انس تھا جس نے آتے ہی حمانہ کا بازو پکڑا

" بھاگو پری"

وہ چلایا اور حمانہ کا ہاتھ پکڑا

آتے ہوئے اس نے کمرے کا دروازہ بھی بند کر دیا تھا جسے کوئی بہت زور زور سے کھٹکا رہا تھا

" یہ یہ کیا ہے انس"

حمانہ ہڑبڑائی

" یہ وقت ان باتوں کا نہیں بس ہمیں یہاں سے بھاگنا ہے"

"لیکن کیسے ؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" کھڑکی سے باہر کی طرف ایک پارک ہے ادھر سے ہمیں بھاگ جائیں گے "

کمرے کا دروازہ بہت زور زور سے بج رہا تھا

اس قدر زور سے کہ اگلے ہی لمحے ٹوٹ جائے

انس نے کھڑکی کو جلداز کھولا اور حمانہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا اور پھر خود بھی باہر نکلنے لگا اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا چکا تھا اور حمانہ کے تایا اور چچا کچھ اور آدمیوں کے ساتھ اندر آگئے تھے مگر خالی کمرہ اور کھلی کھڑکی ان کا منہ چڑا رہی تھی

سب کھلی کھڑکی کہ طرف لپکے

سبز گھاس پر وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے تیزی سے دوڑ رہے تھے ان کے قدم بہت تیزی سے اٹھ رہے تھے خوف اور بھاگنے کی وجہ سے ان دونوں کے سانس پھولنے ہوئے تھے

سبز گھاس پر وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے تیزی سے دوڑ رہے تھے نرم گھاس پر ان کے قدم بہت تیزی سے اٹھ رہے تھے خوف اور بھاگنے کی وجہ سے ان دونوں کے سانس پھولنے ہوئے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سورج ڈھل رہا تھا اور ڈھلتے سورج میں زمین پر ان دونوں کا سایہ اس قدر تیزی سے حرکت کر رہا تھا جیسے ہوا کے دوش پر کوئی چیز اڑ رہی ہو

انس نے پیچھے مڑ کر دیکھا دور دور تک کوئی نہ تھا

" ہم بچ گئے حمانہ "

وہ ایک لمحے کے لیے رک گئے

" میں اور نہیں چل سکتی انس"

حمانہ سے چلنا دشوار ہو گیا تھا

" آؤ پری اپنے بلو کی گود میں آجاؤ"

انس نے حمانہ کو گود میں اٹھا لیا پھر وہ حمانہ کی آنکھوں میں دیکھنے لگا اور حمانہ اس کی۔

"میں تمہاری ہمیشہ حفاظت کروں گا"

انس منہ میں بڑبڑایا

عین اسی وقت گولی چلنے کی آواز آئی اور ایک گولی پیچھے سے ہوا کو سر کرتی ہوئی آئی اور انس کے دل کے مخالف طرف سے جسم کو چیرتی ہوئی گزر گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک جھٹکا لگا اور اگلے لمحے انس کی گود سے حمانہ زمین پر گرنے لگی تھی

گولی انس کو لگی تو وہ درد کی شدت سے گزرتے ہوئے بڑبڑایا

" مجھے معاف کر دینا حمانہ "

حمانہ نے گرتے ہوئے انس کو پکارا جس نے خود کو حمانہ کے نیچے زمین پر گرا دیا تھا اور حمانہ جب زمین پر گری تو انس کے اوپر گری

دور سے حمانہ کا تایا مینو بندوق تھامے آ رہا تھا

انس کے سینے سے خون بہہ رہا تھا گولی انس کے سینے پر دل کے مخالف جانب لگی تھی حمانہ کھڑی ہوئی کہ انس کو اٹھا کر بھاگ جائے گی

عین اس وقت فضا میں ایک آواز بلند ہوئی

" لڑکی کو بھی مار دو "

پھر ایک اور گولی چلنے کی آواز آئی اور ایک گولی حمانہ کی طرف آئی

حمانہ کے پسینے چھوٹ گئے اور سنبھل نہ پائی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گولی اس کے قریب بہت قریب آگئی تھی عین اس پل جب گولی حمانہ کو لگنے لگی تھی جھٹ سے انس اٹھا اور گولی اس کے دل کے پاس سے آر پار ہوتی ہوئی حمانہ کے پیر پر لگی

....

میں واروں تجھ پہ جان اپنی

میں نثار دوں تجھ پہ شان اپنی

تجھے دیکھوں تو خود کو میں بھولوں

تجھ میں تلاشوں میں پہچان اپنی

ایسا رنگ ترا مجھ کو چڑھیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

مجھے ہر پل دیکھ رہا ہے میرا خدا

اور جانتا ہے وہ میری وفا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے مانگا تجھے میری ہر اک دعا

پھر کیوں ہو رہا ہے تو مجھ سے جدا

بچھڑنا ہی تھا تو پھر کیوں ملا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ چلائی

اور زمین پر ڈھیر ہو گئی

انس کے سینے سے خون کے فوارے پھر سے نکلنے لگے

حمانہ کی چیخ سن کر اس کے تایا اور چچا بھاگ گئے کیونکہ وہ سمجھے تھے کہ گولی حمانہ کو لگی ہے

انس دوسری گولی کھانے کے بعد دھرم زمین پر گرا

اپنے پیر کو پکڑے حمانہ زمین پر گرتے انس کو دیکھ رہی تھی

انس کے سینے سے ہانڈی ریجھنے کی آوازیں آرہی تھیں حمانہ اپنے پیر کو بھول گئی اور انس کی طرف لپکی

زمین پر گرے بے سدھ وجود کو اس نے اپنی بانہوں میں لے لیا

" مجھے معاف کر دو حمانہ"

انس نے جو کہ حمانہ کی بانہوں میں تھا ہمت بحال کرتے ہوئے کہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" تمہیں کچھ نہیں ہو گا انس کچھ نہیں م م میں تمہیں ہسپتال لے جاتی ہوں"

حمانہ نے اسے پکڑتے ہوئے کہا

" نہی مجھے چھوڑ دو"

نہ جانے کہاں سے انس اتنی توانائی لایا کہ چیخ کے بولا

" یہاں سے چلی جاؤ حمانہ چلی جاؤ میرا بچنا ممکن نہیں چلی جاؤ"

" نہیں انس نہیں"

" حمانہ مجھ سے ایک وعدہ کرو"

کانپتے ہوئے انس نے اپنا ہاتھ بڑھایا

تو حمانہ نے اسے تھام لیا

حمانہ خدا نے ہمارا پیار اور ہماری کہانی یہاں تک لکھی تھی تقدیر کی کتاب کے صفحوں میں ہماری کہانی اتنی"

" تھی حمانہ حمانہ اس سے آگے میں تمہارے ساتھ نہیں چل پاؤں گا

انس کی آواز بند ہو گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ انس کا ہاتھ پکڑے رو رہی تھی

پھر انس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور ہمت کو پھر سے بحال کیا

" زندگی بہت تلخ ہوتی ہے "

انس کے الفاظ میں رکاوٗ آگیا تھا

" اس تلخ زندگی اور اس دنیا کو میرا اور تمہارا ساتھ قبول نہیں تھا حمانہ اور دیکھو میری طرف "

انس نے حمانہ کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا

یہ دنیا خوش ہو گئی ہمیں الگ کر کے ادھر دیکھو میری طرف حمانہ یہ میرا وجود جو تمہارے سامنے ہے یہ " اگلے چند لمحوں بعد یہاں نہیں رہے گا لیکن مجھ سے جڑی یادیں تمہارے پاس ہوں گی ان کو بھول جانا بھول جانا

میں بہت نامراد ہوں تمہارا ساتھ نہ دے پایا حمانہ تم اس سے آگے بالکل تنہا ہو حمانہ بالکل تنہا بس ان لوگوں سے بچ کے رہنا کبھی ان کے سامنے خود کو عیاں نہ کرنا حمانہ تم سے وعدہ ہمیشہ ساتھ رہنے کا وعدہ کیا تھا لیکن " لیکن

انس چیخ کر بولا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" خدانے ہمیں الگ کر دیا ہے حمانہ میں جارہا ہوں حمانہ میں جارہا ہوں "

انس کی آواز کم ہوتی گئی اور پھر بند ہو گئی اس کی روح پرواز کر گئی تھی اور وہ آنکھیں کھولے سبز گھاس پر پڑا تھا

____

اے خدا مجھے اتنا بتا

کیوں کیا مجھے اس سے جدا

ہم نے تو عمر بھر ساتھ کا

ایک دوجے سے تھا وعدہ کیا

خواہش ٹوٹی ہر اک میری

دل میں میرے کہرام مچا

مضطرب تھا بہت میں وقت جدائی

آنکھوں میں اشک اور دل تھا تڑپا

پھر سے ملیں گے اگلے جنم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم کو خدانے گر پیدا کیا

ـــــــــــــــــ

جو نہی انس نے آنکھیں میٹیں حمانہ چیخ اٹھی

" مارڈالا میرے انس کو مارڈالا مارڈالا "

وہ پارک کی طرف دیکھتے ہوئی بولی پھر انس کے گلے لگ گئی اور سینے سے دل کی دھڑکن سننے لگی دل کی دھڑکن رک چکی تھی ایک بار پھر حمانہ زور سے چلائی

"کیوں کیا آپ نے اللہ ایسا کیوں کیا؟؟"

وہ فلک کی طرف دیکھ کر چلائی

پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے پر ماتم کرنے لگی

اندھیرا چھا گیا تھا اور اس سبز میدان میں ایک لڑکی ایک لاش سے لپٹی رو رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بادل گرجنے لگے بجلی چمکنے لگی وہ خوش گوار صبح ایک طوفانی رات میں بدل گئی تھی اور گھاس پر مردہ وجود پر پڑی وہ لڑکی اس پر پڑی رو رہی تھی بارش برسنے لگی تھی پہلی ہلکی ہلکی بوندیں اور پھر بارش شدت اختیار کر گئی وہ آہ وفغاں کرنے میں مگن تھی یہ بارش اس پر کوئی اثر نہیں کر رہی تھی

وہ بارش میں بھیگ رہی تھی اسکا سارا وجود بارش کی بھیگا تھا ایسے میں پتا نہیں چل رہا تھا کہ اس کے آنسو کہاں ہیں اور بارش کہاں

پھر وہ کھڑی ہوئی اور غصے سے بھری آنکھوں سے پارک کو دیکھا اور چلائی

"خوش ہو جاؤ سے دنیا والو خوش ہو جاؤ خوش ہو جاو اب۔۔مبارکباد دو ایک دوسرے کو اج تم۔نے مجھ سے میرے انس کو چھین لیا ہے خوش ہو جاؤ تم کامیاب ہوئے خوش ہو جاؤ تم کامیاب ہوئے

"

پھر وہ آسماں کی طرف دیکھ کر بولی

"پرانے زمانے جب کوئی ظالم ظلم کرتا تھا تو زمین پر عذاب نازل ہوتے تھے مگر آج بھی تو ظلم ہوا ہے مظلوم کا قتل ہوا ہے یااللہ آج بھی ظلم ہوا ہے لیکن عذاب کیوں نازل نہیں ہو رہا کیوں؟؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے دیکھیے ننھی حمانہ کو جو فطرت کے حسن کو سینے سے لگائے رکھتی تھی ہر وقت۔۔آج اس کے ساتھ ظلم ہوا لیکن آپ خاموش کیوں ہی؟؟

زمین کو پھٹ جانا چاہیے تھا فلک کو چھٹ جانا چاہیے تھا آسمان سے گولے برسنے چاہیے تھے آتش فشاں ابلنے چاہیے تھے سمندروں میں تلاطم مچنے چاہیے تھے

لیکن اس قدر ظلم ہو گیا لیکن کسی پر کوئی فرق نہیں پڑا ظالم اپنا کام کر کے چلے گئے اور مظلوم اس دنیا سے کنارہ کش ہو گیا

فرق تو صرف مجھے پڑے گا صرف مجھے

" جس کا وہ ساتھی تھا جس کا وہ دکھ سکھ کا ساجھی تھا چھین گیا مجھ سے

وہ چیخنے لگی تھی

ایک دم سے بادل گرجے

مگر اس بات کے باوجود بادل کی گرج حمانہ کی چیخ کے سامنے تیز تھی لیکن شاید حمانہ کی چیخ کا درد اس قدر زیادہ تھا کہ بادل کی گرج بھی ماند پڑ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اے خدا مجھے اتنا بتا

کیوں کیا مجھے اس سے جدا

ہم نے تو عمر بھر ساتھ کا

ایک دوجے سے تھا وعدہ کیا

خواہش ٹوٹی ہر اک میری

دل میں میرے کہرام مچا

مضطرب تھا بہت میں وقت جدائی

آنکھوں میں اشک اور دل تھا تڑپا

پھر سے ملیں گے اگلے جنم

ہم کو خدا نے گر پیدا کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ بیگم نے غصے میں میز کو جھٹکا دیا تو کافی کا مگ زمیں پر گر گیا اور چکنا چور ہو گیا

کیوں کیا خدا نے ایسا؟"

میری زندگی کا سب سے بھیانک دن سب سے بھیانک دن وہ بچھڑا ابھی مجھے بچاتے ہوئے

مجھے بچاتے ہوئے میری جان بچاتے ہوئے اس نے جان دے دی مجھے اکیلا چھوڑ دیا مجھے اکیلا.

اس دن میں جب اپنے ماضی اور مستقبل اور اپنی زندگی پر نظر دوڑاتی تو یوں لگتا جیسے کسی راہنما کا ہاتھ پکڑ کر چل رہی ہوں میں پھر اس رہنما کا ہاتھ چھوٹ گیا ہو اور میں ایک انجان منزل پر اکیلی رہ گئی ہوں

میں جسے اپنی زندگی سمجھی تھی آگے میرے زندگی میں تو وہ رہنے ہی نہیں والا تھا ایک ایسی دنیا کا تصور میرے سینے کو چھل رہا تھا جس میں انس نہیں ہو گا یعنی ہم کبھی مل نہیں پائیں گے

ہمارے ساتھ کی ریت ختم ہو گئی

کاش میرے سو جنم ہوتے اور میں مر جاتی اور پھر اگلے جنم مین دوبارہ انس سے ملتی

"__

حمانہ بیگم کی ہچکی بندھ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اے خدا مجھے اتنا بتا

کیوں کیا مجھے اس سے جدا

ہم نے تو عمر بھر ساتھ کا

ایک دوجے سے تھا وعدہ کیا

خواہش ٹوٹی ہر اک میری

دل میں میرے کہرام مچا

مضطرب تھا بہت میں وقت جدائی

آنکھوں میں اشک اور دل تھا تڑپا

پھر سے ملیں گے اگلے جنم

ہم کو خدا نے گر پیدا کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑے وقفے کے بعد وہ پھر سے گویا ہوئی

یہ دنیا ہے نا جو اسے کسی کی محبت ذرا بھی نہیں بھاتی جلتی ہے یہ محبت سے۔۔۔"

اس دنیا کے دستا تیر ہی ایسے ہیں آج تک جس نے بھی محبت کی وہ برباد ہو گیا

چاہے پھر وہ پھانسی پہ لٹکتا منصور تھا یا تلوار کے دھار پر جان دیتا سرمد، لوگوں سے پتھر کھاتا مجنوں تھا یا گولی کھا کر مرتا رانجھا تھا

یا پھر وہ میرا انس تھا

جس کا نام ہی محبت تھا انس محبت اور اپنی محبت کی مثال آپ تھا اور محبت ہو کر رہ گیا

"کھا گئی یہ دنیا میرے انس کو

حمانہ بیگم ایک بار پھر اپنے آنسوؤں کو روکنے لگی اور اچل شیر ازی اس کے باتوں پر غور کرنے لگا

اس دن کے بعد پناہ کی تلاش میں بچتی بچاتی ملہا بیگم کے ٹھکانے پر جا پہنچی"

بیٹے کی موت کی خبر ان پر بجلی بن کر برسی تو بیٹے کی بیوی کو گلے سے لگا لیا اور پھر مجھے بھی اپنے پاس رہنے کو جگہ تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن کب تک وہ مجھے ایسے رکھتی استاد جی کے کہنے پر ایک دن ملہا بیگم نے مجھے بھی جسم بیچنے کو کہا

وہ لڑکی جسے اس دنیا نے اپنے پیار اپنے ہم سفر سے دور کر دیا پہلے اس کے ابا کو چھین لیا پھر اس کے ہم سفر کو سب کچھ چھین کر اس کی عزت بھی چھیننا چاہ رہی تھی

انہوں نے کہا ہمارے ساتھ رہ کر کام کرو تم ہمارے لیے بہت پیسے کما سکتی ہو میں بہت ضد کی کہ نہیں لیکن مجھ پر واپسی کے سارے دروازے بند کر دیے گئے وہ ملہا بیگم جو مجھ سے پیار کرتی تھیں جنہوں نے مجھے طوائف کہنے کو گالی کہا تھا آج وہی پیسے کی لالچ میں مجھے طوائف بنا رہی تھی

میں قسمت دی ماری ہوئی

میں حالات تو عاری ہوئی

میرا نصیب تھا خوبرو

میری زندگی تھی سنواری ہوئی

پھر زیست نے مجھے ہر غم دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

فطرت کی گود میں کھیلتی تھی میں

بادصبا کے آنچل میں رہتی تھی میں

ہوا کے دوش میں میرا دیس تھا

پھولوں کی آغوش میں جھولتی تھی میں

باد صرصر نے جسے اجاڑ دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

بیٹے کی موت کی خبر ملہا بیگم پر بجلی بن کر برسی تو بیٹے کی بیوی کو گلے سے لگالیا اور پھر مجھے بھی اپنے پاس رہنے کو جگہ تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن کب تک وہ مجھے ایسے رکھتی استاد جی کے کہنے پر ایک دن ملہا بیگم نے مجھے بھی جسم بیچنے کو کہا

وہ لڑکی جسے اس دنیا نے اپنے پیار اپنے ہم سفر سے دور کر دیا پہلے اس کے ابا کو چھین لیا پھر اس کے ہم سفر کو سب کچھ چھین کر اس کی عزت بھی چھیننا چاہ رہی تھی

انہوں نے کہا ہمارے ساتھ رہ کر کام کرو تم ہمارے لیے بہت پیسے کما سکتی ہو میں بہت ضد کی کہ نہیں لیکن مجھ پر واپسی کے سارے دروازے بند کر دیے گئے وہ ملہا بیگم جو مجھ سے پیار کرتی تھیں جنہوں نے مجھے طوائف کہنے کو گالی کہا تھا آج وہی پیسے کی لالچ میں مجھے طوائف بنا رہی تھی

مجھ پر تو جیسے قیامت ٹوٹ گئی تھی

اور پھر وہ وقت آیا جب مجھے اپنے بدن کی بھی بلی دینی پڑی

وہ رات میری زندگی کی ایک اور بھیانک رات تھی

ایک سیٹھ آئے تھے کوٹھے پر اور کہنے لگے انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور ان کو مکمل طور کا مل لڑکی چاہیے وہ اس سے اپنا دل بہلانا چاہتے ہیں مجھے آج تک کسی مرد نے نہیں چھوا تھا کسی نے بھی نہیں۔ اسی لیے ملہا بیگم نے ان کی خاطر داری کے لیے مجھے وہاں جانے کا حکم سنا دیا

میرا دل زور سے دھڑک رہا تھا میں بہت چلائی خدا کو پکارا مگر کوئی جواب نہ ملا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا نصیب کھوٹا ہو گیا تھا برباد ہو گیا تھا میرا نصیب اس رات جب اس سیٹھ نے مجھے چھوا اور میرے وجود سے حظ اٹھایا تو میں اپنی ہی نگاہوں میں گر گئی تھی دو دن تک ساکت پڑی رہی تھی اور خود کو کوستی رہی تھی

" کبھی خود کو برا بھلا کہتی اور کبھی اپنی قسمت کو

حمانہ بیگم کی ایک بار پھر ہچکی بندھ گئی تو اچل شیرازی نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے کندھے پر رکھا

چھن چھن چھن

اس کے پیر اٹھتے تو پائل بھی چھنکتی

پھر اس کے پیر زمین پہ لگتے

پائل پھر سے چھنکتی

عجیب خوشنما سر مچتا

اس کے پاؤں بہت تیزی سے اوپر اور نیچے حرکت کرتے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہندی سے لت چاندی کی پائیل والے سفید پاؤں جو رقص کر رہے تھے انہوں نے ایک وجود کو بھی سنبھالا ہوا تھا

وہ سنہری فراک میں ملبوس تھی جو گھٹنوں تک تھی اور نیچے اس نے سنہری شلوار پہن رکھی تھی جوں جوں وہ رقص کرتی اس کی فراک بھی حرکت کرتی

اس کے سر پر ایک ڈوپٹہ تھا جو سر پر ہلکا سا اور پھر پیچھے کمر کی طرف ہو لیتا تھا

ناک میں نتھنی کانوں میں بالیاں

آج اس کا پہلا مجرہ تھا خود کو سجا سنوار کر آج اس نے خود کو نامحرم مرد کے سامنے پیش کیا تھا اور اس کے سامنے وہ سیگریٹ سلگائے اسے دیکھ رہا تھا

جوں جوں وہ ناچتی اسی کی آنکھوں سے آنسو بہتے

یہ آنسو نہ صرف اس کی آنکھوں سے بہتے بلکہ اس کے دل سے بھی رواں تھے ہر بار جب وہ ادا بھرتی اس کی ادا میں اداسی بھی ہوتی

پھر وہ ایک راگ الاپتی ہوئی اپنے ماضی میں کھو جاتی۔۔

جو اسے مزید بہتر انداز سے رقص کرنے پر پابند کر دیتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فطرت کی گود میں کھیلتی تھی میں

بادِصبا کے آنچل میں رہتی تھی میں

ہوا کے دوش میں میرا دیس تھا

پھولوں کی آغوش میں جھولتی تھی میں

باد صرصر نے جسے اجاڑ دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

میں قسمت دی ماری ہوئی

میں حالات تو عاری ہوئی

میرا نصیب تھا خوبرو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری زندگی تھی سنواری ہوئی

پھر زیست نے مجھے ہر غم دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

لوگ سمجھتے ہیں کہ طوائف بہت بے حیا ہوتی ہے پیسے کے لیے جسم بیچتی ہے لیکن وہ نہیں جانتے طوائف "

کو یہی معاشرہ ہی طوائف بننے پر مجبور کرتا ہے اور پھر اس کے جسم سے حظ اٹھانے والے بھی تو یہی ہوتے ہیں

پائیل کی چھن چھن مسرور کن ضرور ہوتی ہے لیکن صرف تماشائیوں کے لیے کیونکہ وہ چھنکار پیدا کرنے

کے لیے طوائف اپنے غمگیں ماضی میں کود جاتی ہے۔۔۔

اپنے اندر کے تمام غموں کو جگاتی ہے تو ہی تو وہ عمدہ رقص کر پاتی ہے۔۔۔

کوئی بھی عورت اپنی خوشی سے طوائف نہیں بنتی اسے طوائف بنایا جاتا ہے

میرے طوائف بننے میں میرا تو کوئی دوش نہیں

میری قسمت ہی ایسی تعمیر کی گئی تھی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" جب میری محبت کو کسی نے قبول نہ کیا تو مجبوراً مجھے طوائف بننا پڑا

اچل شیرازی حمانہ بیگم کی باتیں اپنے اداس چہرے سے سن رہا تھا اور اس کے چہرے کے انداز بھی بدل رہے تھے محبت کے ساتھ ساتھ اسے حمانہ بیگم پر رحم بھی آنے لگا تھا

شروع میں تو دقت ہوتی تھی شرم آتی تھی مجھے لیکن اب جب بھی کوئی میری جسم سے حظ اٹھانے آتا ہے نا" تو مجھے شرم نہیں آتی بلکہ ترس آتا ہے ان لوگوں پر کیونکہ ان کے خیال میں تو میں تھیا تھیا کرتی ہوں پیسے کے لیے وہ کیا جانیں میرے پریم نے مجھے یہ ناچ نچایا۔۔۔

وہ کیا جانیں کہ میرا پریم ہی ان سے برداشت نہ ہوا تھا تو مجھے ناچنا پڑا

کیونکہ دنیا کے لوگ تو اس قابل نہیں تھے کہ میرے پیار کو برداشت کر لیتے

" پیار کی تو ہر عصر میں موت ہوئی لیکن وہ پیار مقتلوں اور طوائف کے کوٹھوں کی زینت بن جاتا ہے

حمانہ بیگم نے تنقیدی نگاہ اچل پر ڈالی

" ح حمانہ جی دل چھوٹا مت کیجیے آپ جانتی بھی ہیں کہ مجھے بھی آپ سے پیار ہو گیا ہے"

جونہی اچل نے کہا حمانہ کا چہرہ دہکتے کوئلے کی طرح سرخ ہو گیا

جانتے بھی ہیں آپ کہہ کیا رہے ہو؟؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنے سوچ کے سمندر میں جایئے اور سوچیے

آپ کو محبت کا انجام بتا چکی ہوں میں

" اس لیے عشق کرنے کی غلطی مت کریے گا

لیکن میں آپ سے عشق کر چکا ہوں اسی وجہ سے میں اس دن آپ کو چھوئے بنا چلا گیا تھا میرا اعتبار کیجیے "

" حمانہ جی

" آپ جانتے ہیں نا میں ایک طوائف ہوں اور یہ بھی کہ طوائف عورت نہیں ہوتی "

حمانہ بیگم چیخ کر بولی

" حمانہ جی آپ سے محبت کرتا ہوں آپ اپنی تمام خامیوں کے ساتھ مجھے قبول ہیں "

حمانہ بیگم آنکھیں پھاڑے اچل کو دیکھنے لگی

میں اس کوٹھے میں ایک قیدی ہوں وہاں سے نکلنا میرے لیے ناممکن ہے "

ایک طوائف جب پہلی بار کوٹھے کی دہلیز پر قدم رکھتی ہے تو وہ وہاں ہمیشہ کے لیے قید ہو جاتی ہے اور اس قید

" سے نکلنا ناممکن ہوتا ہے

" میں نکالوں گا آپ کو اس قید سے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچل نے مسکراتے ہوئے کہا اس کا چہرہ اس کے اندر کے کرب کو بھی واضح کر رہا تھا کیونکہ اس کی آنکھوں سے موتی برسنے لگے تھے جن کو حمانہ بیگم نے دیکھ لیا تھا اور ان آنسوں نے حمانہ بیگم کے دل کو پگھلا دیا تھا

لیکن پھر بھی وہ کچھ نہ بولی

" میں آپ کو اس قید سے نکال کر اپنے گھر کی اور اپنی زینت بناؤں گا میں آپ سے شادی کروں گا"

حمانہ بیگم کے اوسان خطا ہو گئے تھے

" یہ کیا کہہ رہے ہیں"

حمانہ بیگم نے اچل سے کہا

میں جو بھی کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں"

" خدارا میرے پیارے پر بھروسہ رکھیے خدارا میرا ہاتھ تھام لیجیے

اچل شیرازی نے اپنا ہاتھ حمانہ کی طرف بڑھایا تو حمانہ بیگم نے ہچکچاتے ہوئے ہاتھ تھام لیا

" میں آپ سے محبت تو نہیں کر پاؤں گی البتہ آپ کی اچھی شریک حیات بننے کی کوشش ضرور کروں گی"

پھر اچل شیرازی حمانہ کی طرف دیکھنے لگا اور حمانہ اچل کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان دونوں کی آنکھیں نمی سے بھرپور تھیں مگر ایک نئی چمک سموئے ہوئے تھیں

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

میں واروں تجھ پہ جان اپنی

میں نثار دوں تجھ پہ شان اپنی

تجھے دیکھوں تو خود کو میں بھولوں

تجھ میں تلاشوں میں پہچان اپنی

ایسا رنگ ترا مجھ کو چڑھیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

فضاؤں کی لمس کی رت بدل گئی ہے

خزاؤں میں لیے میرے بہار سجی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عجب رنگینیوں میں دکھنے لگا ہے جہاں

جب سے مجھے تیری صورت دکھی ہے

محبت نے تری بنا دیا سب نیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

باب دوم

ہاتھوں میں بیگ تھامے اور اس بیگ کو کالی سڑک پر گھسیٹتے ہوئے وہ دونوں اس اندھیری رات میں ریلوے اسٹیشن کی طرف رواں تھے انہوں نے جسم کو مکمل طور پر اونی لباس سے لپیٹا ہوا تھا کیونکہ دسمبر کی ترش جاڑے کی رات کس کو چین سے رہنے دیتی ہے انسان تو انسان جانور بھی پناہ مانگتے ہیں

سامان والے بیگ کو جونہی وہ زمین پر گھسیٹتے رگڑ کھانے کی وجہ سے چڑ چڑ کی تیز آواز آتی اور ماحول میں پھیل جاتی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہر طرف لوگوں کی چہل پہل تھی یہ ملتان ریلوے اسٹیشن تھا

رات کے تقریباً دس بجنے والے تھے دسمبر کی سرد رات میں بھی یہاں بہت رونق تھی۔لوگ ریل گاڑی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے اور کچھ لوگ اپنے اپنوں کے انتظار میں بیٹھے تھے ریلوے اسٹیشن میں کچھ خوانچہ فروش بھی تھی جو مختلف اشیاء بیچ رہے تھے

وہ دونوں بھی دھیمے دھیمے قدم اٹھاتے ریلوے اسٹیشن میں داخل ہو گئے تھے ایک عورت تھی اور ایک آدمی ۔عورت عبائے میں پوری طرح ڈھکی ہوئی جبکہ آدمی نے خود کو چادر سے چھپایا ہوا تھا اور چادر کے نیچے اس نے جینز پہن رکھے تھے

لڑکے نے جیب سے سگریٹ کی ڈبیا نکالی اور پھر دیاسلائی کی ڈبیا نکالی اور پھر ماچس کی ایک سلائی کو جلایا اور پھر جلتی ہوئی دیاسلائی سے سیگریٹ کو جلایا

تو سیگریٹ کا دھواں فضا میں پھیل گیا

پھر وہ چلتے ہوئے سیگریٹ کے کش لگانے لگا

اس کے ساتھ نقاب میں جو لڑکی تھی اسے سیگریٹ سے گھٹن سی ہونے لگی

" مم میں پھینک دیتا ہوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بڑبڑایا اور سیگریٹ زمین پر پھینک کر اسے پیر سے مسل دیا

لڑکی اسے سیگریٹ کو مسلتا دیکھ رہی تھی

" یہ دنیا بھی ایسا ہی کرتی ہے جو بھی چیز اس دنیا کے مکینوں کو ناگوار لگے اسے ایسے ہی مسل دیتے ہیں"

وہ لڑکی بڑبڑائی

حمانہ جی"

"میں آپ کے ساتھ ہوں آپ کو کبھی مسلے جانے نہیں دوں گا

" آپ پر ہی تو بھروسا ہے اب مجھے اچل جی"

حمانہ نے آگے راستے پر دیکھا

" چلیں اب مایوسی چھوڑ دیں"

میں اچل ہوں اور اچل کا مطلب ہوتا ہے جامد ڈٹ جانے والا آپ سے محبت کی ہے اس پر ڈٹ کر بھی

دکھاؤں گا"

آپ کی محبت پر بھروسہ ہے مجھے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" لیکن نہ جانے کب کہاں اور کیسے آپ کا ساتھ چھوٹ جائے اس سے ڈرتی ہوں

" حمانہ جی میں آپ کو اس قدر مضبوطی سے تھام لوں گا کہ آپ کا ہاتھ خود سے چھٹنے ہی نہیں دوں گا"

اچل نے مسکراتے ہوئے کہا

میں واروں تجھ پہ جان اپنی

میں نثار دوں تجھ پہ شان اپنی

تجھے دیکھوں تو خود کو میں بھولوں

تجھ میں تلاشوں میں پہچان اپنی

ایسا رنگ ترا مجھ کو چڑھیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

آچل کی بات سن کر حمانہ کو جھٹکا لگا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچل جی آپ پر مجھے مکمل بھروسہ ہے لیکن اگر میں نے خود آپ سے اپنا ہاتھ کبھی چھڑا لیا تو"۔"

حمانہ نے کہا تو اچل کو لگا جیسے جسم سے روح نکل گئی ہو

حمانہ جی ایسا مت کہیں"

" یہ احساس ہی مارے دیتا ہے مجھے

اچل نے کپکپاتے ہوئے کہا

اچل جی یہ عشق کا میدان ہے یہاں بڑے بڑے سے بڑے ماہر کھلاڑی بھی ہار جاتے ہیں"

عشق سب کو مات دے دیتا ہے اور تھیا تھیا کا ناچ نچا دیتا ہے اس لیے عشق کے اس کھیل کو آسان مت جانیں

ہر موڑ پر ایک نئ مصیبت ہوتی ہے یہاں

تو کتنا ہی مضبوطی سے کیوں نہ تھان لیں آپ میرا ہاتھ مشکلات کی بادِ صرصر کا دباؤ ایک دن یہ چھڑوا ہی دے گا "

برقعے میں سے آتی آواز روندھا گئی

ایسا مت کہیں حمانہ جی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں مضبوط ہوں بہت مضبوط

بالکل ایک چٹان کی طرح

" باد صر صر پہاڑوں اور چٹانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

اچل نے ہمت پر وتے ہوئے کہا

جب قیامت آئے گی تو پہاڑ بھی روئی بن جائے گے اور ہوا میں اڑنے لگے گیں اس لیے خود پر اتنا بھروسہ "

مت کریں اچل جی

آنے والی مشکلات سے آپ منہ نہیں پھیر سکتے

جب محبت کی ہے آپ نے تو جدائی طہ ہے کب کہاں اور کیسے آجائے ہمیں بس اس لمحے کا انتظار کرنا ہے اور

" اس لمحے کے آنے تک کے وقت کو بہتر سے بہتر بنانا ہے

" نہیں حمانہ جی کبھی نہی کبھی نیں آئے گی وہ گھڑی"

اچل چیخا

خود کو تسلی نے دیجیے"

محبت میں جدائی شرط ہے ہر عاشق یہ جانتا ہے اور اسے ہمیشہ یہی خوف کھاتا رہتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اسی جدائی سے فراری کے لیے وہ ہر لحظہ کوشاں رہتا ہے لیکن جدائی ہو کر رہتی ہے اس سے فراری ممکن نہیں کیوں نہ پہلے سے ہی آپ اس وقت کے لیے تیاری پکڑ لیں تاکہ آپ کو بھی میری طرح پریم کی ڈگڈگی پر ناچنا نہ پڑ جائے "

حمانہ جی کتنی ناامیدی کی باتیں کر رہی ہیں آپ میں میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں کہ آپ کا ہاتھ خود سے " چھوٹنے نہی دوں گا بس آپ مجھ سے وعدہ کریے مجھ سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑائیں گی

اچل نے اپنا ہاتھ حمانہ کی طرف بڑھایا

" وعدہ کرنا تو چاہتی ہوں مگر اچل جی اس وعدے پر بھروسہ نہیں کر سکتی"

مجھے تھی آس بڑی کہ وعدہ تو نبھائے گا

دل کو دے گا سکوں مجھے نہ ستائے گا

ہر پل، ہر لمحہ ہر دم، ہر گھڑی

میں رہوں گا تجھ میں تو مجھ میں بیتائے گا

تیرے ساتھ کی چاہ نے مجھے آلیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

اچل ناامیدی سے حمانہ کو دیکھنے لگا

" آآپ کک کیوں میرا ساتھ چھوڑیں گی"

اچل چیخا

" تسلی رکھیے اچل جی"

حمانہ نے اچل کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اچل کو سکوں ہو گیا اور وہ حمانہ کی طرف دیکھنے لگا

تھم جاتا ہے وقت رک جاتی ہے گھڑی

جس گھڑی تو میرے روبرو ہو کھڑی

میرا انگ انگ پھر ہے جھومتا

رقص کرتی ہے پھر میری زندگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

" یہ وقت ایک سا نہیں رہتا اگر کچھ ایسا ہو گیا کہ ہاتھ چھوٹے بنا گزارا نہ ہوا تو میں آپ کا ہاتھ چھوڑ دوں گی"

" ایسا ظلم مت کیجیے گا حمانہ جی میں مر جاؤں گا آپ کے بنا"

اچل جی میں آپ کا ہاتھ تب ہی چھوڑوں گی جب آپ کی زندگی اور آپ کے پیار میں سے ایک کو چننا ہو گا تو"

" میں آپ کی زندگی کو چن کر آپ کو اپنے ساتھ سے آزاد کر دوں گی

" یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ"

یاد ہے آپ کو کہ جب انس ہوٹل میں سے میرا پیچھا کرتے میرے گھر آئے اور مجھے ساتھ جانے کو کہا تب"

میں پیار میں خود غرض ہو گئی تھی کاش تب میں پیار کی بجائے خود ہی انس کا ہاتھ چھوڑ دیتی اور اس کی زندگی

چن لیتی تو آج یہ دن نہ آتا آج وہ خوشی سے اپنی زندگی جی رہے ہوتے

" بس آپ کے لیے بھی ایسی صورت حال سے ڈرتی ہوں

" تو مرنے دیجیے گا نہ مجھے ایسی زندگی کس بھی تو کیا فائدہ جس میں آپ نہ ہوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں اچل جی"

عشق میں وصل اور جدائی نہ جانے کب ہو جاتے ہیں یہ جدائی ایک نیا وصل لے کر آتی ہے لیکن موت اسے چھین لیتی ہے اگر انس کی زندگی کو چن لیتی تو شاید مستقبل میں وصال ہو جاتا لیکن اب صرف جدائی ہے

" جدائی آپ کے لیے میں نہیں چاہتی

اب اچل لاجواب ہو گیا اور حمانہ کو دیکھنے لگا

" اگر سیگریٹ کی طرح مسلنا نہیں ہے آپ کو تو آنے والی جدائی کے لیے تیار رہیے گا اچل جی"

"تو ابھی کے لیے چلیں ہاتھ تھام لیں"

اچل نے کہا تو حمانہ نے اچل کا ہاتھ تھام لیا

ایک اور بات حمانہ جی یہی سیگریٹ جسے پیروں تلے مسل دیا جاتا ہے جلا بھی دیتی ہے صرف اپنی اندر کی" چنگاری کو بھڑ کانا ہوتا ہے اس لیے مایوسی چھوڑ دیں اب

" ہم آنے والی جدائی کا مقابلہ بھی تو کر سکتے ہیں نا

اچل نے حمانہ کی آنکھوں میں دیکھا تو نقاب کے اندر آنکھوں میں ایک چمک آ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچل اور حمانہ لاہور جارہے تھے دراصل اچل کے اہل خانہ نے بھی حمانہ کو قبول نہیں کیا تھا مزید بر آں جب سے اچل، حمانہ کو لے کر کوٹھے سے فرار ہوا تھا ملہا بیگم نے اس کی تلاش میں اپنے آدمی لگا دیے تھے اور یہ کام اس نے پپو جگے سے کرایا جو ملتان کا ایک بہت بڑا بد معاش تھا ملہا بیگم نے اسے حمانہ کے جسم کی ہوس میں مبتلا کرایا تھا اور اب جب اسے حمانہ نہیں مل رہی تھی تو وہ اسے ڈھونڈنے کے لیے ہر ممکن کوشاں تھا

اور اسی وجہ سے اچل اپنی ساری دولت لے کر حمانہ کے ساتھ لاہور کو نکل رہا تھا دونوں نے رات کی ٹکٹ بک کرائی تھی۔ چھپتے چھپاتے آخر وہ ریلوے اسٹیشن پہنچ گئے تھے

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اور اب وہ ریلوے اسٹیشن بیٹھے تھے اور ریل گاڑی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے

وہ دونوں بنچ پر بیٹھے چلغوزے کھا رہے تھے حمانہ ہتھیلی پر رکھتی اور نقاب کے نیچے سے منہ میں لے کر جاتی پلیٹ فارم پر ہر کوئی سردی سے بچنے کے لیے کچھ نہ کچھ کر رہا تھا کچھ لوگ چائے پی رہے تھے تو کچھ گرم دودھ اور کچھ ان کی طرح خشک میوہ جات سے دل بہلا رہے تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سامنے والے بنچ پر ایک بچہ رو رہا تھا اس کے ماں باپ اسے چپ کرانے میں مصروف تھے اور تھوڑی دور بیٹھے بوڑھے آدمی کو بچے کی آواز سے گھٹن ہو رہی تھی تو اس نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور بچے کو منہ میں بڑبڑایا کر کوسنے لگا

ایک پھیری والا مولی پرات میں رکھے لوگوں کی طرف آیا اور مولی تقسیم کرتے ہوئے جو مولی خرید تا اس سے پیسے لیتا

چلغوزے کھاتے ہوئے اچانک اچل ہڑ بڑا اٹھا

" ریل گاڑی میں تھوڑا وقت ہے مجھے بیت الخلا جانا ہے"

اچل نے حمانہ سے کہا اور بیت الخلاء ڈھونڈنے چلا گیا اسے ریلوے اسٹیشن پر ہی ایک بیت الخلاء مل گیا

راستے میں اس کی نظر پپو کے کچھ آدمیوں پر پڑ گئی جو اسٹیشن پر ہی کھڑے تھے وہ سہم گیا اور ان سے بچنے کے لیے وہ چھپ گیا

جب زیادہ دیر تک اچل نہ آیا تو حمانہ کا جی گبھرانے لگا

"یا اللہ اچل کی حفاظت فرمایئے گا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگی

" کہاں ہو گا وہ"

رات کے اس ٹھنڈے اور خوبصورت ماحول میں حمانہ کا دل گھٹنے لگا تھا

"یا اللہ جی"

عین اس وقت دور سے آتی ریل گاڑی کی آواز آنے لگی

سب مسافر اس اس آواز کی طرف متوجہ ہوئے اور پٹڑی کی طرف بھاگے

حمانہ کپکپا گئی

"اچل کہاں رہ گئے"

حمانہ کی روح کانپ گئی

اتنی دیر میں ریل گاڑی آ گئی اور مسافر دھر ادھر اوپر نیچے جانے لگے آنے والے نیچے اتر رہے تھے اور نئے مسافر اندر بھاگ رہے تھے

حمانہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یااللہ اچل کی حفاظت فرمایئے گا وہ کہاں ہوں گے"

"تھری ٹوون"

"ہو سکتا ہے اچل بھی اندر چلے گئے ہیں"

حمانہ نے لوگوں کی بھیڑ کی طرف دیکھا تو دل میں سوچا

"نہ بھی گئے ہوئے تو آجائیں گے ابھی میں اندر چلتی ہوں بعد میں جگہ نہ ملی تو"

حمانہ نے دل میں سوچا اور ریل میں چلی گئی

مگر آج ریل کو رکنا تھا آج ریل کو ایک ضروری کام تھا اس وجہ سے فوراروانہ ہونا تھا کیونکہ آج فطرت نے حمانہ اور اچل کو الگ کرنا تھا۔۔۔

ریل کے سپیکر پر اعلان ہوا اور پھر اچانک انجن سٹارٹ ہو گیا

حمانہ کانپ گئی اسے اچل کی فکر ہونے لگی

پھر ریل کے وجود میں لغزش ہونے لگی

اور ریل آہستہ آہستہ چلنے لگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

اس کے چہرے کے تیور بدلنے لگے۔وہ پسینے میں شرابور تھی اس قدر سردی میں لوگ ٹھٹھر رہے تھے جبکہ اسکا جسم خوب گرم تھا

حمانہ ارد گرد آنچل کو تلاش کرنے لگی

پھر اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ریل گاڑی زمیں پر رینگ رہا تھا

اور حمانہ باہر دیکھ کر چلا رہی تھی

" اچل"

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں اچل کو نہیں کھو سکتی وہ کہاں ہوں گے کہیں پپو کے آدمیوں کے ہتھے تو نہیں" چڑھ گئے

کہاں ہوں گے وہ

"کہیں اس کا حال انس جیسا تو نہیں ہوا

اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے

وہ ریل گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اسے تلاش رہی تھی مگر وہ اسے کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا

" اچل"

اسے ائیر پورٹ کے باہر اچل کی باتیں یاد آنے لگیں جب اس نے سیگریٹ مسلی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لڑکی اسے سیگریٹ کو مسلتا دیکھ رہی تھی

" یہ دنیا بھی ایسا ہی کرتی ہے جو بھی چیز اس دنیا کے مکینوں کو ناگوار لگے اسے ایسے ہی مسل دیتے ہیں"

وہ لڑکی بڑبڑائی

حمانہ جی"

"میں آپ کے ساتھ ہوں آپ کو کبھی مسلے جانے نہیں دوں گا

" آپ پر ہی تو بھروسا ہے اب مجھے اچل جی"

حمانہ نے آگے راستے پر دیکھا

" چلیں اب مایوسی چھوڑدیں"

میں اچل ہوں اور اچل کا مطلب ہوتا ہے جامد ڈٹ جانے والا آپ سے محبت کی ہے اس پر ڈٹ کر بھی دکھاؤں گا"

آپ کی محبت پر بھروسہ ہے مجھے "

" لیکن نہ جانے کب کہاں اور کیسے آپ کا ساتھ چھوٹ جائے اس سے ڈرتی ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" حمانہ جی میں آپ کو اس قدر مضبوطی سے تھام لوں گا کہ آپ کا ہاتھ خود سے چھٹنے ہی نہیں دوں گا"

اچل نے مسکراتے ہوئے کہا

ریل گاڑی پٹڑی پر دوڑنے لگی تھی اب

آج اس نے ایک اور ساتھی کھو دیا تھا

نہ جانے قدرت اس سے اب کونسا امتحان لینا چاہتی تھی

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اے خدا مجھے اتنا بتا

کیوں کیا مجھے اس سے جدا

ہم نے تو عمر بھر ساتھ کا

ایک دوجے سے تھا وعدہ کیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خواہش ٹوٹی ہر اک میری

دل میں میرے کہرام مچا

مضطرب تھا بہت میں وقت جدائی

آنکھوں میں اشک اور دل تھا تڑپا

پھر سے ملیں گے اگلے جنم

ہم کو خدا نے گر پیدا کیا

\---------

اچل رینگتی ریل گاڑی کو دیکھ رہا تھا اس کا دل دھک دھک کیے جا رہا تھا وہ سیمنٹ کی بوریوں کے پیچھے چھپا تھا

ذرا سا آگے ہوتا تو وہ آدمی اسے دیکھ لیتے

" یا اللہ یہ سب کیا ہو رہا ہے مم مجھے ریل گاڑی تک پہنچنا ہے"

وہ منہ میں بڑبڑایا

ریل نے اب رفتار پکڑ لی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچل کے پسینے نکل گئے

برقی رفتاری سے دور جاتی ریل گاڑی کو دیکھ کر وہ پکارا

" حمانہ "

اس نے اپنا ہاتھ ریل گاڑی کی طرف بڑھایا مگر کچھ بھی اس کے ہاتھ نہ آیا اور ریل گاڑی ہوا کو چیرتی ہوئی اس کی نظروں سے اوجھل ہوتی گئی اور آچل بت بنا ریل گاڑی کو دیکھ رہا تھا

نہیں میں حمانہ کو نہیں کھو سکتا نہیں کھو سکتا نہیں"

حمانہ کی باتیں اڈے یاد آنے لگی

خود کو تسلی نے دیجیے "

محبت میں جدائی شرط ہے ہر عشق یہ جانتا ہے اور اسے ہمیشہ یہی خوف کھاتا رہتا ہے

اور اسی جدائی سے فراری کے لیے وہ ہر لحظہ کوشاں رہتا ہے لیکن جدائی ہو کر رہتی ہے اس سے فراری ممکن نہیں کیوں نہ پہلے سے ہی آپ اس وقت کے لیے تیاری پکڑ لیں تاکہ آپ کو بھی میری طرح پریم کی ڈگڈگی پر ناچنا نہ پڑ جائے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ خدانے کیا کر دیا"

" مجھ سے میرا پیار چھین لیا نہیں نہیں

آنسو اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔

میرا وہ پیار جس کو پانے کے لیے می نے سب کچھ چھوڑ دیا مجھ سے چھین لیا نہیں میں اپنے ساتھ یہ ظلم نہیں"

" ہونے دوں گا نہیں ہونے دوں گا کبھی بھی نہیں کبھی بھی نہیں کبھی بھی نہیں

وہ فلک کو دیکھ کر چلا رہا تھا

مجھے ہر پل دیکھ رہا ہے میرا خدا

اور جانتا ہے وہ میری وفا

میں نے مانگا تجھے میری ہر اک دعا

پھر کیوں ہو رہا ہے تو مجھ سے جدا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بچھڑنا ہی تھا تو پھر کیوں ملا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

\-----------

اس کی آواز اس قدر تیز تھی کہ پپو کے آدمیوں نے اس طرف دیکھا

ان کی نظر اچل پر پڑ گئی

اور اسے پہچان لیا

اچل خوف کے مارے دوڑنے لگا اور پپو کے آدمی اس کے پیچھے دوڑنے لگے

\---------

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

ــــــــــ

باب دوم

اچل رینگتی ریل گاڑی کو دیکھ رہا تھا اس کا دل دھک دھک کیے جا رہا تھا وہ سیمنٹ کی بوریوں کے پیچھے چھپا تھا

ذرا سا آگے ہوتا تو وہ آدمی اسے دیکھ لیتے

" یا اللہ یہ سب کیا ہو رہا ہے مم مجھے ریل گاڑی تک پہنچنا ہے"

وہ منہ میں بڑبڑایا

ریل نے اب رفتار پکڑ لی تھی

اچل کے پسینے نکل گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

برقی رفتاری سے دور جاتی ریل گاڑی کو دیکھ کر وہ پکارا

" حمانہ "

اس نے اپنا ہاتھ ریل گاڑی کی طرف بڑھایا مگر کچھ بھی اس کے ہاتھ نہ آیا اور ریل گاڑی ہوا کو چیرتی ہوئی اس کی نظروں سے اوجھل ہوتی گئی اور آ چل بت بنا ریل گاڑی کو دیکھ رہا تھا

نہیں میں حمانہ کو نہیں کھو سکتا نہیں کھو سکتا نہیں"

حمانہ کی باتیں اڈے یاد آنے لگی

خود کو تسلی نے دیجیے "

محبت میں جدائی شرط ہے ہر عشق یہ جانتا ہے اور اسے ہمیشہ یہی خوف کھاتا رہتا ہے

اور اسی جدائی سے فراری کے لیے وہ ہر لحظہ کوشاں رہتا ہے لیکن جدائی ہو کر رہتی ہے اس سے فراری ممکن نہیں کیوں نہ پہلے سے ہی آپ اس وقت کے لیے تیاری پکڑ لیں تا کہ آپ کو بھی میری طرح پریم کی ڈگڈگی پر ناچنا نہ پڑ جائے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ خدانے کیا کر دیا"

" مجھ سے میرا پیار چھین لیا نہیں نہیں

آنسو اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔

میرا وہ پیار جس کو پانے کے لیے می نے سب کچھ چھوڑ دیا مجھ سے چھین لیا نہیں میں اپنے ساتھ یہ ظلم نہیں

" ہونے دوں گا نہیں ہونے دوں گا کبھی بھی نہیں کبھی بھی نہیں کبھی بھی نہیں

وہ فلک کو دیکھ کر چلا رہا تھا

____

مجھے ہر پل دیکھ رہا ہے میرا خدا

اور جانتا ہے وہ میری وفا

میں نے مانگا تجھے میری ہر اک دعا

پھر کیوں ہو رہا ہے تو مجھ سے جدا

بچھڑنا ہی تھا تو پھر کیوں ملا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

اس کی آواز اس قدر تیز تھی کہ پپو کے آدمیوں نے اس طرف دیکھا

ان کی نظر اچل پر پڑ گئی

اور اسے پہچان لیا

" یہ تو وہی کمینا ہے"

ان میں سے ایک نے پکارا تو سب نے اچل کی طرف دیکھا

اچل کے جسم کا انگ انگ کپکپانے لگا

اور خوف کے مارے دوڑنے لگا

پپو کے آدمی اس کے پیچھے دوڑنے لگے

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

اندھیری رات میں کالی سڑک پر وہ تیز تیز قدم اٹھائے بھاگ رہا تھا یہ ایک سنسان سڑک تھی دور دور تک کوئی نہ تھا البتہ سبز حصار ہر طرف تھا یعنی درخت لگے ہوئے تھے اور ان کے بیچ میں سائیں سائیں کرتی ہوا کی دھن میں وہ اکیلا دوڑ رہا تھا اس کے ساتھ اس کا ایک ساتھی تھا اندھیرا

مگر اندھیرا بھی انسان کے لیے آستین کا سانپ ہوتا ہے یہ وہ دوست ہے جو اپنے ہی دوست کی پیٹھ پر خنجر گھونپ دیتا ہے کیونکہ اندھیرا رات میں انسان کا واحد ساتھی ہوتا لیکن راستے کو تاریک کر کے اس کے لیے مشکل کر دیتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پپو کے آدمیوں نے اس کی طرف گولی چلائی لیکن وہ دوڑ کر درخت میں چھپ گیا اور اندھیرے میں کھو گیا

اور گولی درخت کو جا لگی

____

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

______

پپو کے آدمی اسے ادھر ادھر ڈھونڈنے لگے

____

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یااللہ ایسامت کیجیے ایسامت کیجیے میں اکیلی یہ سفر کیسے طہ کرپاوں گی یااللہ میری مدد فرمائیے یااللہ"

میں اچل جی سے پریم تو نہی کرتی اور نہ ہی کر سکتی ہوں لیکن ان کی میرے لیے بے مثال محبت کو دیکھ کر میں نے ان کے ساتھ کے حصار میں خود کو لے لیا ہے یااللہ یہ ساتھ ٹوٹنے مت دیجیے ان کے سوا میرا یہاں کوئی نہیں یااللہ !"

حمانہ ریل گاڑی میں بیٹھی دعا کر رہی تھی

ریل گاڑی کا منظر بھی عجیب تھا ایک طرف ایک سات آٹھ افراد کی پوری فیملی براجمان تھی اور دوسری طرف ایک بوڑھا اور اس کی بیٹی۔اور حمانہ کے پیچھے والی نشست پر دو آدمی تھے کچھ اور بھی لوگ تھے ریل گاڑی کا ڈبہ مکمل تاریکی اور خاموشی ڈوبا ہوا تھا۔

دو نشست چھوڑ کر بیٹھا بوڑھا آدمی شاید سانس کا مریض تھا اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی اس لیے بار بار کھانستا تو ڈبے کے پر سکون ماحول میں آواز پیدا ہوتی

حمانہ کے ساتھ ایک عورت بیٹھی تھی جس نے ریل کی کھڑکی سے پردہ ہٹایا تو باہر تاریکی سائیں سائیں کرتی دکھائی دی مگر ایک دم تیز ہوا اندر آنے لگی

خیالوں میں گم حمانہ کو گمان نہ ہوا کہ تیز ہوا کے جھونکے سے اس کا نقاب ہٹ گیا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پچھلی نشست پر بیٹھے دو آدمیوں نے اس کا چہرہ دیکھ لیا

یہ دونوں لاہور سے آئے تھے خصوصاً حمانہ بیگم کا مجرہ دیکھنے کے لیے لیکن یہاں آکر خبر ملی کہ حمانہ کوٹھے سے بھاگ گئی ہے اس لیے ان کو واپس جانا پڑا لیکن جب انہوں نے حمانہ کو دیکھا تو ششدرہ گئے لیکن اسکے ساتھ ساتھ ان کی شیطانیت بھی جاگ گئی

حمانہ کے ساتھ بیٹھی عورت کسی کام کے سلسلے میں اٹھی اور ڈبے کے دروازے پر چلی گئی اور باہر دیکھنے لگی

ان آدمیوں نے موقع غنیمت جانا

ایک حمانہ کے ساتھ والی نشست پر جا کر بیٹھ گیا جو خالی تھی

اس نے روتی حمانہ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا

حمانہ ایک لمحے ڈر گئی جب اس نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا تو غصے سے حمانہ نے اس کا ہاتھ پیچھے ہٹایا

لڑکی رک جاز یادہ ہمت مت دکھاورنہ میں سب کو بتادوں گا کہ تم ایک طوائف ہو"۔"

تو حمانہ سہم گئی

"تت تم کیا چاہتے ہو؟"

" ، میں تمہیں چاہتا ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو"

حمانہ نے ہاتھ اس کے سامنے باندھ کر کہا۔

"ہاتھ باندھنے کی ضرورت نہیں ہے بس وہ کرنا ہو گا جو میں کہوں گا"

حمانہ اس کی بات سن کر کانپ گئی کیونکہ اس کی نظریں بتا رہی تھیں کہ وہ حمانہ سے کیا چاہتا ہے

یااللہ ! یہ کیا ہو گیا ہے کتنی مشکل سے آپ نے مجھے اس کوٹھے سے نکالا تھا اور اس تلخ زندگی سے آزاد کیا تھا لیکن یہ "

حمانہ دل ہی دل میں بولی

" بتا لڑکی"

حمانہ کی خاموشی پر وہ دوبارہ بولا

میں وہ سب کروں گی لل لیکن"

" خدارا کسی کو مت بتانا

حمانہ اس کے پیروں سے چمٹ گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے یہاں سے لاہور تم میرے ساتھ جاؤ گی اور تمہارے خوبصورت بدن سے ہم پیسے کمائیں گے اور" " اپنا دھندا چمکائیں گے

حمانہ کو لگا جیسے وہ ایک دم آگ کے کنویں کے دہانے سے باہر آئی ہو اور پھر اس گہرے کنویں میں دوبارہ گر گئی ہو

لیکن اس کے پاس کوئی چارا نہ تھا اس نے ہاں میں سر ہلا دیا

میں قسمت دی ماری ہوئی

میں حالات تو عاری ہوئی

میرا نصیب تھا خوبرو

میری زندگی تھی سنواری ہوئی

پھر زیست نے مجھے ہر غم دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

جب پپو کے آدمی چلے گئے تو اچل کے دل کی دھڑکن تھوڑی کم ہوئی اور اس کے ہواس بحال ہوئے وہ

درختوں سے باہر آیا ادھر ادھر دیکھا کوئی نہ تھا تو وہ درختوں کے پیچھے سے دوسری سڑک کی طرف بھاگنے لگا

اچل چلتا ہوا دوسری سڑک پر آ گیا تھا

یہ نسبتا پر رونق تھی

وہ فٹ پاتھ پر بیٹھا تھا اور اپنے ماضی کو سوچ رہا تھا

"نکل جاؤ تم یہاں سے نکل جاؤ"

اچل شیرازی کے باپ اور ماں نے اسے دھکا دیا

" آج کے بعد تم ہمارے لیے مر چکے ہو مر چکے ہو"

اسے اپنی حویلی کے صدر دروازے سے باہر نکال کر باپ نے کہا تو ماں نے بھی سینہ پیٹتے ہوئے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنی ماں اور اس طوائف میں سے تم نے طوائف کا انتخاب کیا ہے مجھے تمہیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے شرم آتی ہے "
"

اچل سر جھکائے ان کے سامنے کھڑا تھا اور اس نے حمانہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا اور آچل کے ماں باپ ان کو کوس رہے تھے

میں تمہاری ماں جس نے تمہیں جنم دیا تمہاری پرورش کی۔۔"

جانے کتنے ارمان سجائے تھے تیرے لیے لیکن تم ہمیں بتائے بنا ایک طوائف کو گھر لے آیا کہ اس سے تیرا بیاہ کر دیں "

ماں کی ہچکی بندھ گئی تو اچل کے باپ نے اسے سہارا دیا

" کاش تو میرا بیٹا ہی نہ ہوتا"

اچل کے والد نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

مسلسل باتیں سن کر اچل کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں وہ کب سے باتیں سن رہا تھا آخر اس بھی رہا نہ گیا پھٹ پڑا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں میں اس طوائف سے بیاہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں پریم کرتا ہوں اس طوائف سے عشق کرتا ہوں "

" میں

اچل نے روتے ہوئے چلا کر کہا

تیری آنکھوں پر اس طوائف کے حسن کی پٹی بندھ چکی ہے تو اس کے حسن کے حصار میں قید ہو چکا ہے"

" تجھے اپنے والدین بھی دکھائی نہیں دے رہے

اچل کے والد نے اس کی ماں کو گلے سے لگایا

ابا غلط کہہ رہیں ہیں آپ"

ہاں میری آنکھوں پر ایک پٹی بندھی ہے لیکن وہ پٹی ان کے حسن کی نہیں ہے وہ پٹی ان کے پریم کی ہے

" ہاں میں ایک حصار میں قید ہوں مگر وہ حصار ان کی محبت کا حصار ہے

اچل کا جواب سنا تو ماں پر سکتہ طاری ہو گیا اور وہ چلا کر بولی

" ہائے کیسی محبت ہے جو تجھے اپنی ماں اور اپنے باپ کی محبت دکھائی نہیں دے رہی"

اماں مجھے آپ کا پیار دکھائی دیتا ہے مجھے ابا کی شفقت دکھائی دیتی ہے اسی لیے تو سیدھا آپ کے پاس آیا مگر"

" آپ نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچل شیرازی نے آنکھ جھپکی

" کیسے قبول کرلیں ہم ایک طوائف کو اپنی بہو"

باپ نے چیخ کر کہا

ابا آپ نے صرف ان کو اپنی بہو قبول کرنے سے انکار نہیں کیا بلکہ میرے عشق کو میرے پریم کو قبول"

" کرنے سے انکار کیا ہے

" تو جا چلا جا یہاں سے اپنی معشوقہ کو لے کر اور ایسا کرنا جا کر اسی کی طرح گھنگرو بھی پہن لینا"

باپ نے زوردار آواز سے کہا اور لمبا سانس لیا

ابا جی گھنگرو تو میں پہنچ چکا ہوں لیکن ایک پوتر، مقدس اور پاک گھنگرو"

ایک طوائف سے پریم کا گھنگرو

اور اس گھنگرو کے پہننے سے عزت کم نہیں ہوتی بلکہ یہ گھنگرو پہن کر پریم کرنے والا پریم کے تال پر رقص کرتا

" ہے اور عشق کی منزلوں پر بلند سے بلند تر مقام پر چلا جاتا ہے

____

فضاؤں کی لمس کی رت بدل گئی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خزاؤں میں لیے میرے بہار سجی ہے

عجب رنگینیوں میں دکھنے لگا ہے جہاں

جب سے مجھے تیری صورت دکھی ہے

محبت نے تری بنا دیا سب نیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

اتنے میں حویلی کی منڈیر پھلانگتا ہوا اچل کا کزن فرحان بندوق تھامے آیا

" ان دونوں کو یہیں مار دینا چاہیے"

اس نے بندوق کا رخ ان دونوں کی طرف کیا تو حمانہ کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی اسے وہی وقت یاد آیا جب انس اس سے بچھڑا تھا انس کی جدائی کا منظر اس کی نظروں میں گھومنے لگا اور آنسو ٹپک ٹپک کر اس کی آنکھوں سے گرنے لگے

اے خدا مجھے اتنا بتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں کیا مجھے اس سے جدا

ہم نے تو عمر بھر ساتھ کا

ایک دوجے سے تھا وعدہ کیا

خواہش ٹوٹی ہر اک میری

دل میں میرے کہرام مچا

مضطرب تھا بہت میں وقت جدائی

آنکھوں میں اشک اور دل تھا تڑپا

پھر سے ملیں گے اگلے جنم

ہم کو خدا نے گر پیدا کیا

"رک جا"

اچل کی ماں پکاری

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماں کا دل تھا پسیج گیا

" جو بھی ہے میرا بیٹا ہے اپنی آنکھوں کے سامنے اسے مرنے نہیں دوں گی"

وہ چلائی

بھاگ جا اچل یہاں سے کبھی لوٹ کر نہ آئی"

تو نے ماں کا مان نہیں رکھا لیکن میں ممتا کا مان رکھ رہی ہوں بھاگ جا یہاں سے کبھی لوٹ کر مت آئی ورنہ

" میں خود تجھے قبر میں اتاروں گی

روتے ہوئے اس کی ماں نے کہا تو آچل نے حمانہ کی طرف دیکھا جو اچل سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن جو نہی اچل کی آنکھوں میں دیکھا وہ خود پر قابو نہ پا سکی اور اچل کے پیار کے آگے بے بس ہو گئی اچل نے حمانہ کا ہاتھ پکڑا اور جھٹ سے بھاگا۔

آگے جاتے ہوئے بار بار پیچھے مڑ مڑ کر اپنی روتی ماں کو دیکھتا لیکن پھر حمانہ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر بھاگنے لگتا

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

یا اللہ اس پیار کے لیے میں نے اپنے سارے رشتے کھو دیے ماں باپ بہن بھائی سب سے اوپر گردانا میں نے "

" اس پیار کو لیکن مجھ سے پھر بھی چھن گیا۔۔ کیوں کیوں کیوں

فٹ پاتھ پر بیٹھا وہ چلا رہا تھا

میں نے محبت کے پنتھ کی پرستش شروع کر دی تھی اور محبت کے دھرم کے قرینوں کے آگے اپنا سر ٹیک "

کر پریم کو ڈنڈوت کر دیا تھا لیکن اس سب کے باوجود بھی

میں اپنے محبوب سے آشنا ہو گیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں اس کی ذات کو پاچکا تھا لیکن کھو دیا میں نے اسے

لرزتے ہوئے اس نے کہا

____

مجھے ہر پل دیکھ رہا ہے میرا خدا

اور جانتا ہے وہ میری وفا

میں نے مانگا تجھے میری ہر اک دعا

پھر کیوں ہو رہا ہے تو مجھ سے جدا

بچھڑنا ہی تھا تو پھر کیوں ملا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

____

نہیں میں خود کو حمانہ سے دور نہیں جانے دوں گا"

اگر پریم کی ناؤ میں بیٹھ گیا ہوں تو اس کشتی کو ساحل تک بھی لے کر جاؤں گا چاہے جتنے بھی طوفان کیوں نہ

"میری اس پریم کی ناؤ کو روکیں میں اپنا سفینہ پا کر رہوں گا

میں ابھی سویرے کی ٹکٹ بک کراؤں گا اور پھر میں ادھر جا کر حمانہ کو ڈھونڈوں گا

" میں قدرت کو اپنے ساتھ یوں غلط نہیں کرنے دوں گا کبھی نہیں

رات کے اس اندھیرے میں وہ چیخ رہا تھا

پھر اٹھا اور چلنے لگا اس کا رخ پھر سے ریلوے اسٹیشن کی طرف تھا

....

باب دوم

لاہور آ کر اچل نے ہر جگہ حمانہ کو تلاشہ وہ لاہور ریلوے اسٹیشن کے پاس ایک ہوٹل میں رہتا تھا سارا دن وہ حمانہ کو ڈھونڈنے میں لگا دیتا اور حمانہ کی چاہ اور اس کی تلاش کے علاوہ اسے کوئی سروکار نہ ہوتا تھا سارا دن وہ سڑکوں پر گھومتا رہتا اور ہر لڑکی کے چہرے کا جائزہ لیتا اس سب میں وہ بھول گیا کہ اسے کوئی نوکری بھی تلاش کرنی ہے روزی روٹی کا کوئی ذریعہ بھی تلاش کرنا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبوب سے ملن کی چاہ بھی بڑی عجیب ہوتی ہے اچھے خاصے عقل مند کو پاگل بنا دیتی ہے پاس نہ ہو کر بھی اسے اپنا محبوب اپنے پاس لگتا ہے

ہوا میں اپنا محبوب محسوس ہوتا ہے فضا میں اس کا چہرہ دکھنے لگتا ہے قدرت کی سرگوشیاں اسے اپنے محبوب کی چونچالیاں لگتی ہیں

اور پھر وہ ہوا کی طرح سر پھرا ہو جاتا ہے اور ہر جگہ اپنے محبوب کی تلاش میں آوارہ گھومنے لگتا ہے سورج کی طرح اپنے محبوب کو ڈھونڈنے کے لیے ساری زمین کا طواف کرتا ہے پربت کی طرح عشق کی راہ میں آنے والی آزمائشوں کے آگے ڈٹ جاتا ہے

جس چیز کی کوئی امید بھی نہیں ہوتی اس کے لیے بھی امیدیں پالنے لگتا ہے

یہی کچھ حال بن گیا تھا اچل کا

اسے سمجھ نہیں آتی تھی کہ اتنے بڑے شہر میں وہ حمانہ کو کہاں ڈھونڈے کوئی تصویر بھی نہیں تھی اس کے پاس حمانہ کی بس سڑکوں پر مارا مارا پھرتا اور اپنی حالت پر روتا رہتا۔ کبھی اکیلا کمرے میں بیٹھ کر خود سے لڑتا کہ اس کی غلطی کی وجہ سے حمانہ اس سے الگ ہو گئی۔

کاش میں اس دن بیت الخلاء مت جاتا کاش میں حمانہ کے پاس ہی بیٹھا رہتا تو یہ نوبت نہ آتی حمانہ مجھ سے اور "میں ان سے جدا نہ ہوتا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کمرے میں بیٹھا رو رہا تھا پھر اسے حمانہ کی باتیں یاد آنے لگی

اچل جی یہ عشق کا میدان ہے یہاں بڑے بڑے سے بڑے ماہر کھلاڑی بھی ہار جاتے ہیں

عشق سب کو مات دے دیتا ہے اور تھیا تھیا کا ناچ نچا دیتا ہے اس لیے عشق کے اس کھیل کو آسان مت جانیں

ہر موڑ پر ایک نئ مصیبت ہوتی ہے یہاں

تو کتنا ہی مضبوطی سے کیوں نہ تھام لیں آپ میرا ہاتھ مشکلات کی باد صر صر کا دباؤ ایک دن یہ چھڑوا ہی دے گا "

ایسا مت کہیں حمانہ جی"

میں مضبوط ہوں بہت مضبوط

بالکل ایک چٹان کی طرح

" باد صر صر پہاڑوں اور چٹانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

جب قیامت آئے گی تو پہاڑ بھی روئی بن جائے گے اور ہوا میں اڑنے لگے گیں اس لیے خود پر اتنا بھروسہ " مت کریں اچل جی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنے والی مشکلات سے آپ منہ نہیں پھیر سکتے

جب محبت کی ہے آپ نے تو جدائی طہ ہے کب کہاں اور کیسے آجائے ہمیں بس اس لمحے کا انتظار کرنا ہے اور

" اس لمحے کے آنے تک کے وقت کو بہتر سے بہتر بنانا ہے

" نہیں حمانہ جی کبھی نہی کبھی نیں آئے گی وہ گھڑی"

خود کو تسلی نہ دیجیے"

محبت میں جدائی شرط ہے ہر عاشق یہ جانتا ہے اور اسے ہمیشہ یہی خوف کھاتا رہتا ہے

اور اسی جدائی سے فراری کے لیے وہ ہر لحظہ کوشاں رہتا ہے لیکن جدائی ہو کر رہتی ہے اس سے فراری ممکن

نہیں کیوں نہ پہلے سے ہی آپ اس وقت کے لیے تیاری پکڑ لیں تاکہ آپ کو بھی میری طرح پریم کی ڈگڈگی

" پر ناچنا نہ پڑ جائے

حمانہ کی باتوں کی دلدل سے نکلا پھر خود سے لڑنے لگا اور اپنے آپ کو قصوروار کہہ کر خود پر غصہ ہونے لگا۔

وہ خود کو کوستے ہوئے اس قدر حد سے گزر گیا تھا کہ اس نے اپنی زبان کو اپنے دانتوں تلے لا کر زور سے دبایا

پھر وہ چلایا کیونکہ زبان پر کٹ لگ چکا تھا اور خون نکلنے لگا تھا

اسے بہت درد ہوا لیکن یہ درد اس درد کے سامنے کچھ نہ تھا جو اس کے دل میں تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو دکھ اسے خود پر تھا

پھر اسی درد میں بجائے وہ اپنی مرہم پٹی کرتا اپنے زخم سیتا

وہ اپنے ہی چہرے کا ماتم کرنے لگا

اور خود کو نوچنے لگا

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ناخن چہرے پر لگنے کے باعث خون نکلنے لگا تھا زبان سے اور چہرے سے خون نکل رہا تھا

وہ اللہ سے شکوے کرنے لگا

یہاں تک کہ چیلنج کر دیا کہ میں حمانہ کو ڈھونڈ کر رہوں گا

محبت نے اسے اس قدر نچادیا تھا کہ وہ اب خدا اور محبت میں سے محبت چن رہا تھا اس نے اپنی ماں اور محبت سے تو محبت کو چنا لیکن اب اس نے اپنے پروردگار اور محبت میں سے بھی محبت کو چنا

جس محبت کی وہ ہر وقت پرستش کرتا رہتا تھا جیسے اس نے اس محبت کو ہی خدا بنا لیا تھا

اور پھر اس دن اپنے اس چیلنج کو پورا کرنے وہ نکل پڑا

لیکن کچھ ہاتھ نہ آیا

دن بیتتے گئے

اور اب حالت یہ آ گئی کہ ساری جمع پونجی ختم ہو گئی اور کرایہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ہوٹل سے نکال دیا گیا اور کہا گیا کہ پچھلے پیسوں کا ازالہ کرنے کے لیے ایک مہینہ ہوٹل میں کام کرو۔۔۔

دباؤ میں آ چل کو یہ کام منظور کرنا پڑا

____

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ کی وجہ ان لوگوں کا دھندا بہت چلا

انہوں نے جسم فروشی کی منڈی کا آغاز کر دیا تھا اور حمانہ کے حسن کو دیکھتے ہوئے اس منڈی کا نام چمکنے لگا

ایک بار پھر حمانہ کو اپنا جسم بیچنا پڑا

اور پریم کی ڈگڈگی پر دوبارہ تھیا تھیا کرنا پڑا

____

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

______

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن آخر کب آخر کب تک انسان دکھ برداشت کرتا ہے ایک ناایک دن مظلوم کے دل میں موجود ظلم ناسور بن جاتا ہے اور پھر وہ ظلم کے خلاف کھڑا ہو جاتا ہے

آخر کب تک سیگریٹ کو مسلا جاسکتا ہے اچل کی بات حمانہ کے دل میں آئی

یہی سیگریٹ جسے یہ دنیا پیروں تلے مسل دیتی ہے جلا بھی سکتی ہے بس اپنے اندر کی چنگھاری کو بھڑکانا ہوتا" ہے

اور پھر اس رات حمانہ کے دل می بھی چنگاری بھڑکی جس کی بناپر اس نے اس رات ظلم کو جھلسادیا تھا اور ظلم کا جھنڈا جڑ سے اکھاڑنے کرر کھ دیا

حمانہ نے ان لوگوں سے کہا کہ آج کی رات خصوصی رقص کی رات ہوگی جس میں صرف اس منڈی کے سرپرست شریک ہوں گے باہر سے کوئی نہ آئے گا

حمانہ کی بات مان لی گئی اور پھر اس رات اعلیٰ جشن منایا گیا

حمانہ نے ان سب کو اس رات اپنے رقص اس قدر مشغول کر دیا اپنی ناز کی اور چونچالی میں اس قدر مصروف کر دیا کہ ان سب نے اپنے ہاتھوں سے زہر کے پیالے منہ سے لگا لیے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ کے ناچ سے انہوں نے بہت سے پیسے کمائے تھے جو بنکوں میں تھے اس لیے حمانہ صرف کچھ پیسے حاصل کرنے میں کامیاب رہی جو ان کے جیبوں میں تھے

حمانہ ان پیسوں کو لے کر ان لاشوں کو وہیں چھوڑ کر بھاگ گئی

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پریم نہ بہت ظالم ہوتا ہے اس گدھ سے بھی ظالم جو مردے نوچ نوچ کر کھاتی ہے مگر یہ پریم یہ زندہ انسانوں کے وجود سے ان کو ہی نوچ نوچ کر کھالیتی ہے اور اس طرح محبت کرنے والے بدن میں سے اس کا اپنا وجود ختم ہو جاتا ہے وہاں اگر کچھ بچتا ہے تو صرف اس کا محبوب بچتا ہے

اس دن جب ایک نے ہوٹل میں آخری دن کام کیا تھا تو خوش ہوتا ہوا حمانہ کی تلاش میں نکل پڑا تھا اسے نہیں پتا تھا اسے کہاں جانا ہے ایک انجان منزل جس کا نہ کوئی آغاز ہے نہ ہی انجام تھا وہ یہ بھی بھول گیا کہ اسے اپنے بارے میں سوچنا ہے لیکن محبت کے ناچ میں تھیا تھیا کرتے وہ اپنے آپ کو بھول چکا تھا اور پریم کے اس انجان راستے پر نکل گیا جس کی منزل بھی اسے معلوم نہ تھی اور راستہ معلوم تھا

بس منزل پر پہنچنے کا جنوں اور جستجو تھی جو اسے اس راستے پر گامزن کیے ہوئے تھی

دو دن ہو چکے تھے اسے بنا سوئے اور کھائے۔۔۔

اس کے پیٹ میں بہت درد ہو رہا تھا کھانے کی چیز کو سڑک پر دیکھتے ہی اس کا جی الٹنے لگتا

اچانک وہ حضرت داتا گنج بخش کے مزار پر جا پہنچا جہاں کوئی لنگر بانٹ رہا تھا کھانے دیکھتے ہی وہ بھوکے بھیڑیے کی طرح لپکا اور لنگر بانٹنے والے سے جا کر کھینچ کر کھانے لگا

کھانا کھا کر وہ وہیں دربار میں بیٹھ گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دربار کی خاموشی میں اسے تھوڑا سکون اور راحت کا احساس ہونے لگا

ادھر کوئی قوالی گا رہے تھے جسے وہ سننے لگا

حمانہ اس منڈی سے بہت دور نکل آئی اور اپنے آپ کو بچاتی ہوئی ایک سڑک پر آ گئی

رات کا وقت تھا اسے بھوک محسوس ہوئی

سڑک پر عجیب رنگینی تھی

ایک دکان کے پاس بیٹھ گئی اور کھانے کی چیزیں دیکھ کر مزید بھوک لگنے لگی اس نے پانی اور اندرسہ خرید ا اور اپنی بھوک پیاس بجھائی

کھانا کھانے کے باعث اس کے حواس بحال ہوئے اور جسم میں تھوڑی توانائی آئی

اور اس رات فٹ پاتھ پر بیٹھے نہ جانے کب اسے نیند آ گئی

صبح موذن کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی اس نے اپنے وجود کو دیکھا وہ بالکل سالم تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یااللہ تیرا شکر ہے میں بے دھیانی میں یہاں سو گئی لیکن تیرا شکر ہے کسی مرد نے بھی مجھے نہیں چھوا یااللہ تیرا شکر ہے اب میں کسی کو بھی خود کو چھونے اور اپنے ساتھ ظلم نہیں کرنے دوں گی"

حمانہ نے اپنے آنسو سنبھالے

دن چڑھا تو حمانہ نے ان پیسوں سے کچھ سامان خریدا اور سڑک پر سٹال لگا کر بیٹھ گئی تھی۔ وہ سارا دن سٹال لگا کر منافع کمانے لگی

ایک ہی دن میں اسکے پاس دگنے دام ہو گئے

ایسا کئی روز تک چلتا رہا

سامنے ایک دکان والا تھا پرچون کی دکان والا جسے حمانہ پر رحم آ گیا

وہ حمانہ کے پاس آیا اور اسے اپنی دکان میں کام کرنے کی پیشکش کی

یوں حمانہ شاہین کی دکان پر ملازم بن گئی اور حمانہ کی لگن کی وجہ سے اس کے پاس اتنے پیسے ہو گئے کہ اس نے شاہین کی مدد سے اپنی دکان کھول لی۔

یہ سچ ہے جس کا کوئی نہیں ہوتا اس کا خدا ہوتا ہے جو خدا سب کچھ چھین لیتا ہے وہ اس سے بہتر اور بہترین عطا بھی کرتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دو چار دن اس نے اسی درگاہ پر گزارے قوالی سننے میں اسے بہت لطف آتا تھا جب محبت پر قوال گاتا تو اس کا دل بہل جاتا

ابھی بھی قوال گا رہا تھا اور وہ مکمل انہماک سے سن رہا تھا

فضاؤں کی لمس کی رت بدل گئی ہے

خزاؤں میں لیے میرے بہار سجی ہے

عجب رنگینیوں میں دکھنے لگا ہے جہاں

جب سے مجھے تیری صورت دکھی ہے

محبت نے تری بنا دیا سب نیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

\-------------

میں واروں تجھ پہ جان اپنی

میں نثار دوں تجھ پہ شان اپنی

تجھے دیکھوں تو خود کو میں بھولوں

تجھ میں تلاشوں میں پہچان اپنی

ایسا رنگ ترا مجھ کو چڑھیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

\---------

\---------

خوبرو خوبرو ترے رخسار ہیں

ہونٹ بھی ترے مثل گلاب ہیں

ہوش میں نہ رہوں میں جس پل

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاناں وہ لمحہ آپ کا دیدار ہے

تری آنکھوں کے سمندر میں خود کو کھویا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

تھم جاتا ہے وقت رک جاتی ہے گھڑی

جس گھڑی تو میرے روبرو ہو کھڑی

میرا انگ انگ پھر ہے جھومتا

رقص کرتی ہے پھر میری زندگی

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

....

لاکھ جتن کرلے زمانہ ہمیں جدا کرنے کو

مگر دل سے بندھا دھاگا کچا کہاں ہوتا ہے

میلوں دور رہ کر بھی قریب ہیں ایسے

جسم جیسے روح سے بندھا ہوتا ہے

تیرے عشق کے حصار میں میں خود کو پرو دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

مجھے تھی آس بڑی کہ وعدہ تو نبھائے گا

دل کو دے گا سکوں مجھے نہ ستائے گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہر پل، ہر لمحہ ہر دم، ہر گھڑی

میں رہوں گا تجھ میں تو مجھ میں بیتائے گا

تیرے ساتھ کی چاہ نے مجھے آلیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

مجھے ہر پل دیکھ رہا ہے میرا خدا

اور جانتا ہے وہ میری وفا

میں نے مانگا تجھے میری ہر اک دعا

پھر کیوں ہو رہا ہے تو مجھ سے جدا

بچھڑنا ہی تھا تو پھر کیوں ملا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنا دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

قوالی سنتے ہوئے اس پر لرزہ طاری تھا

اس کا سارا وجود پسینے میں شرابور تھا

اور وہ کانپ رہا تھا اور رو رہا تھا

جب بھی وہ قوالی سنتا یہی حال ہوتا اس کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لوگ اسے ایک غریب سمجھ کر کھانے کو دے جاتے اور اس کے پاس بھی لیے بغیر کوئی چارہ نہ تھا

اسے وہ سب یاد آیا جو چیلنج اس نے اللہ سے کہے تھے

اسے خود سے خوف آنے لگا

یہ ایک طوفانی رات تھی وہ درگاہ کے اندر بیٹھا تھا

اسی درگاہ پر اچل نے کتنے ہی منت کے دھاگے باندھے تھے حمانہ کے لیے

آج دھاگہ باندھتے ہوئے اس کے ہاتھ کپکپا گئے

"'ہاں مجھے وہ نہیں مل سکتی کیونکہ جس نے مجھے وہ عطا کرنی تھی اس سے تو میں نے چیلنج کیے"

اس کے جسم پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی اور اسی کپکپاہٹ میں وہ بےسدھ ہو کر گر گیا

حمانہ نے لاٹری میں حصہ لیا تھا اس نے نماز میں دعا کی تھی کہ اگر اس کی لاٹری نکل آئی تو وہ لاہور کے سب

سے بڑے برگزیدہ بزرگ کے دربار پر موجود سارے مسکینوں کو کھانا کھلائے گی اور پھر ایسا ہی ہوا

حمانہ کی لاٹری نکل آئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس دن حمانہ نے اپنا بنگلہ خرید لیا

آج وہ چڑیا جو قید ہو چکی تھی آزاد ہو گئی

اس کے کٹے پر بحال ہو گئے وہ روتے ہوئے دوا مانگ رہی تھی اور انس کو یاد کر رہی تھی۔

انس جس چڑیا کو آپ اڑان دینا چاہتے تھے آج اس نے وہ اڑان پالی ہے اب میں کبھی بھی طوائف نہیں" ہوں

" اب میں کہہ سکتی ہوں کہ میں ایک ایسے شخص کی بیوہ ہوں جس نے محبت کے لیے جان دی تھی

پھر وہ مسکرانے لگی

اور اس بزرگ کے دربار پر جانے کے لیے تیار ہونے لگی

حمانہ حضرت داتا گنج بخش دربار پر پہنچی تو یہاں عجیب سماں تھا مکمل خاموشی اور سناٹے کا ماحول تھا جس میں حمانہ جو دل می بہت سکون محسوس ہوا

دروازے سے اندر گزرتے ہوئے این طرف کچھ ملنگ ناچ رہے تھے اور کچھ بیٹھے تسبیح پڑھنے میں مصروف تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ کو یہ سب بہت اچھا لگ رہا تھا

وہ ان مسکینوں اور ملنگوں کی طرف گئی اور ان میں کھانا تقسیم کرنے لگی

سب کھانا لیتے اور اسے دعائیں دیتے

جب سے وہ یہاں مزار میں آئی تھی اسے ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا جیسے کسی اپنے سے ملنے کا احساس

کسی ایسے سے جسے اس نے کھو دیا تھا کافی دیر پہلے بہت پہلے شاید اسی کا احساس تھا وہ قبر پر گئی اور فاتحہ پڑھنے لگی

بچپن میں بوا نے پہاڑے یاد کروائی تھی

پھر وہ دعا مانگنے لگی

یا اللہ آپ نے انس تو مجھ سے چھین لیا تھا میں جانتی ہوں کبھی نہیں لوٹ سکتے لیکن اس زندگی کے تلخ"

" راستوں پر چلنا میرے لیے بہت دشوار ہو رہا ہے میری مدد فرمائیے

پھر دعا مانگ کر وہ باہر کو آئی

ایک ملنگ عورت اس کے پاس آئی

" بڑی بیگم آپ وہیں ہیں نا جس نے ابھی ابھی ہم سب کو لنگر تقسیم کیا ہے"

حمانہ نے نقاب کے نیچے سے اثبات میں سر ہلا دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بڑی بیگم جی وہاں ایک ملنگ ہیں وہ کسی سے کچھ نہی مانگتے ان کو بھی دے دیجیے وہ بھوکے رہ لیتے ہیں مگر کچھ " مانگتے نہیں "

اس عورت کی بات سن کر حمانہ کے دل می رحم آگیا اور وہ اس کے ساتھ چلنے لگی

راستے میں عورت نے حمانہ کو اس ملنگ کے بارے میں عجیب و غریب باتیں بتائیں

اس کا ناچ دیکھنے لوگ دور دور سے آتے تھے

وہ بولتا نہیں تھا صرف رقص کرتا تھا اور رقص کرتے ہوئے وہ روتا آہیں بھرتا چلاتا اور عجیب آوازیں نکالتا

سب کو اس دیوانے پر بہت ترس آتا

وہ بولنے سے معذور تھا سوچنے سے بھی عاری لگتا تھا اسی لیے لوگ اسے دیوانہ کہتے تھے

حمانہ اس عورت کے ساتھ چلتی گئی کہ ایک جگہ لوگوں کی بھیڑ دکھائی دی

وہاں وہ ملنگ رقص کر رہا تھا اور لوگ اسے دیکھ رہے تھے

وہ مکمل سکوت اور کلی اطمینان کے ساتھ ناچ رہا تھا

ناچتے ہوئے وہ چلا رہا تھا شاید قوت گویائی سے محروم ہو چکا تھا اس لیے اپنے اندر کے درد کر چلا کر بیان کر رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ نے جونہی اڈے دیکھا اس کی نظر اس پر ٹک کر رہ گئی

یہ اچل تھا

وہی اچل جس نے اپنے پریم کو پانے کے لیے خدا سے چیلنج کیا تھا لیکن جب اپنے غلطی کا احساس ہوا تو پریم نے اسے تھیا تھیا کا ناچ نچا دیا تھا اس دن جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو صدمے می اس کی قوت گویائی اور قوت فکر چلی گئی اور اسے دربار میں ایک دیوانے کی طرح رکھ دیا گیا تھا

حمانہ کی نظر اچل پر پڑی تو اس کے چہرے سے نقاب ہٹا اچل کی نظر حمانہ پر پڑی اور یوں عشق بے نقاب ہوا عشق بے حجاب ہوا

رقص کرتے ہوئے اچل کی زبان لڑکھڑائی اور اس سے لرزتا ہوا حمانہ کا نام نکلا وہ دوڑا اور جا کر حمانہ کو تھام لیا اور روتے ہوئے اس کے قدموں میں گر کر بے ہوش ہو گیا

حمانہ بت بنے یہ سب دیکھ رہی تھی

وہ جان چکی تھی کہ اچل کی یہ حالت کیوں اور کیسے ہوئی ہو گی وہ جھکی اور اچل کو تھاما

اچل کے لاغر اور کمزور بدن میں حرکت پیدا ہوئی

کسی نے اس پر پانی کے چھینٹے گرائے تو وہ ہوش میں آیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حمانہ اس پاگل اور دیوانے اچل کو دیکھ رہی تھی جو اس کے پریم میں اتنا بے بس ہو گیا تھا کہ تھیس تھیا کا ناچ

ناچنے لگا تھا کیونکہ محبت میں یہ شرط ہے خود کو محبوب کے رنگ رنگانا ہوتا ہے

یہی حمانہ کیا تھا انس کے پریم میں

اور اچل نے بھی حمانہ کی چاہ میں

ایسے کی نچاتا پریم پر کسی کو

تھیا تھیا کا رقص۔۔۔

حمانہ جھکی سو راچل کے ماتھے کا بوسہ لیا

میں آپ کو ایک نئ زندگی دوں گی اچل"

ایک خوبصورت اور خوبرو زندگی

میں آپ کی تمام قوتیں واپس لاؤں گی

آج سے آپ ہی میرے انس ہوں گے

آپ سے محبت تو نہیں کر پاؤں گی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" لیکن جو کچھ آپ نے میری محبت میں سہا اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کروں گی

اچل حمانہ کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا جسے وہ سب سن رہا ہو اور جان رہا ہو کہ حمانہ کیا کہہ رہی ہے اس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی اور یہی چمک حمانہ کی آنکھوں میں تھی

پھر وہ دیوانہ حمانہ کی گود سے نکلا اور خوشی سے ناچنے لگا اور اس ناچ میں حمانہ بھی اس کے ساتھ برابر کی شریک تھی کیونکہ یہ ایک بے ہودہ ناچ نہیں تھا یہ عشق کا یہ پریم کا پاکیزہ ناچ تھا

آخر کار انہوں نے اپنا عشق اپنا پریم اپنی منزل پا ہی لی

فضاؤں کی لمس کی رت بدل گئی ہے

خزاؤں میں لیے میرے بہار سجی ہے

عجب رنگینیوں میں دکھنے لگا ہے جہاں

جب سے مجھے تیری صورت دکھی ہے

محبت نے تری بنا دیا سب نیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں واروں تجھ پہ جان اپنی

میں نثار دوں تجھ پہ شان اپنی

تجھے دیکھوں تو خود کو میں بھولوں

تجھ میں تلاشوں میں پہچان اپنی

ایسا رنگ ترا مجھ کو چڑھیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

خوبرو خوبرو ترے رخسار ہیں

ہونٹ بھی ترے مثل گلاب ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوش میں نہ رہوں میں جس پل

جاناں وہ لمحہ آپ کا دیدار ہے

تری آنکھوں کے سمندر میں خود کو کھویا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

تھم جاتا ہے وقت رک جاتی ہے گھڑی

جس گھڑی تو میرے روبرو ہو کھڑی

میرا انگ انگ پھر ہے جھومتا

رقص کرتی ہے پھر میری زندگی

تیرا ساز ہی مجھ پہ چھا گیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

....

لاکھ جتن کرلے زمانہ ہمیں جدا کرنے کو

مگر دل سے بندھا دھاگا کچا کہاں ہوتا ہے

میلوں دور رہ کر بھی قریب ہیں ایسے

جسم جیسے روح سے بندھا ہوتا ہے

تیرے عشق کے حصار میں میں خود کو پرو دیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

مجھے تھی آس بڑی کہ وعدہ تو نبھائے گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دل کو دے گا سکوں مجھے نہ ستائے گا

ہر پل، ہر لمحہ ہر دم، ہر گھڑی

میں رہوں گا تجھ میں تو مجھ میں بیتائے گا

تیرے ساتھ کی چاہ نے مجھے آلیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

مجھے ہر پل دیکھ رہا ہے میرا خدا

اور جانتا ہے وہ میری وفا

میں نے مانگا تجھے میری ہر اک دعا

پھر کیوں ہو رہا ہے تو مجھ سے جدا

بچھڑنا ہی تھا تو پھر کیوں ملا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohay Prem Nachaya Thaya Thaya| By Salman (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت ہی کی تھی بس میں نے خدایا

پھر وقت ایسا کیوں ہے آیا

سزا ایسی ملی گناہ ہو جیسے

جدائی ملی اور زخم بھی کھایا

محبت نے تو مجھے مجرم بنادیا

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

یہ ایک باغ تھا پھولوں سے لدا ہوا

لاہور کے کسی کونے میں تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باغ میں طرح طرح کے پھول تھے تتلیاں جن پر جھوم رہی تھیں اور ان میں ہی ایک بچہ دو سال تھا کا تھا شاید ان تتلیوں کے پیچھے بھاگ رہا تھا اور حمانہ اور اچل اسے دور سے دیکھ رہے تھے وہ پھولوں کے درمیان بیٹھے تھے

پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

پھر حمانہ نے اس بچے کو آواز دی

" انس بیٹا"

بچہ کودتا ہوا حمانہ کی طرف آیا تو اچل اور حمانہ نے اس کا بوسہ لیا

حمانہ کو اپنا پریم انس کی شکل میں مل چکا تھا وہ بادصبا کے دوش پر رقص کرتی ہوئی اپنے بیٹے انس کو چوم رہی تھی اور آچل کو بھی اپنا پریم مل چکا تھا جس نے حمانہ اور انس کو گلے سے لگا رکھا تھا

ہوائیں اس خوبصورت ماحول کو مزید مسرور بنا رہی تھیں اور پریم کے دوش پر ناچتے اس تین رکنی خاندان کی خوشبو ہر جگہ پھیلا رہی تھی

تیرا رنگ ہی مجھے ہے چڑھیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موہے پریم نچایا تھیا تھیا

ختم شدا

____

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel